گلستانِ مدارؒ

یہ کتاب Www.madaarimedia.Com سے ڈاؤن لوڈ کی گئی ہے

یہ کتاب Www.madaarimedia.Com سے ڈاؤن لوڈ کی گئی ہے

ناشر
آستانۂ حضرت زندہ شاہ مدارؒ
چار کمان روبرو چار مینار حیدرآباد۔ اے۔پی

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

هُوَ الْبَدِیْع

هُوَ الْهَادِی

یَا مُعِیْنُ یَا عَلِیُّ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

هُوَ الْمَدَار

اَلْمَدَارُ مَحَلُّ بَیْنَ النُّبُوَّۃِ وَالْوِلَایَۃِ

مرتبۂ مدار درمیان نبوت و ولایت کے ہے

هُوَ الْقَرِیْب

مَدَارُ الْعَالَمِیْن سَرْکَارِ سَرْکَاراں فَرْدُ الْاَفْرَاد قُطْبُ الْاِرْشَاد قُطْبُ الْمَدَار

حضرت سیّد بدیعُ الحق والدّین علی الحلبی

زندہ شاہ مدارؓ

کے حالاتِ مبارک

گلستانِ مدارؓ

حسبِ فرمائش: عالی جناب سرتاج الفقراء ضیغم سلسلۂ عاشقانِ طبقاتیہ اکمل الطریقت و معرفت

سیّد شاہ احمد علی شاہ مداری طبقاتی

از مرتبہ خلیفۂ ثالث، پیرزادۂ مداریہ طبقاتیہ سیّد عرفان علی شاہ طبقاتی شہنشاہی

سلسلۂ عالیہ مقدسہ، چار کمان، حیدرآباد (آندھرا)

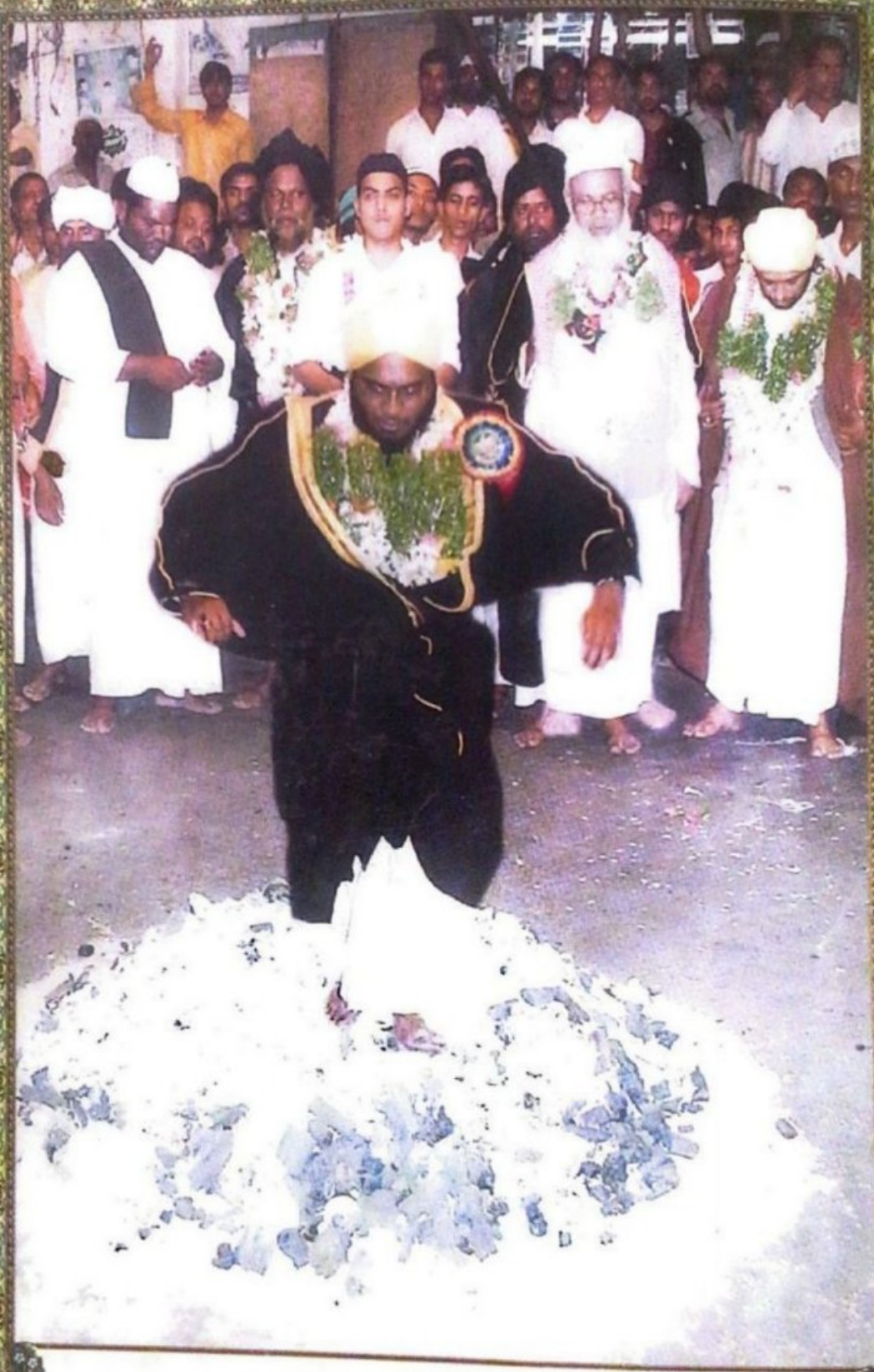

(مراسم دھمال) حضرت سیّد تاج علی شاہ صاحب انگار میں کودتے ہوئے۔

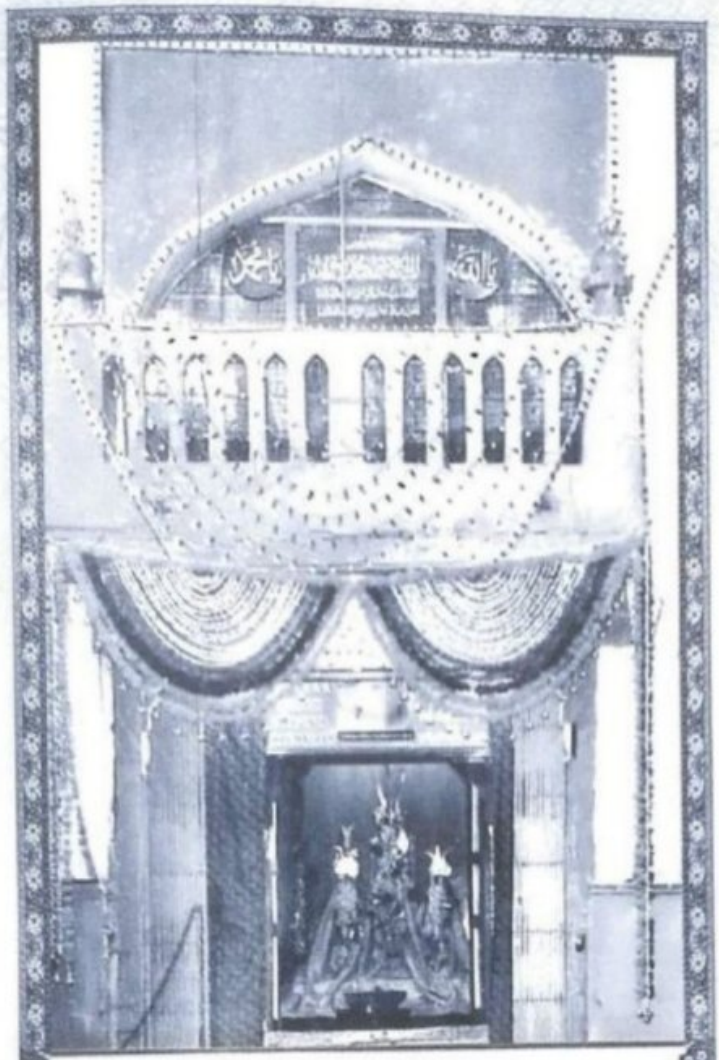

آستانہ چارکمان، حیدرآباد

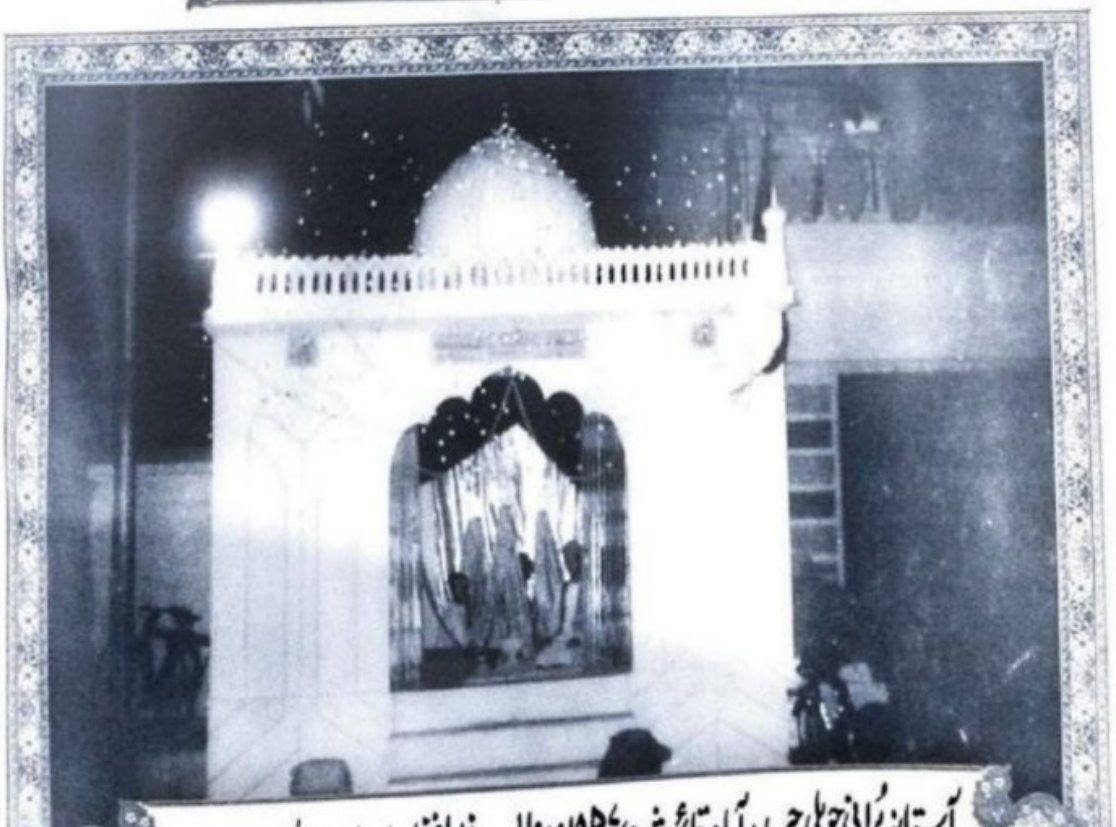

آستانہ پرانی حویلی حیدرآباد قائم شدہ سنہ ۱۸۵۷ء اعلیحضرت نواب افضل الدولہ بہادر آصفجاہ خامس

جملہ حُقوق بحقِ مولّف محفوظ ہیں

نام کتاب : گلستانِ مدارؓ

مولف : سیّد عرفان علی شاہ عاشقان مدار

پیش کش : حضرت سیّد احمد علی شاہ صاحب عاشقان مدار، سرگروہ شاہ اہل طبقات۔

آرٹسٹ : علی بن سعید صاحب

ناشر : آستانہ حضرت زندہ شاہ مدارؓ ۱/237-2-21، چار کمان۔ حیدرآباد۔ اے پی

طباعت : اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدرآباد

قیمت : Rs. 100/-

تعداد بارِ اوّل : ایک ہزار

سنِ اشاعت : مئی سنہ ۱۹۹۵ء

تعداد بار چہارم ایک ہزار

سن اشاعت مئی سنہ ۲۰۱۱ء

فہرست مضامین

نمبر سلسلہ	عنوان	صفحہ
۱	تمہید حضرت سید شاہ اعظم علی صاحب	۹
۲	سلام سرور کائنات	۱۵
۳	دیباچہ حضرت الحاج سید ذوالفقار علی صاحب وقاری مداری	۱۶
۴	منقبت مولانا ضیاء القادری	۱۹
۵	فضیلت صحبت فقراء	۲۰
۶	اللہ کی خاطر محبت کرنے والوں کا مرتبہ	۲۴
۷	سلام مدار اعظمؒ	۲۶
۸	حالات مبارک مدار اعظمؒ	۲۸
۹	آپ کا اسم مبارک	۲۹
۱۰	نسب نامۂ والد ماجد حضرتؒ	۳۰
۱۱	نسب نامۂ محترمہ والدہ صاحبہ	۳۱
۱۲	پیدائش حضرت زندہ شاہ مدارؒ	۳۲
۱۳	غزل راقم	۳۳
۱۴	حضرت قطب المدارؒ کی پرورش	۳۵
۱۵	پہلا حج	۳۷
۱۶	بیعت ظاہری	۳۹
۱۷	حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامیؒ	۴۰
۱۸	زیارت حرمین شریفین	۴۳
۱۹	بارگاہ رسالتؐ میں حاضری	۴۳
۲۰	حضرت مہدیؑ سے روحانی تعلیم	۴۴
۲۱	دربار رسالت سے فرمان	۴۶
۲۲	ہندوستان کو روانگی	۴۷
۲۳	حضرتؒ کا مرتبہ صمدیت سے سرفراز ہونا	۵۱
۲۴	خطابات قطب المدار، حی المدار و مدار العلمین	۵۴
۲۵	سورت میں تبلیغ	۵۶
۲۶	مقام صمدیت	۵۷
۲۷	منقبت صابر پاشاہ قادری	۵۹
۲۸	خدمات باطنی	۵۹
۲۹	نقشۂ غوث واقطاب	۶۰
۳۰	مختصر تعریف حضرات اہل خدمات باطنی	۶۸
۳۱	احوال ابدال	۷۰
۳۲	ذکر قلندران	۷۰
۳۳	ذکر جلودان	۷۲
۳۴	خدمات اقطاب واغوات	۷۲
۳۵	جنات ہوائی	۷۳
۳۶	ذکر قطب مدارؒ	۷۶
۳۷	مقام قطب المدارؒ	۷۸

۳۸	حضرتؒ شاہ اجنہ کا بعینہ	۸۲
۳۹	حضرتؒ کا نواحی گجرات میں	۸۵
۴۰	حضرتؒ کا تیسرا حج	۸۶
۴۱	حضرتؒ کا کاظمین تشریف لانا	۸۷
۴۲	بغداد شریف میں حضرت غوث اعظمؒ سے ملاقات	۸۸
۴۳	بی بی نصیبہ ہمشیرہ غوث پاکؓ کا اولاد کے لئے دعا کی درخواست کرنا	۹۰
۴۴	نظم	۹۱
۴۵	نظم ..... دیوانگان مدار	۹۳
۴۶	حضرتؒ کی کربلا شریف میں حاضری	۹۵
۴۷	حضرتؒ کی نجف اشرف میں آمد	۹۶
۴۸	حضرتؒ کا اجمیر شریف میں قیام	۹۶
۴۹	حضرات مدار اعظمؒ و خواجہ اعظمؒ کی ملاقات	۹۸
۵۰	مدار اعظمؒ کے تجلیات اجمیر میں	۱۰۱
۵۱	حضرتؒ کا سفر حج	۱۰۲
۵۲	اسمٰعیل جوگی کا اسلام قبول کرنا	۱۰۶
۵۳	حضرت مدار العلمینؒ کالپی میں	۱۰۷
۵۴	حضرت زندہ شاہ مدار صاحب سے قاضی سید صدرالدین صاحب کی بیعت	۱۰۹
۵۵	حضرت شاہ سراج کا سوختہ ہونا	۱۱۱
۵۶	قادر شاہ پر جلال مدار	۱۱۳
۵۷	ایک غلط فہمی کا ازالہ	۱۱۴
۵۸	حضرتؒ کا ساتواں آخری حج	۱۲۰
۵۹	حضرتؒ کا کابل میں ورود مسعود	۱۲۴
۶۰	لکھنو میں قیام	۱۲۸
۶۱	شیخ محمد لاہوری کا بیعت ہونا	۱۲۹
۶۲	مولانا شیخ فولاد شمس	۱۳۱
۶۳	شیخ الیاس صاحب کی بیعت	۱۳۲
۶۴	ذکر میر سید صدر جہاںؒ	۱۳۴
۶۵	حضرتؒ کا جونپور میں آنا	۱۳۶
۶۶	حضرت میر حسین معز بلخی کی بیعت	۱۴۰
۶۷	ملک العلماء کا بیعت ہونا	۱۴۱
۶۸	حضرتؒ کا شاہ مینا دکو ظاہر فرمانا	۱۵۱
۶۹	حضرتؒ کا کنتور شریف میں قیام	۱۵۶
۷۰	حضرتؒ کا گھاٹم پور میں قیام	۱۵۹
۷۱	منقبت قطب المدارؒ	۱۶۳
۷۲	جادوگروں کا اسلام قبول کرنا	۱۶۴
۷۳	حضرتؒ کا رحیم پور کا سفر	۱۶۴
۷۴	حضرتؒ شہر قنوج میں	۱۶۵
۷۵	حضرت مخدوم شیخ اخی جمشید کی ملاقات	۱۶۶
۷۶	حضرتؒ کی مکنپور کی طرف روانگی	۱۶۶

۷۷	حضرتؒ کا ملتپور میں مستقل قیام اور حاجت مندوں کا ہجوم	۱۷۰
۷۸	حضرتؒ کی برکت سے وبا کا دور ہونا	۱۷۱
۷۹	حضرت قاضی مطہر کی مسئلہ وحدت الوجود پر بحث	۱۷۲
۸۰	حضرتؒ کا جونپور میں دوبارہ ورود	۱۷۷
۸۱	قیام جونپور کے چند مخصوص واقعات	۱۷۹
۸۲	حضرتؒ سورت میں	۱۸۱
۸۳	حضرت قاضی محمودؒ پر خاص کرم	۱۸۲
۸۴	حضرت ابوداؤد زمانی خواجہ مرقس معشوق	۱۸۳
۸۵	سید ابو محمد ارغون کا نکاح	۱۸۵
۸۶	قصہ پل رائے	۱۸۷
۸۷	مرتے کو مارین زندہ شاہ مدارؒ	۱۸۹
۸۸	حضرت مدار اعظمؒ داعی اسلام	۱۹۳
۸۹	ہندوستان میں تبلیغ اسلام	۱۹۷
۹۰	حضرت قطب مدارؒ کی روحانی نسبتیں	۱۹۹
۹۱	نسبت طیفوریہ مداریہ	۲۰۰
۹۲	سلسلۂ صدیقیہ مداریہ	۲۰۱
۹۳	حضرت قطب المدارؒ کی نسبت مہدویہ	۲۰۱
۹۴	نسبت اویسیہ مداریہ	۲۰۲
۹۵	حضرت قطب المدارؒ کا آخری خطبہ	۲۰۲
۹۶	وصال حضرت قطب المدارؒ	۲۰۹
۹۷	قطعہ تاریخ	۲۱۱
۹۸	منقبت از حضرت سید شاہ حفظ الرحمٰن نرالے شاہ	۲۱۳
۹۹	مراسم دھمال	۲۱۴
۱۰۰	آستانہ پاک پر شہنشاہ جونپور کا نذرانہ عقیدت	۲۱۷
۱۰۱	آستانہ پاک پر جلال الدین اکبر اعظم کی حاضری	۲۱۷
۱۰۲	آستانہ پاک پر نورالدین جہانگیر کی حاضری	۲۱۸
۱۰۳	آستانہ پاک پر شاہ جہاں کی حاضری	۲۱۸
۱۰۴	آستانہ پاک پر اورنگ زیب کی دوسری حاضری	۲۱۸
۱۰۵	شاہ عالم فرخ سیر و محمد شاہ کی عقیدت	۲۱۹
۱۰۶	شہزادہ داراشکوہ کی حاضری	۲۱۹
۱۰۷	حضرت مدار العالمینؒ کی طویل العمری	۲۲۱
۱۰۸	حضرت قطب المدارؒ کے خلفاء	۲۲۳
۱۰۹	حضرت خواجہ ابو محمد ارغونؒ	۲۲۴
۱۱۰	حضرت خواجہ سید ابوتراب فیضوریؒ	۲۳۳

۱۱۱	حضرت خواجہ سید ابوالحسن طیفور	۲۳۵
۱۱۲	حضرت سید جمال الدین جانمن جنتی	۲۳۷
۱۱۳	سلسلہ عاشقان مدار	۲۴۳
۱۱۴	حضرت خواجہ حسام الدین سلامتی جونپوری	۲۴۴
۱۱۵	حضرت میٹھے مدار کی ولادت	۲۴۵
۱۱۶	حضرت شیخ حمید بن جلال بن شیخ ثابت رح	۲۴۷
۱۱۷	حضرت سید اجمل جونپوری رح	۲۴۸
۱۱۸	حضرت قطب المدار کی نسبتِ باطنی و تصرفات	۲۴۹
۱۱۹	حضرت قاضی مسعود کی بیعت	۲۶۱
۱۲۰	حضرت احمد اعروج شہسوار رح	۲۶۴
۱۲۱	حضرت عبدالرحمٰن مکرم رح	۲۶۵
۱۲۲	حضرت احمد بن مسروق رح	۲۶۷
۱۲۳	سلسلہ مخدومیہ مداریہ	۲۷۰
۱۲۴	سلسلہ اجملیہ مداریہ	۲۷۲
۱۲۵	حضرت داؤد پیر مداری رح	۲۷۴
۱۲۶	حضرت شیخ کمال الدین قریشی	۲۸۱
۱۲۷	سلسلہ مداریہ حیدرآباد میں	۲۸۲
۱۲۸	حضرت امام علی شاہ صاحب قبلہ	۲۸۳
۱۲۹	مراسم دھمال دَم بہال	۲۸۴
۱۳۰	حضرت حیات علی شاہ اولے رح	۱۸۵
۱۳۱	حضرت حیات علی شاہ ثانی رح	۲۰۹
۱۳۲	حضرت سید احمد علی شاہ صاحب	۲۹۳
۱۳۳	جوبلی ہال میں مراسم دھمال	۲۹۶
۱۳۴	گنبدانِ قطب شاہی میں مراسم دھمال	۳۰۳
۱۳۵	جرمن ٹیلیویژن ٹیم کا مشاہدہ مراسم دھمال	۳۰۴
۱۳۶	خلفاء حضرت سید احمد علی شاہ صاحب	۳۰۵
۱۳۷	عرس شریف حضرت قطب المدار رح	۳۰۷
۱۳۸	منقبت	۳۰۹
۱۳۹	حضرت سید احمد علی شاہ عاشقانِ مدار کے آخری امام حیات	۳۱۰
۱۴۰	تاج الفقراء سید تاج علی شاہ عاشقانِ مدار سرگردہ شاہ اہل طبقات	۳۱۲
۱۴۱	تعلیم سلوکِ مداریہ	۳۱۴
۱۴۲	طریقہ ختم خواجگان مداریہ طبقاتیہ	۳۱۶
۱۴۳	دعائے بشمیخ	۳۱۷
۱۴۴	تصورِ شیخ	۳۱۸
۱۴۵	فہذہ الشجرۃ العالیہ مداریہ طبقاتیہ (منظوم)	
۱۴۶	رباعی صباح الخیر صبح	۳۱۹
۱۴۷	رباعی مساء الخیر بوقت بعد مغرب رباعی شام نما	۳۲۰
۱۴۸	سلسلہ فقرائی کے کارآمد آیات	
۱۴۹	سلام بحضور حضرت زندہ شاہ مدار رح	۳۲۳
۱۵۰	عرض مؤلف	۳۲۴
۱۵۱	منقبت	۳۲۵
۱۵۲	منقبت	۳۲۶
۱۵۳	نعت شریف	۳۲۷
۱۵۴	منقبت	۳۲۸
	سلسلہ کتابیات	۳۲۹

هُوالمُعز

سید شاہ اعظم علی صوفی، قادری
یم۔کام، ال۔ال۔بی (عثمانیہ)
تصوف کدہ، کبوتر خانہ قدیم حسینی علم حیدرآباد
ٹیلیفون نمبر 523937

تمہید

اَعوذُ باللہ مِنَ الشَّیطانِ الرَّجیم　　بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید : لَھُمُ البُشریٰ فِی الحیٰوۃِ الدُّنیا و فِی الآخرۃ ۔ (پ۱۱۔سورۂ یونس)

پروردگارِ عالم نے اپنے اولیاء کرام کو دین و دُنیا دونوں کے خوف وغم سے آزاد کر دیا۔ نہ اُن پر کسی قسم کا خوف طاری ہوتا ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔ ان ہستیوں کے بارے میں بشارت سُنائی گئی۔ خوشخبری دی گئی کہ ان لوگوں کے لئے دین و دُنیا دونوں میں بشارتیں ہیں خوشخبریاں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کلام میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ اس آیت شریف کی تفسیر میں مفسرینِ کرام نے متعدد احادیث کو نقل کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آخرت میں اولیاء کرام کے لئے بشارت تو ہم سمجھ رہے ہیں کہ قیامت کے روز اور آخرت میں اُن کے مقامات اور مراتب بلند ہوں گے۔ بڑے مدارج پر فائز ہوں گے۔ جنت کے اعلیٰ ترین مقام سے سرفراز کئے جائیں گے۔ قربِ خداوندی کا مقام ان کو عطا کیا جائے گا۔ لیکن ایک بات ہماری سمجھ میں نہیں

آرہی ہے کہ دُنیا میں ان کے لئے کیا بشارت ہے۔ تو ارشادِ نبویؐ ہوا کہ دُنیا میں اُن کے لئے رویائے صالحہ یا رویائے صادقہ کی بشارت ہے اور اُن میں رویائے صادقہ جس کو صوفیائے کرام الہام۔ کشف وغیرہ سے ظاہر کرتے ہیں۔ پروردگارِ عالم اُن ہستیوں پر ماضی۔ حال، اور مُستقبل کے واقعات مُنکشف فرما دیتا ہے۔ وہ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔ وہ وہ کچھ سنتے ہیں جو ہم نہیں سُن سکتے اور اُن کی زبان سے وہ کلمات ادا ہوتے ہیں جو عام زبانوں سے ادا نہیں ہوتے۔ اور صحیح بُخاری کی حدیثِ قُدسی کے مطابق اللہ تعالیٰ اُن کی آنکھ۔ کان۔ زبان بن جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں۔ جس سے وہ سُنتے ہیں۔ جس سے وہ بات کرتے ہیں جس سے وہ اپنا ہر کام کرتے ہیں۔ اور یہ اُن ہستیوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل و احسان ہے اولیاء کرام۔ صالحین۔ بزرگانِ دین کی وہ ہستیاں ہیں جو سرکارِ دو عالمؐ کے اس دُنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بحیثیتِ نائبینِ رسولؐ تبلیغ و اشاعتِ دین کا کام انجام دے رہی ہیں۔ اور پروردگارِ عالم ان ہستیوں سے عمومی طور پر ساری دنیائے انسانیت کو اور خصوصی طور پر اُمّتِ محمدیہؐ کو صراطِ مستقیم پر چلانے اور راہِ ہدایت بتلانے کا کام لے رہا ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اولیاء کرام۔ صالحین۔ بزرگانِ دین۔ صوفیائے عظام اپنے مواعظ و خطبات سے۔ اپنے مکتوبات اور تصانیف کے ذریعہ۔ اپنی تعلیمات اور اپنے فیضِ صحبت سے سینکڑوں اور

ہزاروں کو بحیثیت ایک سچے پکے مسلمان کے زندگی بسر کرنے کے قابل بنا دیتے ہیں۔ ان ہستیوں کی عظمت و بزرگی کو پروردگار عالم نے قرآن مجید میں ظاہر کیا اور سرکار دو عالمؐ نے احادیث شریفہ میں بیان فرمایا اور ہر مسلمان ہر نماز میں اور نماز کی ہر رکعت میں انعام یافتہ لوگوں کے راستے پر چلنے کی دُعا و التجا کرتا ہے اور انعام یافتہ چار گروہوں میں صالحین کی بھی جماعت ہے۔ شاعرِ مشرق علامہ اقبالؔ اپنی تمنا اس طرح ظاہر کرتے ہیں ؎

عطا اسلاف کا جذبِ دروں کر　　شریکِ زمرۂ لایحزنوں کر
خرد کی گتھیاں سلجھا چکا میں　　مرے مولا مجھے صاحبِ جنوں کر

ان ہی مقدس ہستیوں میں ایک چمکتا اور جگمگاتا ہوا نام اور زندگی حضرت شاہ بدیع الدین قطب المدار المعروف بہ حضرت زندہ شاہ مدارؒ کا نام اور آپ کی ہستی ہے۔

گلستان مدارؒ کے مصنف مولٰنا سید عرفان علی شاہ صاحب خلیفۂ ثالث شاہِ اہلِ طبقات حیدرآباد نے اس کتاب کا مسودہ مجھے اس خواہش کے ساتھ عنایت فرمایا کہ موصوف کی اس کاوش کے بارے تمہیداً کچھ کلمات سپردِ قلم کروں۔ تنگیٔ وقت کے باعث اس کتاب کے چند ابواب کا میں نے مطالعہ کیا اور محسوس کیا کہ اس کتاب کے مصنف و مرتب نے بڑی عرق ریزی اور محنت کے ساتھ حضرت زندہ شاہ مدارؒ کے حالات کو جمع کیا ہے اور سلیس زبان اور دلنشین طرزِ تحریر سے

حضرتؒ کے حالات کو ہندوستانی مسلمانوں اور خصوصی طور پر دکن کے مسلمانوں تک پہونچانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی اچھی جزا دے۔ آمین

اس کتاب کے ابتدائی صفحات میں موصوف نے اولیاء کرام اور صالحین کی عظمت کو آیات قرانیہ اور متعدد احادیث شریفہ کے ذریعہ ثابت کیا ہے اور ہر جگہ قرانی آیات کے حوالے اور احادیث کی معتبر کتابوں کے علاوہ دیگر تصنیفات کے حوالے بھی درج کر دیئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اولیاء کرام کے مختلف طبقات غوث۔ قطب ابدال۔ اوتاد۔ نجباء۔ نقباء وغیرہ کے مراتب اور مدارج کی بھی وضاحت کر دی ہے۔

حضرت زندہ شاہ مدارؒ کی ابتدائی زندگی۔ آپ کا حصولِ علم ظاہری و باطنی۔ ریاضات و مجاہدات۔ مراقبہ۔ سفر و حضر کی منزلیں۔ دربار رسالت کی حاضری۔ بغداد شریف میں حضور غوث اعظمؒ کی ملاقات حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ سے ملاقات کے واقعات تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ اس کے بعد آپ کی تعلیمات۔ تبلیغ و اشاعت اسلام کے کارنامے بہت ہی تفصیل اور تحقیق اور دیگر تصنیفات کے حوالوں کے ساتھ مصنف موصوف نے قلمبند کئے ہیں جو لائق صد تحسین ہیں اور ان حالات کے پڑھنے سے قاری کے ذہن و قلب میں بیساختہ حضرت زندہ شاہ مدارؒ سے سچی عقیدت و محبت پیدا ہو جاتی ہے جو بقول مولانا جلال الدین رومیؒ کے منزلِ مقصود

پر پہونچنے کا ذریعہ ہے ؎

آنکہ مرداں را رساند بر مُراد ؛ اعتقاد است اعتقاد است اعتقاد

(مولانا رومؒ)

حضرت زندہ شاہ مدارؒ نے حضور اکرمؐ کے حکم کی مطابعت میں سرزمین ہند کو اپنا مرکز تبلیغ بنایا۔ اور سارے ہندوستان میں بہ نفس نفیس اور اپنے خلفاء کے ذریعہ تبلیغ دین واشاعت اسلام کا کام انجام دیا جس کے نتیجہ میں سینکڑوں اور ہزاروں بت پرستوں نے اپنے کفر وشرک سے توبہ کرکے اسلام قبول کیا اور ہزاروں لاکھوں گم کردہ منزل نے اپنے مقصد حیات عبادت اور معرفت کو پالیا۔

حضرت زندہ شاہ مدارؒ بروز دوشنبہ یکم شوال ۲۴۲ھ اس دنیا میں تشریف لائے ہیں اور (۵۹۶) سال کی عمر شریف پاکر ۱۷ جمادی الاول ۸۳۸ھ اس دنیا سے پردہ فرمائے ہیں اور آپ وصیت کے مطابق آپ کے سکونتی حجرہ میں ہی آپ کی تدفین عمل میں آئی ہے۔

مصنف موصوف نے حضرتؒ کی زندگی کے حالات بڑی تفصیل سے آپ کی مختلف سوانح حیات اور دیگر کتابوں سے جمع کئے ہیں اور آپ کی زندگی۔ تعلیمات۔ کرامات۔ فیوض وبرکات۔ تبلیغ واشاعتِ دینِ متین پر ایک مفصل اور مبسوط مواد ایک جگہ جمع کر دیا ہے جو ایک علمی تحقیق اور سرمایہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ میری دُعا ہے کہ پروردگار عالم موصوف کی اس سعی کو مشکور فرمائے اور تذکرہ حضرت زندہ شاہ مدارؒ کو عوام اور خواص میں سندِ قبولیت عطا فرمائے اور مصنف کو

دین و دُنیا دونوں میں جزائے خیر سے سرفراز فرمائے۔ آمین
بجاہ سید المرسلین و بطفیل طٰہٰ و یٰسٓ۔

دعاگو
فقیر سید شاہ اعظم علی صوفی قادری
[illegible]
خیرِ سندھ اعظم علی صوفی قادری

منقبت

(از قطب عالم اعلیٰحضرت ابوالوقار سید کلب علی صاحب ضیغم جعفری مداری مرحوم سجادہ نشین آستانہ مدار العلمین)

مدار دو جہاں کی ذات پر مشکل کشائی ہے
خدائے پاک نے ان کی عجب سیرت بنائی ہے

وہ جذبۂ عشق ہو پیدا جدھر دیکھوں تمھیں دیکھوں
کہ شایان آپ کے چہرہ سے شانِ کبریائی ہے

تمھیں جملہ ولیوں پر خدا نے اشرف بخشا
مقامِ صمدیت پایا یہ خالق تک رسائی ہے

جو پہونچا مجلسِ والا میں حضرت کے بلا شک وہ
وہ دے کر نقد دل اپنا ہوا دل سے فدائی ہے

ازل سے آپ ہی کا ہوں نہیں کچھ غیر سے مطلب
پڑا ہوں آستانہ پر مقدر آزمائی ہے

مقامِ شرم ہے گر غیر سے چاہوں مُرادِ اپنی
انھیں کی ذاتِ والا پر میری عُقدہ کُشائی ہے

فراقِ وصلِ مولا سے لبوں پر جانِ ضیغم ہے
خبر لیجئے کہ جانِ زار پر اب تو بن آئی ہے

باسمہٖ تعالیٰ

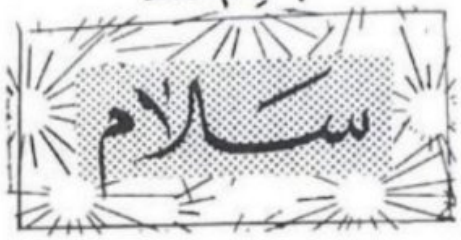

قطب عالم اعلیحضرت سیّد کلبِ علی صاحب ضیغم وقاری مداری سجادہ نشین مکن پوری

❁

احمدؐ سے مصطفےٰ سے میرا سلام کہنا

یثرب کے جانے والی بادِ صبا ٹھہر جا
بہرِ نبی ٹھہر جا بہرِ خدا ٹھہر جا
مجھ بدنصیب کی بھی سُن لے ذرا ٹھہر جا
پھر جا کے مدعا سے میرا سلام کہنا

احمدؐ سے مصطفےٰ سے میرا سلام کہنا

ہستی کا میرا بیڑا منجدھار میں پھنسا ہے
دریا کی زندگی میں طوفان سا اُٹھا ہے
جاری صبا چلی جا تیرا ہی آسرا ہے
اور جا کے ناخدا سے میرا سلام کہنا

احمدؐ سے مصطفےٰ سے میرا سلام کہنا

مطلوبِ چشمِ موسیٰ محبوبِ ابنِ مریم
جس پہ خلیل شیدا قربان جس پہ آدم
جس کو بنا کے بھیجا اللہ نے مکرّم
اس فخرِ انبیاء سے میرا سلام کہنا

احمدؐ سے مصطفےٰ سے میرا سلام کہنا

❁

پیش کش

سیّد عرفان علی شاہ عاشقان مدار طبقاتی وشہنشاہی

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

ہزار ہزار شکر و احسان اس معبودِ حقیقی کا جس نے اپنے محبوب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اپنے محبوب بندوں کو نورِ ولایت عطا فرما کر ہماری رشد و ہدایت کا ذریعہ بنایا لاکھوں درود و سلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر جن کے نورِ مقدس سے ساری مخلوق عالمِ وجود میں آئی۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَکُلُّ خَلَائِقَ مِنْ نُوْرِیْ آپ ہی کی معجز نمائی کا صدقہ ہے جو اولیائے کرام دولت کرامت سے سرفراز ہوئے اور آج بھی اُن کے آستانوں سے صبح و شام کرامتوں کا ظہور ہو رہا ہے اور قیامت تک ہوتا رہے گا ان کے آستانوں کی خاک ہم اطاعت کیشوں کیلئے کیمیا ہے

بغرض حاضریٔ آستانہ و زیارت مزارِ پُر انوار جناب احمد علیشاہ صاحب گدی نشین چلہ گاہِ آستانہ قطب المدارؒ بہ ہمراہی جناب مولوی

عرفان علی صاحب نور اللہ قلبہٗ حیدر آباد سے مکن پور شریف تشریف لائے اور غریب خانہ پر قیام فرمایا۔ بعدہٗ میرے سامنے ایک نسخہ "گلستان مدار" جس کو حسب الحکم جناب احمد علی صاحب گدی نشین چلہ گاہ قطب المدار رضی اللہ عنہٗ جناب مولوی عرفان علی صاحب نے پیش کیا اور دیباچہ کی فرمائش کی۔

اس میں شک نہیں کہ مؤلف نے کافی جد وجہد کے بعد بالغ نظری سے کام لے کر بیشتر کتب ہائے سلسلہ عالیہ مداریہ اور دیگر سلاسل کی کتابوں کا مطالعہ فرما کر غرضِ تالیف انجام دیا۔ کتابوں کے حوالے ان کی اصل عبارت کو بعینہٖ قلم بند فرما کر مولٰنا موصوف نے پوری دیانت داری کا ثبوت دیا۔ "گلستان مدار" میں سرکار سرکاراں حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہٗ کی حیات طیبہ کے پورے حالات از ولادت تا وصال مبارک بحسن وخوبی جمع کر دیئے۔ مثلاً افریشیائی اور ایشیائی ممالک کا سفر کرنا، سات مرتبہ ہندوستان کا بغرض تبلیغ دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم دورہ کرنا، آپ کا تختِ ہوا پر چلنا، مردوں کو زندہ کرنا، بغداد شریف میں حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہٗ سے ملاقات کرنا اور سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہٗ کی ہمیشہ حضرت بی بی نصیبہ کا حضرت سید بدیع الدین رضی اللہ عنہٗ کی دُعا سے صاحب اولاد ہونا۔ حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین حسن سنجری رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرنا۔ اجمیر شریف میں واقع کوکلہ پہاڑی پر قیام فرمانا،

زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کے خلفاء کرام کا تذکرہ، علم وفقہ وحدیث وتفسیر وعلوم کیمیا۔ ریمیا وسیمیا وہیمیا کا تذکرہ، مرتبۂ نجبا، ونقباء قطبیت وولایت کے حالات پر روشنی ڈالنا مؤلفِ موصوف کے تبحرِ علمی کا پتہ دیتے ہیں۔

ربِ کائنات مولف موصوف کی کاوشوں کا اجرِ عظیم عطا فرمائے اور کتاب "گلستانِ مدار" کو عوام وخواص میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(العاصی)

الحاج سیّد ذوالفقار علی قمر وقاری مداری سجادہ نشین

آستانۂ عالیہ سیّدنا مدار العالمینؒ، مکن پور شریف

ضلع کانپور۔ (یو۔پی)

منقبت

جو دربارِ نبوت سے کوئی پیغام آتا ہے
قطبِ جہاں آپ ہی کے نام آتا ہے

فلک کے ہاتھوں ہم برباد تو ہونے کو ہو جائیں؛ مگر فرمائیے یہ کس کے سر الزام آتا ہے
تم ہی اک لاج رکھتے ہو زمانے میں غلاموں کی؛ مصیبت میں نہیں تو کون کس کے کام آتا ہے
تمہارے دامنِ رحمت میں اُنکو ہے جگہ ملتی؛ زمانے سے جو پھر پھر کے کوئی ناکام آتا ہے

قمر تسکین کی رو دوڑ جاتی ہے مرے دل میں
زباں پر جب مدارِ دو جہاں کا نام آتا ہے

بدیع الدین قطب الاولیاء قطب المدار آئے

حضرت مولانا ضیاءؔ القادری صاحب

جہانِ علم و عرفاں کی دوامی یادگار آئے
بدیع الدین قطبِ اولیاء قطب المدار آئے

مئے عرفاں کا آنکھوں میں لئے کیف و خمار آئے
گدایانِ درِ میخانہ قطب المدار آئے

رُخِ حسن آفریں کا آئینہ تھا حسن رُخ جن کا
جہانِ حُسن میں وہ حُسن کے آئینہ دار آئے

خصوصی شان خاصانِ خُدا میں حق نے دی اُنکو
خدا والے ہیں شائد خاصہ پروردگار آئے

ہوئے اقطاب میں اکمل ہوئے ابرار میں افضل
مشایخ کو نظر اُن میں فضائل بے شمار آئے

کمالِ بے خودی میں حبسِ دم کا شغل تھا ہر دم
نظر اہلِ صفا میں مفتخر شاہِ مدار آئے

جنھیں دستِ قضا نے زندگی جاوید ان بخشی
نظر اہلِ نظر کو زندہ و زیرِ مزار آئے

براہِ راست ہے جن کو رسول اللہ سے نسبت
اویسی سلسلے کے وہ شہِ عالی وقار آئے

سلوک و معرفت کے آپ ہیں وہ ہادیٔ کامل
بہت کم آپ جیسے قطبِ عالم نامدار آئے

مداری سلسلے آفاق میں ہیں آپ کے دم سے
بدیع الدین بن کر ہند میں قطب المدار آئے

سیاحت آپنے دنیا کے ہر خطہ کی فرمائی
نظر عالم کو یہ سیّاح بزمِ روزگار آئے

بدایوں کاپی اجمیر بغداد معلّیٰ میں
نظر چلہ کشی خواجہ کے نقش و نگار آئے

مدارِ معرفت تم پر ہے یا خواجہ بدیع الدین
ضیاءؔ بن کر تمہاری بزم میں مدح نگار آئے

فضیلتِ صحبتِ فقراء

عَنْ اَبِی دَرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّعَمْ قَالَ اِبْغُوْنِیْ ضُعَفَاءَکُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ اَوْ تُنْصَرُوْنَ ۵ حضرت ابی درداؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولِ خدا صلعم نے کہ مجھ کو اپنے فقیروں میں ڈھونڈو۔

اِن ہی کی بدولت تم کو روزی اور نُصرت نصیب ہوتی ہے یعنی فقیر میرے دوست ہیں۔ میں ان کے پاس بیٹھتا ہوں۔ اور وہ ایسے ہیں کہ ان کے طفیل تم کو رزق یا نُصرت ملتی ہے۔ ایک روز بعض امرائے عرب حضرت رسولِ خدا صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارا جی چاہتا ہے کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کریں لیکن ہر وقت یہ اصحابِ صفہ رذیل وحقیر وفقیر وشکستہ حال آپ کے ہم نشین رہتے ہیں۔ ان کے ساتھ بوجہ عار ہم نہیں بیٹھ سکتے اگر ان کو اس وقت اٹھا دیا جائے تو آپ سے کچھ مسائلِ دین حاصل کرلیا کریں۔ معاً اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:۔ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَیْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَیْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَیْهِمْ مِنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۵ (پ ۷، ع ۱۲، سورۂ انعام)

بیان پنجم تعلیم غوثیہ صہ ۴۸

۵ اس حدیث کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے ۱۲

ترجمہ: یعنی مت ہانک اے محمدؐ ان کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام۔ چاہتے ہیں اس کا دیدار تجھے نہیں ان کے حساب میں سے کچھ اور نہ تمھارے حساب میں سے اُن پر ہے کچھ کہ تم ان کو ہانک دے پھر ہو جاوے تو ظالموں میں سے ۵ اب جائے غور ہے کہ فقراء تھوڑی دیر کے لئے اٹھا دیئے جاتے تو کیا حرج تھا بڑے بڑے عرب کے اُمراء مُسلمان ہو جاتے لیکن غیرتِ الٰہی نے گوارہ نہ کیا کہ یہ ہمارے خاص دوست حقارت سے اٹھائے جائیں کوئی دین سیکھے یا نہ سیکھے یہ کسی کے کام میں حارج نہیں ہیں۔ نہ یہ کسی کو رنج دیں نہ ان کو کوئی رنج دے کہ یہ ہمارے مُحبِّ خاص ہیں بلکہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم انھیں فقراء کی صحبت کو غنیمت جان ۵ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :- وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاوَةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۵ (پ ۱۵، ع ۴، سورہ کہف)

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھام رکھ اپنے آپ اُن کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام طالب ہیں دیدار کے اور نہ دوڑیں آنکھیں تیری اُن کو چھوڑ کر تلاش میں رونقِ دُنیا کی زندگی کی اور نہ کہا مان اس کا جس کا دِل غافل کیا ہم نے اپنی یاد سے اور پیچھے لگا ہے وہ اپنی خواہشوں کے اور اس کا کام ہے

حد پر نہ رہنا ڈ صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ ایک قوم نے جو رؤسا
کفار سے تھی آنحضرت صلعم سے کہا کہ ان پشمینہ پوشوں بے قدروں
جیسے صہیب و بلال و عمار و خباب رضی اللہ عنہم ہیں۔ کہ ان کے
لباس اور خرقوں کی بدبو ہم کو تکلیف پہونچاتی ہے۔ دور کر دو تاکہ
ہم آپ کے پاس آن کر بیٹھیں۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور
بعض کے نزدیک یہ آیت مدنی ہے۔ اور سببِ نزول یہ تھا کہ ایک
گروہ مولفۃ القلوب سے جیسے عینیہ بن حصن و اقرع بن حابس وغیرہ
نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا کہ ہم اشرافِ عرب ہیں سلمانؓ و ابوذرؓ
اور فقیر مسلمانوں کے پاس نہیں بیٹھ سکتے۔ اگر آپ ان لوگوں کو
الگ کر دیں تو ہم آن کر احکام شرع کی تعلیم پائیں۔ اُس وقت حکم
نازل ہوا کہ اے محمدؐ بس درویشوں کی صحبت پر صبر کرو۔ اس واسطے
رسولِ خدا صلعم ہمیشہ دُعا کرتے تھے: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلْعَمْ قَالَ
اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ
یعنی حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلعم نے یا اللہ
زندہ رکھ مجھ کو مسکین اور مار مجھ کو مسکین اور حشر کر میرا گروہِ مساکین
میں۔ جب کہ رسولِ خداؐ نے فقراء کا مرتبہ خدا کے نزدیک بلند دیکھا تو
آپ نے بھی ان میں شامل ہونے کی دُعا کی۔ یہاں مساکین و فقراء سے
بھکاری و طماع و حریصِ دُنیا اور فقیرِ بے معرفت مراد نہیں بلکہ اُن فقراء
سے مُراد ہے جو صاحبِ معرفت ہیں اور انوارِ الٰہی سے اپنے سینے معمور

رکھتے ہیں ۔ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلْعَمْ لَا تَجْلِسُوْا عِنْدَ کُلِّ عَالِمٍ اِلَّا عَالِمٌ یَدْعُوْکُمْ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ الشِّرْکِ اِلَی الْیَقِیْنِ وَمِنَ الرِّیَآءِ اِلَی الْاِخْلَاصِ وَمِنَ الرَّغْبَۃِ اِلَی الزُّھْدِ وَمِنَ الْکِبْرِ اِلَی التَّوَاضُعِ وَ مِنَ الْعَدَاوَۃِ اِلَی النَّصِیْحَۃِ ۵ فرمایا رسولِ خدا صلعم نے ہر ایک عالم کے پاس مت بیٹھو بلکہ اس عالم کے پاس بیٹھو جو پانچ چیزوں سے دوسری پانچ چیزوں کی طرف بُلائے ۔ اوّل شک سے یقین کی طرف، دوسرے ریاء سے اخلاص کی طرف، تیسرے دُنیا کی خواہش سے زُہد کی طرف، چوتھے تکبّر سے تواضع کی طرف پانچویں عداوت سے خیر خواہی کی طرف اور یہ پانچوں باتیں حاصل نہیں ہو سکتیں مگر فقراء اور اولیاء اللہ کی خدمت میں حاصل ہوتی ہیں ۵ اگر فقرائے ربّانی سے شرع شریف کے خلاف کوئی قول یا فعل نظر آئے تو بھی اہلِ ظواہر کو اس کا انکار و تحقیر مناسب نہیں کیونکہ یہ لوگ سوختۂ آتشِ عشق و محبّت و غریقِ بحرِ فنا ہوتے ہیں ۔ عاشقِ غلبہ عشق و محبّت میں ادب کا پابند نہیں رہتا ۔ ع فیض عاشق بے ادب برمے جہد اور اہلِ فنا چونکہ خودی سے گزر جاتے ہیں وہ خود معذور و مرفوع القلم ہیں ایسے لوگوں کو بُرا کہنے والا حکمِ خدا و رسول صلعم سے انحراف کرتا ہے اور خود بتلائے معصیت ہوتا ہے ۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا ۵

بیانِ بالا سے فضیلتِ فقراء و اہلِ فقر کی حالت ظاہر ہے کیونکہ ان کی

۱؎ اس حدیث کو ابونعیم نے حلیمہ بن جابر سے نقل کیا ہے ۔ ۱۲ تعلیم غوثیہ ص۵

تعلیم مثل عام لوگوں کے صرف احکامِ شرعیہ کی نہیں ہے بلکہ ان کو علمِ حکمت و معرفت یعنی اسرارِ ربّانی و رموزِ حقّانی سے بھی حصہ ملا ہے جس سے عام لوگ محروم ہیں۔ پس ہر آدمی کو لازم ہے کہ فقراء کی تعظیم و تکریم بوجوہ احسن بجا لائے ورنہ خدا و رسول صلعم کا دشمن ہوگا۔ (تعلیم غوثیہ ص۱۵)

اللہ کی خاطر محبت کرنے والوں کا مرتبہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؕ

اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ لَاُنَاسًا مَا ھُمْ بِاَنْبِیَاءَ وَلَا شُھَدَاءَ یَغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَالشُّھَدَاءُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِمَکَانِھِمْ مِنَ اللّٰہِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُحِبُّوْنَا مَنْ ھُمْ قَالَ ھُمْ قَوْمٌ تَجَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰہِ عَلٰی غَیْرِ اَرْحَامٍ بَیْنَھُمْ وَلَا اَمْوَالٍ یَتَعَاطَوْنَھَا فَوَاللّٰہِ اِنَّ وُجُوْھَھُمْ لَنُوْرٌ ؕ وَاَنَّھُمْ لَعَلٰی نُوْرٍ لَا یَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا یَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ؕ (سورہ یونس آیت ۶۲)

ابوداؤد۔ شرح السنۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ نبی ہیں نہ شہید پھر بھی انبیاء اور شہداء قیامت کے دن ان کے مرتبے پر رشک کریں گے جو انھیں اللہ کے یہاں ملے گا۔

لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول یہ کون لوگ ہوں گے ؟ آپؐ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو آپس میں ایک دوسرے کے رشتے دار نہ تھے اور نہ آپس میں مالی لین دین کرتے تھے۔ بلکہ محض خدا کے دین کی بنیاد پر ہر ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ بخدا اُن کے چہرے نورانی ہوں گے اور اُن کے چاروں طرف نور ہی نور ہوگا۔ انھیں کوئی خوف نہ ہوگا اس وقت جب کہ لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے۔ اور نہ کوئی غم ہوگا اس وقت جب کہ لوگ غم میں مبتلا ہوں گے۔ اور پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی :۔

" اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ "

اصل حدیث میں "غبط" کا لفظ آیا ہے جس کے معنی بہت زیادہ خوش ہونے کے ہیں۔ یہ لفظ رشک اور حسد کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ یہاں پر پہلا معنیٰ مراد ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ایک اُستاد اپنے شاگرد کے اونچا مقام حاصل کر لینے سے خوش ہوتا اور فخر محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح انبیاء و شہداء جو سب سے زیادہ اونچا مقام رکھتے ہیں ان لوگوں کی کامیابی پر خوش ہوں گے۔ یہ لوگ جن کا مرتبہ بیان ہوا ہے۔ ان کی محبّت کی بنیاد صرف دین تھا۔ خونی رشتہ اور مالی لین دین نے ان کو آپس میں نہیں جوڑا تھا بلکہ اسلام اور اسلامی زندگی پیدا کرنے کے جذبہ نے ان کو ایک دوسرے کا دوست بنایا تھا۔ ایسے لوگوں کے لئے دُنیا میں فتح و نصرت کی بشارت دی گئی ہے۔

اور آخرت میں ابدی انعام کی۔ سورۂ یونس کی وہ آیت جو اوپر درج ہوئی ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں اور دین کی راہ میں ستائے جانے والوں اور ایمانی زندگی کے لئے کوشش کرنے والوں اور جاہلیت کے نظام سے کشمکش کرنے والوں کے بارے میں ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا :۔

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۭ

اُن کے لئے بشارت ہے اس زندگی میں بھی اور اس کے بعد آنیوالی زندگی میں بھی۔

(راہ عمل صد ۲۲۲ و صد ۲۲۳)

سلام مدارِ اعظم رضؓ

بطرز :۔ مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

رہبرِ عارفاں تم پہ لاکھوں سلام
اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام

محفل اولیاء میں ہو تم تاجور کوئی تم سا جہاں میں نہ آیا نظر
سرورِ سروراں تم پہ لاکھوں سلام
اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام

تم ہو قطبِ جہاں تم ہو زندہ ولی ۔ جدِّ اعلیٰ تمہارے حیاتُ النبی

زندۂ جاوید اں تم پہ لاکھوں سلام
اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام

دل کشی تم سے باغِ رسالت میں ہے　　نور و نکہت ریاضِ ولایت میں ہے
جانِ ہر گلستاں تم پہ لاکھوں سلام
اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام

کی حمایت غریبوں کی تم نے سوا　　ہم تمہی سے لگائے ہیں بس آسرا
مونسِ بیکساں تم پہ لاکھوں سلام
اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام

فیض پاتا ہے تم سے ہر اک سلسلہ　　تم ہو محسن تو پھر کیوں نہ بھیجیں بھلا
اولیائے زماں تم پہ لاکھوں سلام
اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام

صدر بزم ولا نور خیر البشرؐ　　سوز بیکس پہ بھی ہو کرم کی نظر
اے شہِ انس و جاں تم پہ لاکھوں سلام
اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام

❁

مرحبا اے خاصہ پروردگار
مرحبا اے قطبِ کُل قطبِ مدار

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ مَدَارُ الْبَدِیْعُ الْکَرِیْمِ اِبْنِ کَرِیْمٍ
وَبَارِکْ وَسَلِّمْ وَکَمَا لِلّٰہِ کَمَا یَلِیْقُ بِکَمَالِہٖ

پرواہ نہیں کچھ اس کی دنیا ستم آرا ہے ؛ یہ آس جو ہو پوری ہر ظلم گوارہ ہے
فہرست غلاموں کی جب پیشِ خدا جائے ؛ سرکار یہ فرمادیں ہاں یہ بھی ہمارا ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ھُوَ الْمُبَارَکُ — ھُوَ الْقَوِیُّ

حالاتِ مبارک حضرت پیر زندہ مدارؒ

تازہ رہے ہمیشہ یہ لشکرِ مدار کا — جلوہ ہے خاکساروں میں پروردگار کا
قادر کی بندگی کو کمربستہ رہ مُدام — ستار نام پاک ہے اُس کردگار کا

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَوْلِیَآءِ
اُمَّتِہٖ وَعُلَمَآءِ مِلَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
اٰمِیْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْقَدِیْمِ
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ
اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ؕ

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۝ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۝ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

(پ ۱۱، سورہ یونس)

آپؒ کا اسمِ گرامی

آپ کا اسم گرامی (حضرت سید شاہ بدیع الدین) کنیت ابو تراب مرتبہ قطب المدار۔ حَیّ المدار۔ اور مقامِ صمدیت پر فائز ہیں۔

اور آپؒ کے القاب :۔ قدوۃ السالکین۔ زبدۃ العارفین۔ مدار العلمین کاشف حقیقت۔ دستگاہ معرفت۔ مرشد کامل ہادی آگاہِ دل ماہر شریعت طریقت عالم العلماء۔ فاضلِ سُبحانی۔ عاشقِ رحمانی۔ ذاکرِ روحانی قطب الاقطاب۔ قطب العالم قطب الاکبر۔ سید المشائخ۔ بدیع العجائب۔ عاشقِ حقانی واصل مقصود جاویدانی حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار المعروف بہ شہنشاہ حضرت پیر زندہ شاہ مدار قدس سرہٗ العزیز۔

دَم دَم بہ ہر قدم دَمِ دَم مدار ما
ما طالبانِ مرشد کامل مدار ما

نسب نامہ والد ماجد حضرتؒ

آپ سادات حسینی وحسنی سے ہیں۔ والدِ ماجد کے
طرف سے شجرۂ نسب اس طرح ہے:۔

اب نسب نامہ سنو عالی وقار — نام ہے سیّد بدیع الدّین مدار
بن علیؒ جلی ہے یہ عالی نسب — تھا بہاء الدینؒ دادا کا لقب
بن ظہیر الدینؒ پردادا کا نام — ابن احمدؒ سید عالی مقام
بن محمدؒ سید عالی وقار — ابن اسماعیلؒ شاہ نامدار
بن جناب جعفرؓ صادق امام — بن محمد باقرؓ خیر الانام
بن شہ زین العباؓ عالی جناب — ابن شاہ کربلا والاخطاب
بن علیؓ المرتضیٰ عالی نژاد — یہ نسب نامہ ہوا رکھ اس کو یاد
اس طرح سے ہیں حسینیؓ یہ جناب — ہے حسنؓ کی آل سے یہ کامیاب

نسب نامۂ جناب محبوب بارگاہِ ربّ العالمین، قطبُ العاشقین
زبدۃُ العارفین حضرت سیّد شاہ بدیع الدین قطبُ الاقطاب
قطبُ المدار قدس سرہٗ العزیز

نسب نامہ محترمہ والدہ صاحبہ

آپؒ کی والدہ ماجدہ کا اسمِ گرامی حضرت ھاجرہ اور لقب فاطمہ ثانی ھے۔ آپ سادات حسنی سے ھیں یعنی آپ کا شجرہ نسب حضرت اِمام حسن رضی اللہ عنہٗ سے ملتا ھے۔

فاطمہ ثانی ہے مادر آپ کی — بنت عبداللہ تبریزی ولی
بو محمدؒ ان کے والد کا ہے نام — ابن عابدؒ ابن صالحؒ والسلام
ابن ابو یوسفؒ ابوالقاسمؒ بداں — ابن عبداللہؒ ثانی نیز خواں
بن حسنؓ جن کا مثنیٰ ہے لقب — بن حسنؓ ابن علیؓ شاہ عرب
اور حمید الدین ناگوری نے بھی — ہے نسب نامہ لکھا بیشک یہی
یہ نسب نامہ ہے ذاکرؔ نے لکھا — اس نسب نامہ میں ہرگز شک نہ لا

مرحبا اے خاصہ پروردگار
مرحبا اے قطبِ کُل قطب المدار

ماخوذ :۔ رہبر اسلام سترھویں شریف مجلس دوم صہ ۲۳ صہ ۲۴

پیدائش حضرت زندہ شاہ مدارؒ

مورخین کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار قدس اللہ سرہٗ نے منتوں مرادوں کے بعد اپنے والدین قاضی قدوۃ الدین المعروف بہ حضرت سید علی حلبیؒ اور حضرت سیدہ ہاجرہ فاطمہ ثانیہ رحمتہ اللہ علیہم کے دامن حیات سے یکم شوال المکرم ۲۴۲ھ روز دوشنبہ عیدالفطر صبح صادق کے وقت اپنے آبا و اجداد کے وطن شہر حلب میں جو ملک شام میں واقع ہے پیدا ہو کر دنیا کو حصول سرفرازی و سربلندی کا موقع عطا فرمایا۔ آپؒ نے پیدا ہوتے ہی اپنا سر نیاز خالق بے نیاز کے سجدے کے لئے زمین پر رکھ دیا۔ پھر سر اٹھا کر بزبان فصیح ارشاد فرمایا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝ گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں ۝ گویا آپ نے پیدا ہوتے ہی اللہ پاک کی وحدانیت اور حضرت سید الانبیا، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار فرمایا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔ آپ جس مکان میں پیدا ہوئے وہ آپ کے چہرۂ منور کی تابانی سے جگمگا اٹھا۔ اور صرف مکان ہی کیا بلکہ تمام شہر حلب روشن ہو گیا۔

پیدائش عام عالم انسانی اور مقربان بارگاہِ ربّانی اور مخصوصان بارگاہِ الوہیت اور محبوبان صمدیت کے یکساں نہیں ہوتے اور بے شک ولادت عامّہ و خاصّہ میں زمین و آسماں کا فرق ہوتا ہے۔ اور اسی فرق مراتب عامہ و خاصہ آپ کا ولادت کے وقت ظہور ہوا ؏

غزل

ولیوں کا دلدار پیدا ہوا ہے — فقیروں کا سالار پیدا ہوا ہے
دُرِ مدعا سے جو بھر دے گا دامن — وہ ابرِ گہر بار پیدا ہوا ہے
تمہیں ہاجرہ اور علی ہو مبارک — تمھے جس کے طلبگار پیدا ہوا ہے
تمہارے دلوں کی مُرادیں بر آئیں — پسر نیک کردار پیدا ہوا ہے
حلب ہو گیا جس کے پرتو سے روشن — وہ مہرِ پُر انوار پیدا ہوا ہے
کرشموں سے طفلی کے دنیا نے جانا — یہ لڑکا طرح دار پیدا ہوا ہے
جو قطب المدار ہوگا اک روز راقمؔ — وہی جانِ ابرار پیدا ہوا ہے

سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکَ یَا بَدِیْعُ الدِّیْنِ ؏ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکَ یَا سَیْفُ الدِّیْنِ ؏
سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکَ یَا اِمَامُ الدِّیْنِ ؏ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکَ یَا ضِیَاءُ الدِّیْنِ ؏
سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکَ یَا نَاصِرُ الدِّیْنِ ؏ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکَ یَا شَمْسُ الدِّیْنِ ؏
سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکَ یَا مُعِیْنُ الدِّیْنِ ؏ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکَ یَا سُلْطَانُ الدِّیْنِ ؏
سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکَ یَا حَافِظُ الدِّیْنِ ؏

(انیس الابرار صہ ۲۴)

دوسری بات یہ ہوئی کہ آپ کے گھر میں ایک بہت بوڑھی بکری تھی جو اپنے بڑھاپے کی وجہ سے دودھ نہیں دیتی تھی وہ بکری آپ کے قدموں کی برکت سے دودھ دینے لگی۔ اور تیسری بات یہ ہوئی کہ حضرت سید ادریس حلبی رحمۃ اللہ علیہ جو ایک صاحبِ کشف و کرامات بزرگ تھے روایت فرماتے ہیں کہ بعد تولد ہونے کے حضرت زندہ شاہ مدار قدس سرہٗ کے حضور پر نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جملہ ائمہ اطہار و اصحاب کبار رضی اللہ عنہم کی ارواح مقدسہ نے والد بزرگوار حضرت سید علی حلبیؒ کے خانہ مبارک کو مشرف فرمایا اور چوتھی بات یہ کہ حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کے والد ماجد کو تولید پسر نیک اختر کی مبارک باد دی۔ چھٹویں بات یہ کہ آپ کی پیدائش کے وقت ایک غیبی آواز سنی گئی کہ

"ھٰذا الولی اللہ" یعنی آگاہ ہو کہ یہ اللہ کے ولی ہیں ان کا احترام نہایت ضروری ہے۔ (انیس الابرار) ان واقعات کے ظہور سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو مادر زاد یعنی پیدائشی ولی بنا کر امت مسلمہ کی رہنمائی کے واسطے دنیا میں بھیجا۔ خالق حقیقی نے اپنا ولی اور نیک بخت ازلی پیدا کیا تھا۔ اور آپ کو درجات و مراتبِ اختصاص عطا فرمائے تھے۔ اس لئے مذکورہ بالا قسم کے حالات اور عادات و واقعات و کرامات کا ظاہر ہونا امور تعجبات سے نہیں۔ پیدائش عوام و خواص میں اسی قسم کا فرق ہوتا ہے اور حالات و واقعات

اے امیروں کے تاجدار سلام　　اے غریبوں کے غمگسار سلام
اے ولیٔ خدا بدیع الدین　　آپ پر پل میں سو ہزار سلام
راقم سمؔ زار کی طرف سے بھی
آپ پر اے شہ مدار سلام

حضرت قطب المدار کی پرورش و تعلیم

حضرت زندہ شاہ مدارؒ کا بچپن کچھ قدرتاً بہ نسبت دیگر بچوں کے شاندار تھا۔ جس طرح اور بچے گلیوں میں کھیلتے پھرتے تھے آپ نہیں کھیلتے تھے۔ بزرگوں اور نیک لوگوں کے پاس رہنا، اُٹھنا بیٹھنا اور ان کی باتوں کو غور سے سُننا آپ کو پسند تھا۔ ویسے تو آپ کو گھر میں دینی تعلیم دیتے تھے۔ جب آپ کی عمرِ شریف کچھ کم و بیش پانچ سال کی ہوگئی تو اُس زمانے میں سب سے زیادہ علامہ روزگار انتہائی علمیت اور قابلیت کے سرمائے دار بہت سے علوم سے واقف کار حضرت علامہ مولانا حذیفہ شامی رحمۃ اللہ علیہ تسلیم کئے جاتے تھے۔ آپ کے والد ماجد کی نظرِ انتخاب اُنھیں پر پڑی اور انھیں آپ کی تعلیم و تربیت کے لئے مامور فرمایا۔ اور علاّمہ موصوفؒ نے بھی دل و جان سے منظور فرمایا۔ حضرت علاّمہ ممدوحؒ نے جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ پڑھانے کے بعد الف ب شروع کرائے تو آپ نے حرف الف کی وہ معانی خیز تشریح و تفسیر بیان فرمائی کہ حضرت مولاناؒ دنگ ہوکر

رہ گئے اور اس نتیجے پر پہونچے کہ یہ بچہ ایک دن علامۂ دہر ہوگا۔ اس مکتب نشینی کے بعد سے آپ روزانہ اپنے استاد موصوف کی خدمت میں حاضر ہو کر پڑھنے لگے۔ آپ جب اپنے مکتب میں پڑھنے جایا کرتے تھے تو راستے میں یہ غیبی آواز سُنتے کہ "ھٰذَا الوَلِی اللہ" آگاہ ہوئے ایک دن یہ بچہ اللہ کا ولی ہوگا۔ اسی طرح اور بہت سی کرامات آپ سے ظہور میں آتی رہیں۔ والد محترم نے خدائے تعالیٰ کے ذکر و فکر کی طرف مائل فرمایا چھوٹی سی عمر میں آپ عبادت و ریاضت میں مشغول ہوگئے کہ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہونے لگے۔ خود حضرت علامہ حذیفہ شامیؒ کا ارشاد ہے کہ میں نے اکثر عالمِ خواب میں یہ دیکھا کہ کوئی غیبی کہنے والا کہتا ہے کہ یہ بچہ ولی اللہ ہوگا۔ ان حالات سے آگاہ ہو کر حضرت علامہ حذیفہ شامیؒ آپ کو انتہائی دلچسپی کے ساتھ ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے پڑھایا کرتے تھے۔ اور بہت ہی قلیل مدت میں آپ کو جملہ علومِ قرآن پاک، تفسیر اصول تفسیر، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، فقہ، اصول فقہ، منطق، فلسفہ و دیگر علوم مروجہ میں شہرۂ آفاق اور علامۂ دہر بنا دیا۔ ان علوم کے علاوہ بعض نوادر علوم جو طب اور حکمت سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً علم ہیمیاء۔ سیمیاء۔ ریمیاء۔ کیمیاء وغیرہ سے بھی (کہ جس کے حضرت حذیفہ شامیؒ بہت بڑے عالم تھے) آگاہ کر دیا۔ استاد کے بعد ان علوم میں آپ کا کوئی مدمقابل نہ تھا۔ ابھی آپ کی عمر شریف ۱۴ سال کی تھی کہ آپ کے والد بزرگوار سے نسبتِ جعفریہ حاصل

بیعت و خلافت سے سرفراز ہوئے۔ ان تمام علومِ ظاہری میں بھی بہت بڑے اور زبردست عالم و فاضل و متبحر اور باکمال ہوگئے اور آپ اپنے دور کے مُحدّث مشہور ہوگئے۔ مگر ان علوم سے آپ کی حقیقی تشنگی فرو نہیں ہوئی اور محبّت و عرفان کا جو دور اور جذبہ آپ کے اندر موجود تھا اس کی کسک اور تڑپ باقی تھی۔ اسی دُھن میں آپ بے چین، بے قرار رہتے تھے۔ ایک بار آپ کو نیند آگئی دیکھا حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تشریف لائے زیارت سے سرفراز فرمایا اور بیقراری بڑھ گئی ایک دن آپ نے اپنے والدین سے تمام دل کی کیفیت بیان کی اور واسطے ادائے فریضہ حج بیت اللہ شریف کے سفر کرنے کی اجازت مانگی۔ والدین کا اتنی کم سنی میں نورِ نظر فرزند کا اپنے سے جدا کرنا اور ایسے دُور دراز اور راہِ دشوار گذار میں تنہا سفر کرنے کی اجازت دینا آسان کام نہ تھا۔ مگر وہ متوکل علی اللہ تھے مجبور ہوکر خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے پیارے دل کے ٹکڑے کو سفرِ بیت اللہ کی اجازت مرحمت فرمائی۔ (تذکرۃ المدار ص۲۳)

پہلا حج

آپؒ کے والد بزرگوار اور مادر مشفقہ نے اجازت مرحمت فرمائی تو ایک دن آپ بغیر کسی قافلہ کا انتظار کئے یکّہ و تنہا و پا پیادہ روانہ ہوگئے اور جنگل بیابان کفِ دست و میدان و کوہستانِ دشوار گذار

اور آسان راستے طے کرتے ہوئے چلے جاتے تھے۔ نہ کوئی راہ رو تھا نہ ساتھی البتہ ایک جذبہ عشقِ باری تعالےٰ و شوقِ معرفتِ کردگار رہبری و رہنمائی کرتا ہوا کشاں کشاں آپ کو لئے جا رہا تھا۔ چلتے چلتے راستے میں ایک بہت ہی سرسبز و شاداب جنگل پڑا جس کے درمیان ایک دریا جاری تھا۔ اور اس دریا کے کنارے سے کچھ فاصلہ پر ایک غار نظر آیا آپ نے دل میں خیال کیا کہ تنہائی میں بیٹھ کر یاد الٰہی کرنے کے واسطے اس سے بہتر اور کونسی جگہ ہو سکتی ہے۔ لہٰذا آپ بلاخوف وخطر اس غار میں داخل ہو کر عبادتِ الٰہی میں مصروف ہو گئے۔ جنگل کے پھل اور دریا کے پانی پر اکتفاء کرتے ہوئے غار میں عبادتِ الٰہی کا لُطف اور اللہ ربُّ العزّت کی یاد سے لذّت حاصل کرتے رہے۔

ایک رات پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا بے چینی و بے قراری اور بڑھ گئی اور جب زیارت کعبہ کے جذبات نے زور کیا تو آپ غار سے نکل کر شہرِ مکّہ شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ آخر بعد طے منازل کے اپنی منزلِ مقصود پر جا پہونچے۔ زیارتِ خانۂ کعبہ سے فارغ ہوئے اور مکّہ معظمہ ہی میں قیام پذیر ہو کر یادِ معبود برحق اور ذکر و شغل اور مراقبے میں مشغول ہو گئے۔ نہ فکرِ آب و طعام نہ اور کوئی کام نہ کسی سے کچھ مطلب نہ غرض۔ اگر کچھ مل گیا تو کھا لیا ورنہ پرواہ نہیں۔ روز طوافِ کعبہ کرنا آپ کا دستور ہو گیا تھا۔ (تذکرۃ المدار ص۲۶)

بیعتِ ظاہری

ایک دن آپ خانۂ کعبہ میں عبادت الٰہی میں مشغول تھے نوائے غیب کان میں آواز آئی جیسے کوئی باآواز بلند کہہ رہا ہو۔ اے بدیع الدین اُٹھو اور روانہ ہو حضرت بایزید بُسطامیؒ تمہیں نسبتِ روحانی سے فیض یاب کرنے کے لئے دارالسلام میں تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ الحمدللہ کہہ کر اُٹھے اور دارالسلام کی طرف روانہ ہو گئے۔ دارالسلام پہونچ کر بیت المقدس کی زیارت کی اور حضرت سلطان العارفین خواجہ بایزید بُسطامیؒ نے آپ کو صحن بیت المقدس میں شب جمعہ ۱۰ر شوال المکرم ۲۵۹ھ ہجری میں داخل سلسلہ کیا۔ آپ دو سال تک اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں رہے۔ تعلیم سلوک میں مشغول رہے۔ ذکر و اشغال اور مراقبات و تزکیۂ نفس کثرت سے کئے۔ آپ کے پیر و دستگیر نے آپ کو حبسِ دم کی تعلیم فرمائی آپ حکم بجا لائے اور اس قدر حبسِ دم کیا کہ کھانے پینے کی خواہش جاتی رہی۔ جب آپ نے جملہ سلوک و معرفت میں دستگاہ حاصل کر لی تو آپ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ طیفور الدین شامی بایزید پاک بسطامیؒ نے خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ بعد عطائے خلافت حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ نے ارشاد فرمایا کہ بدیع الدین جاؤ حجِ بیت اللہ

سے فارغ ہوکر اپنے جد امجد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضری دو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتظار فرما رہے ہیں۔ آپ اپنے مرشد کا ارشاد سنتے ہی ان سے قدمبوس ہوکر رخصت ہوئے اور قطع منازل فرماکر حرم محترم میں داخل ہوکر حج فرمایا۔

حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامیؒ

طریقت کے اماموں میں سے ایک بزرگ معرفت ومحبت کے آسمان ہیں۔ حضرت خواجہ طیغور الدین شامی بایزید پاک بسطامیؒ (آپ بسطام کے رہنے والے تھے) یا عرف حضرت ابو یزید طیغور بن عیسیٰ بسطامیؒ ہیں۔ آپ تمام مشائخ طریقت میں جلیل القدر ہیں۔ آپ کا حال سب سے رفیع تر ہے۔ آپ کی جلالت شان کے بارے میں سید الطائفہ ابوالقاسم حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ صوفیائے کرام میں ابو یزید کی شان ایسی ہے جیسے فرشتوں میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کی ہے۔ آپ کے آباء واجداد بسطام کے رہنے والے مجوسی تھے۔ لیکن آپ کے دادا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی حدیثیں روایت کی ہیں جن کا مقام بہت بلند ہے تصوف میں جو دس امام گزرے ہیں ان میں سے ایک آپ بھی ہیں۔ حقائق ومعرفت میں آپ سے بڑھ کر کسی کو دسترس اور قوت انبساط نہیں ہے۔ طریقت وشریعت کے تمام علوم اور ان کے احوال کے

آپ بہت بڑے عالم اور ان سے محبت کرنے والے تھے۔ آپ کا ابتدائی زمانہ مجاہدے اور تحصیل علم طریقت میں گذرا تھا۔ آپ خود ہی فرماتے ہیں میں نے تیس سال مجاھدے میں گزارے لیکن علم اور اس کی متابعت سے زیادہ سخت و دشوار کوئی چیز مجھ پر نہیں گزری۔ اگر بلند مقامات اور رفیعہ سے گزرنا مشکل ہو تو میدانِ شریعت میں اُتر جائے اس لئے کہ اگر اس سے ہر چیز گُم ہو جائے تو وہ شریعت کے دائرہ میں تو قائم رہے گا۔ مرید کے لئے سب سے بڑی آفت سلوک کے معاملات کا ترک ہے۔ اور مدعیان کاذب کے تمام دعوے میدان شریعت میں پراگندہ ہو جاتے ہیں۔ اور شریعت کے مقابلے میں تمام زبانیں خاموش ہو جاتی ہیں۔ حضرت بایزید بسطامیؒ خود فرماتے ہیں کہ پہلی مرتبہ جب مکّہ مکرّمہ میں حاضر ہوا تو خالی مکان دیکھکر میں نے گمان کیا کہ حج مقبول نہیں ہوا۔ کیونکہ میں نے ایسے پتھر تو دُنیا میں بہت دیکھے ہیں۔ اور جب دوسری مرتبے حاضر ہوا تو خانہ کعبہ کو بھی دیکھا اور صاحب خانہ کو بھی دیکھا۔ اس وقت میری سمجھ میں آیا کہ ابھی میں حقیقتِ توحید سے دور ہوں۔ اور جب تیسری بار حاضر ہوا تو صاحب خانہ ہی نظر آیا۔ اس وقت غیب سے ندا آئی اے بایزید جب تم نے اپنے آپ کو نہ دیکھا اور سارے عالم کو دیکھا تو مشرک نہ ہوئے۔ لیکن جب تم نے سارے عالم کو نہ دیکھا اور اپنے آپ پر نظر رکھی تو اب تم مشرک ہو گئے۔ اسی وقت اس

خیال سے توبہ کی بلکہ میں نے توبہ لی۔ اور اپنی ہستی کی رویت سے بھی توبہ کی۔ یہ واقعہ آپ کی درستگی حال میں بہت اہم اور لطیف ہے اور صاحبان حال کے لئے یہ عمدہ نشانی ہے۔ (کشف المحجوب ص ۱۶۵ تا ص ۱۶۶)

حضرت بایزید بسطامیؒ نے ایک سو تیرا ۱۱۳ مشائخین سے فیض حاصل کیا تھا۔ جن میں ایک حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے یہاں چالیس سال خدمت کی جنھوں نے آپ کو خلافت سے سرفرازی بخشی۔ حضرت بایزید بسطامیؒ کو حضرت خواجہ حبیب عجمیؒ سے بھی شرفِ خلافت حاصل ہے۔ اور آپ کو حضور صلعم سے براہ راست روحانی فیضان بھی حاصل تھا۔ (گلزار اولیاء ابوالحسنات) آپ نے کئی خلیفہ کئے اول خلیفہ اعظم حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار المعروف بہ حضرت پیر زندہ شاہ مدارؒ سے سلسلہ شاہ اہلِ طبقات۔ مداریہ طبقاتیہ۔ مداریہ طیفوریہ مداریہ بدیعیہ جاری ہوا۔ دوسرے خلیفہ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ نقشبندیہ جاری ہوا۔ آپ ہی کی دُعاء کی برکت سے سلطان محمود غزنوی کو ہندوستان میں سومنات میں فتح حاصل ہوئی۔ تیسرے خلیفہ حضرت خواجہ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ آپ سے سلسلہ شطاریہ جاری ہوا۔ چوتھے خلیفہ حضرت شیخ مسعود خرقہ شکر بار۔ پانچویں خلیفہ شیخ ابراھیم خرقہ خشت بار۔ چھٹویں خلیفہ شیخ محمود ہزار میخی۔ ساتویں خلیفہ شاہ عبداللہ مکیؒ رحمۃ اللہ علیہ۔ اِن حضرات کے مریدین و معتقدین ملک شام و مصر و عراق و اردن اور سوڈان میں تھے۔

(ماخوذ: تذکرۃ الفقراء اسرار الواصلین مصنف حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری)

زیارتِ حرمین شریفین

حضرت شاہ مدارؒ نے پھر دوسری بار فریضۂ حج ادا کیا۔ کچھ دن وہاں قیام کئے۔ زیارتِ گنبد خضراء کے عشق نے اس قدر بے چین کیا کہ اُسی وقت روانہ ہوئے کیونکہ دربارِ رسالت سے باطنی نعمتوں سے مُستفید ہونے کا وقت آگیا تھا۔

بارگاہِ رسالتؐ میں حاضری

بعد طئے منازل کے جب مدینہ منوّرہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مقدّس و منوّر پر حاضر ہوئے تو مزار شریف سے آواز آئی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اِبْنِ اَهْلًا وَسَهْلًا مَرْحَبًا ۔ آپؒ نے مزار پُرانوار کو بوسہ دیا۔ اس سے آنکھیں ملیں اور سات مرتبے روضہ اقدس کے گرد طواف کیا اور دُرود خوانی میں مصروف رہے۔ اور پائین بیٹھ کر مراقب ہو گئے۔ بہت دیر تک مراقبہ کیا۔ اسی رات کو عالم رویا میں یعنی خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زندہ شاہ مدارؒ کو بیعت کرلیا (اسی کو روحانی بیعت یا اویسی طریقہ کی بیعت کہتے ہیں) پھر حضور صلعم نے حاضر الخدمت حضرت امام الاولیاء وسیدنا شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہٗ سے ارشاد فرمایا یہ جوان صالح تمہاری اولاد سے ہے۔ یہ سعید ازلی ہے اور مقبولِ بارگاہ

لم یزلی ہوگا ۔ اللہ پاک نے روز میثاق ہی سے اس کو مقامِ صمدیت اور محبوبیت عطا فرما کر مدار العالمین ہونا فرمالیا ہے ۔ تم اس کو عرفان الٰہی کے باطنی علوم سے مالا مال کرو اور علوم اسرارِ خداوندی سے اس کے سینے کو بھر دو ۔ بحمد للہ خوش نصیبی نے عجب رنگ دکھایا سرکار دو عالم نے آپ کے قلب کو انوار و تجلیات سے منور فرمایا۔ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہٗ نے حسب الارشاد حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت شاہ بدیع الدینؒ کو اپنی کنار عاطفت میں لے لیا امیر علیہ السلام نے اپنے لختِ جگر کے زراعت قلب کو ابرِ بارانِ رحمت سے سرسبز و شاداب فرمایا اور چند دنوں میں علومِ اسرارِ باطنی سے مملو فرمایا ۔ (انیس الابرار فی حیات قطب المدار ص۳۲)

کرد چوں امداد لطف کردگار　　از بدیع الدین شہ قطب المدار

حضرت مہدی علیہ السلام سے روحانی تعلیم

حضرت علی علیہ السلام عرفانی تعلیم سے مالا مال فرمانے کے بعد امام مہدی علیہ السلام کے سپرد فرمایا ۔ چند دنوں میں بہت سے علوم ظاہری و باطنی علوم و توریت و زبور و انجیل و دیگر صحف سماوی سے بہرہ اندوز فرمایا پھر چار اور کتابیں مقتدائے قوم اجنیر نازل ہوئیں تعلیم فرمائیں جن کے نام یہ ہیں :۔ راکوری ۔ جاجری ۔ ستناری ۔ والیان ۔ اس کے بعد چار کتابیں اور حضرات ملائکہ علیہم السلام

کودی گئی تھیں وہ پڑھائی گئیں۔ ان کتابوں کے نام یہ ہیں:۔ مرات عین الرّب۔ سرصاحق (یاسرماجن) اور مظہرالف بعدہٗ علوم اولین و آخرین جو حضرات ائمہ اہلبیتِ کرام علیہم السلام کے سینہ بسینہ چلے آتے تھے تعلیم فرماکر کامل کردیا۔

اس کے بعد حضرت علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہٗ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ یاجدّی لیجئے یہ جوان لائق ارشاد ہوگیا۔ آپ اس کو عطائے خلافت و اجازت سے فائزالمرام فرمائیں۔ حضور شیرِ خدا نے حضرت شاہ مدارؒ کو حضرت رسولِ خدا کی خدمت میں پہونچادیا۔ اس کے باوجود بھی جو کچھ کسر باقی رہ گئی تھی حضورؐ نے کمال مہربانی سے کیفیاتِ روحانی و اسرار باطنی سے مالا مال فرمایا اور عارف باکمال بنادیا اسی وجہ سے آپ کے مشرب کو مشرب اویسیہ کہتے ہیں۔

(انیس الابرار فی حیات قطب المدار ص۳۴)

حضرت مولانا عبدالرحمٰن چشتیؒ نے حضرت بدیع الدین قطب مدار الملقب بہ زندہ شاہ مدارؒ کے واقعات ایک کتاب "مرأت مداری" میں لکھے ہیں جس کا قلمی نسخہ سنہ ۱۰۶۴ھ کا لکھا ہوا کتب خانہ سالارجنگ میں موجود ہے۔ لکھا ہے کہ حضرت شاہ بدیع الدین نے علاوہ قرآن مجید کے توریت و زبور و انجیل کا بھی علم حاصل کیا۔ (علم ہیمیا۔ سیمیا۔ ریمیا۔ کیمیا) پھر بھی تشفی نہ ہوئی۔ اور دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں مدینہ پہونچ کر ریاضت کش رہے۔ بہ عالم روحانی حضرت ختمی مرتبت

صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام حقیقی کی تلقین کی اور ان کو حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کے حوالے فرمایا کہ ان کو تعلیم دو۔ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے حضرت شاہ قطب المدار صاحب کو عرفانی تعلیم سے بہرہ مند فرما کر صاحبِ عصر محمد مہدی بن حسن عسکری علیہ السلام کے سپرد فرمایا حضرت امام مہدی علیہ السلام نے حضرت شاہ مدار صاحب کو دیگر صحف سماوی کی تعلیم فرمائی۔

مولانا عبدالرحمٰن چشتیؒ نے یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا وجود بہ حالت غائب دنیا میں موجود ہے۔ اور امام کے گھر کا بچہ بچہ بھی جملہ علوم سے فارغ التحصیل ہوتا ہے۔ اور وہ عالم روحانیت میں موجود ہے۔ یہ کہتے ہوئے چونکہ یہ مسئلہ اختلافی ہے

(کلمۃ الحق ص۹۶۵ حصہ دوم۔ مصنف حامد بن بشیر بی۔ اے۔ ایل ایل بی سابق چیف جسٹس سٹی کورٹ حیدرآباد)

دربارِ رسالتؐ سے فرمان

ایک دن آپ دربار رسالتؐ میں حاضر تھے۔ مراقب ہوئے حضوری ہوئی۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا "بدیع الدین" تم ہندوستان جاؤ اور وہاں جاکر مخلوق کی ہدایت میں کوشش کرو۔ یہ واقعہ ۲۸۰ھ میں ہوا۔ سرکارِ سرکاران سید بدیع الدین رضی اللہ عنہٗ کی عمر شریف ۳۸ سال تھی۔ آپ مدینۃ الرسول سے رخصت ہو کر

نجف اشرف میں حاضری دی ایک مدّت تک ریاضتِ شاقہ میں مشغول رہے بعدہٗ بحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عازم ملک ہندوستان ہوئے۔

ہندوستان کو روانگی

یہ سفر آپ کا تو بہت عرصہ تک خشکی کا رہا۔ پھر سمندری سفر شروع ہوا۔ آپ ایک بندرگاہ پر پہونچے اور ایک درخت کے سائے میں بیٹھ کر سوچنے لگے کہ اب تک تو سفر اپنے بس کا تھا سو جیسے تیسے طے ہوگیا مگر اب سمندری سفر کیوں کر طے ہوگا جب کہ پاس ایک درہم بھی نہیں ہے۔ اور فقیروں کو جن کو اپنے خالق و مالک پر بھروسہ ہے اس کو دینار و درھم سے تعلق ہی کیا۔ جس خدا کی مدد اور نصرت سے یہ خشکی کا سفر طے ہوا ہے کیا وہ اس سمندری سفر طے کرانے سے عاجز ہے نہیں اور کبھی نہیں جب کہ میں اس کے حبیب حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے سفر کر رہا ہوں تو بیشک وہ خدا میری مدد ضرور فرمائے گا۔ اور اس بحری سفر کے لئے بھی آسانیاں پیدا کر دے گا۔ جہاز سامنے کھڑا تھا اور مسافر آآ کر سوار ہو رہے تھے اور آپ خاموش اپنے اللہ پاک و مسبب الاسباب پر بھروسہ کئے ہوئے بیٹھے تماشہ دیکھ رہے تھے۔ جہاز کی روانگی میں ابھی کچھ دیر باقی تھی۔ اتنے میں جہاز کا ایک کپتان ٹہلتا ہوا آپ کی طرف آنکلا آپ کی

بزرگ و پاکیزہ اور نورانی صورت دیکھ کر اس نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا۔ پھر اس نے بہت ہی نرمی اور لجاجت سے پوچھا کہ آپ کہاں جانے کا قصد رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں ہندوستان جانا چاہتا ہوں۔ مگر کس طرح جا سکتا ہوں جب کہ میرے پاس ایک درہم بھی نہیں ہے اس شخص نے کہا آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں میں آپ کو ہندوستان پہونچا دوں گا۔ سچ کہا ہے کسی بزرگ نے جو خدا کا ہو جاتا ہے اس کے سب ہو جاتے ہیں۔ آپ کے جہاز میں بیٹھنے کے تھوڑی دیر بعد جہاز ہندوستان کے واسطے روانہ ہو گیا۔ چونکہ حضور رحمت اللعالمین سید المرسلین محمد مصطفےٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدارؒ کو تبلیغ احکام اور اصلاح مسلمین پر مامور فرما کر روانہ کیا تھا۔ اس لئے حضرت سیدنا شاہ مدارؒ نے جب کہ اہل جہاز کی بداطواری ملاحظہ فرمائی اور اس میں زیادہ تر یہودی اور کفار شامل تھے۔ حضرت نے اپنا اولین فرض ادا کرنے کے واسطے ان سب کو نصیحت اور حقانیتِ اسلام پر وعظ کہنے لگے آپ کی یہ سچی نصیحتیں بموجب " قَوْلُ الْحَقِّ مُرٌّ " یعنی سچی باتیں کڑوی معلوم ہوتی ہیں لوگوں کو ناگوار معلوم ہوئیں۔ یہاں تک کہ بعض لوگ نازیبا بدسلوکی کرنے پر اتر آئے۔ خدائے پاک کو اپنے ولی کے ساتھ یہ بدسلوکیاں پسند نہ آئیں آپ تو خاموش رہے لیکن " اللّٰہُ وَاحِدُ الْقَھَّارُ " کے دوسرے قہر و غضب میں جوش آگیا اور ضرورت معلوم ہوئی اپنے ناہنجار و بدکردار

لوگوں کو ان کے کیفر کردار کو پہونچایا جائے تاکہ دوسرے لوگوں کو عبرت حاصل ہو اور اللہ کے اولیاء کو ستانے اور دکھ پہونچانے سے باز رہیں۔ بحکم خدا ہوائیں تند اور مخالف چلنے لگیں۔ بادبان ٹوٹ گئے جہاز سمندر کی موجوں کے تھپیڑوں سے ڈگمگانے لگا۔ راستہ چھوڑ کر بے راہ ہوگیا۔ ہر طرف شور الاماں و الحفیظ کا بلند ہوا۔ ہر شخص اپنے اپنے عقائد کے بموجب دعائیں مانگتا اور التجائیں کرتا تھا مگر تیر کمان سے نکل چکا تھا۔ اس لئے ہر التجاء اور دعاء بے نتیجہ رہی جہاز کی یہ حالت تھی کہ اب ڈوبا۔ کسی کے کچھ بنائے نہ بنتی تھی جہاز موجوں کی زد میں بے راہ بہتا چلا جاتا تھا کہ سمندر کے اندر کے ایک پہاڑ سے ٹکرا کر تکڑے تکڑے ہوگیا۔ اور تو سب ڈوب گئے مگر آپ اور نیز آپ کے چند پیرو جو تعداد میں گیارہ تھے خدا کی قدرت سے جہاز کے ایک تختہ پر رہ گئے۔ تختہ بہتا چلا جاتا تھا مگر کسی کو بھی نہیں معلوم تھا کہ وہ کہاں جارہے ہیں۔ تختے کو بہتے ہوئے کئی دن ہو رہے تھے۔ جہاں تک ہو سکا بھوک و پیاس کو ضبط کیا۔ خدا کی قدرت سے وہ تختہ ساحل مراد ہی کی طرف جا کر کنارے لگا۔ آپ کو دوبارہ جہاز کی ضرورت پیش نہ آئی مگر یہ معلوم نہ تھا کہ آپ کہاں اور کس سرزمین پر ہیں۔ تختے سے اتر کر ایک طرف کو چلنے لگے۔ ابھی بہت دور نہیں گئے تھے خدائے تعالےٰ نے اپنے ولی کی مدد فرمائی سامنے سے دو بزرگ پاکیزہ صورت آتے ہوئے دکھائی دیئے۔

یہ دونوں بزرگ اپنے وقت کے ابدال تھے۔ آپ کے پاس تشریف لائے اور اپنے ساتھ چلنے کو اشارہ کیا۔ آپ ان کے ساتھ ہو لئے ان دونوں بزرگوں نے آپ کو سامنے پہاڑ پر پہونچا دیا اور نظروں سے اوجھل ہو گئے آپ کو ابھی تک کھانا نہیں ملا تھا۔ بھوک و پیاس اور پیدل چلنے سے بہت ہی نڈھال ہو گئے تھے۔ اس لئے آپ ایک درخت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اور آنکھیں بند کر کے اللہ کی یاد میں لگ گئے۔ اور آپ نے اللہ تعالےٰ سے دعا مانگی یا اللہ مجھ سے یہ اکل اشرب و خواہشات نفسانی کو صلب کر لے تاکہ میں تیرے عشق میں ہر وقت مستغرق رہوں۔ آپ کی یہ دُعا بارگاہِ رب العزت میں قبول ہوئی۔ اس پر سب صوفیائے کرام کا اتفاق ہے۔ کہ آپ آخر وقت تک ان خواہشات سے علیٰحدہ رہے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ابتداً تو حبسِ دم کی وجہ سے اور جب سے عروج ہوا ہے تو آپ کی دُعا کے اثر سے۔

(انیس الابرار فی حیات قطب المدار صہ ۴۳-۴۴-۴۵-۴۶)

منقبت

وہ رحمت خلقت یہ مدار دوجہاں ہے
سورج تو مدینہ میں ہے اور دھوپ یہاں ہے

ہر دل میں تیرا ذکر ہے ہر لب پہ تیرا نام
اے زندہ جاوید تیری یاد جواں ہے

ہے شام و سحر بارش انوار کا منظر
روضہ پہ تیرے گنبد خضرا کا گماں ہے

جس کی ہے ہر اک گوشہ خلقت میں شعائیں
وہ مہر ولایت اسی تربت میں نہاں ہے

حضرت شاہ مدار کا مرتبۂ صمدیت سے سرفراز ہونا

یہ واقعہ ۲۸۰ھ کا ہے۔ آپ اسی استغراقی کیفیت میں بیٹھے تھے کہ پھر ایک نورانی شکل کے بزرگ آئے آپ کو سلام کئے اور ساتھ چلنے کو کہا حضرت قطب المدار ان بزرگ کے ہمراہ ہولئے۔ حضرت نے دیکھا کہ ایک نہایت ہی پُر فضا رجنت نُما باغ ہے جو انواع واقسام کے پھلوں اور میوؤں سے اس کے تمام درخت جُھکے جارہے ہیں۔ اور قسم قسم طرح طرح کے رنگین خوشبودار پھول مشام جان کو معطر کررہے ہیں۔ اس درمیان ایک عالی شان نہایت خوبصورت قصر ہے آپ خراماں خراماں اس باغ کے پاس پہونچے تو دیکھا کہ باغ کے پھاٹک پر ایک بزرگ صورت دربان کھڑے ہیں۔ آپ کو دیکھ کر وہ بولے آؤ آؤ سید بدیع الدین ہمارے بادشاہ بہت دیر سے آپ کا انتظار کررہے ہیں۔ آپ نے تعجب سے پوچھا آپ کو میرا نام کیسے معلوم ہوا۔ اس نے کہا تم وہ بزرگ ہو کہ تمھارے نام سے تمام عالم عُلوی اور سِفلی آگاہ ہے۔ اس کے بعد آپ اندر تشریف لے گئے۔ باغ کے اندر جو قصرِ معلّٰی تھا اس میں یکے بعد دیگر سات دیوڑھیاں تھیں۔ اور دیوڑھی پر ایک بزرگ متعین تھے۔ آپ سے ہر دیوڑھی بان بزرگ پہلے شخص کی طرح سلام و پیام کے ساتھ پیش آئے۔ آپ ساتوں دروازے طے کرکے جب اس قصر معلّٰی و معطر کے اندر تشریف لے گئے

تو دیکھا کہ ایک بہت ہی حسین مرصع تخت بچھا ہوا ہے۔ اس پر ایک نورانی شکل و شمائل کے بزرگ رونق افروز ہیں جن کے چہرۂ انور کی ضیاء باری سے تمام قصر متجلّی اور نور علیٰ نور ہو رہا ہے۔ یہ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے

نگاہ برق نہیں چہرہ آفتاب نہیں
وہ آدمی ہے مگر دیکھنے کی تاب نہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمٍ بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ ڈ جب حضرت شاہ مدار ان کے سامنے پہونچے تو پہلے ادب کے ساتھ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کہا حضور صلعم نے آپ کے سلام کا جواب دیا اور ہاتھ بڑھا کر حضرت شاہ مدارؒ کو نہایت شفقت و محبت کے ساتھ تخت مرصع کار پر اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔ ابھی تھوڑی سی دیر بھی نہ ہوئی تھی کہ دو شخص مردان غیب سے حاضر ہوئے جن کے سروں پر دو طشت (خوان) رکھے ہوئے تھے۔ ان دونوں نے سرکار کے سامنے طشت رکھ رکھ دیئے۔ آنحضرت صلعم نے ایک طشت سے خوان پوش ہٹایا جو طعام ملکوتی سے معمور تھا۔ جیسے مورخین و مولفین نے مخصوص لفظ اس کے لئے

غذائے ملکوتی کہا گیا ہے۔ بہرصورت وہ نعمات بہشت میں سے کوئی چیز تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے نو لقمے اس طعام لطیف کے آپ کو کھلائے جس کو کھاتے ہی آپ کے اوپر ارض وسموات کا حال آئینہ ہوگیا۔ پھر صراحی سے ٹھنڈا پانی ایک پیالے میں انڈیل کر پلایا۔ اس کھانا کھانے اور پانی پینے کا یہ اثر ہوا کہ عرش اعظم سے تحت الثرا تک تمام حالات آپ کے سامنے اس طرح روشن ہوگئے کہ جس طرح ہاتھ کی ہتھیلی سامنے ہوتی ہے۔ دوسرے خوان میں ملبوس لباسِ فاخرہ موجود تھا۔ سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لباس آپ کو پہنایا جس میں دستار، صافہ پیراہن یعنی کرتا اور تہبند اور عبا تھا۔ حضور صلعم نے اپنے دستِ مبارک حضرتؐ کے چہرۂ مبارک پر پھیرا جس کی بدولت آپ کا چہرہ چودھویں کے چاند کے مانند ہوگیا۔ اس وقت علاوہ ان انوار و برکات کے آپ کے سب خواہشاتِ نفسانی کو سلب کر لیا تھا اور اپنے خاص پر تو بطمعنی ویقنی ربی سے آپکے تمام بدن کو مالا مال کر دیا پھر یہ کیفیت ہوگئی تھی کہ آپ بالکل ایک نور کے پُتلے بن گئے نور الٰہی سے آپ کا تنضیعہ وتنقیہ ہوتا تھا۔ جیسا کہ مولانا روم فرماتے ہیں یا نور کُن مثلِ مَلَک چہرہ ایسا نورانی تھا کہ کسی کو دیکھنے کی تاب نہیں ہوتی تھی بالکل حضرت یوسف علیہ السلام کا پرتو ظاہر ہوتا تھا۔ سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ایک نقاب عطا، فرمائی کہ اس کو ہمیشہ

چہرہ پر ڈالے رکھنا۔ یہ نقاب آپ نے تا زندگی چہرے سے نہ ہٹایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے نورِ نظر تیری دُعا بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوئی اور اب تجھے تمام زندگی کھانے پینے کی اور لباس تبدیل کرنے کی ضرورت نہ ہوگی اور تا زیست کبھی میلا نہ ہوگا اور تیرے وجود سے باری تبارک وتعالیٰ نے تمام خواہشاتِ زندگانی کا خاتمہ کر دیا اب تم مرتبۂ صمدیت پر فائز رہیں گے۔

خطاب قطب المدارؒ وخطاب حیٔ المدارؒ

خطاب مدار العٰلمینؒ

اور خطاب قطب المدار وحیٔ المدار سے سرفراز فرمایا جو آج تک آپ زندہ شاہ مدار کے نام سے مشہور ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔ سرکار دو عالم نے ارشاد فرمایا اے میرے نورِ عین ہندوستان کو جاؤ بندگانِ خدا کو راہِ حق دکھاؤ۔ تم کو شہنشاہ بنا کر بھیجتا ہوں تم خلقِ خدا اور ولی اللہ فیض باتے رہیں گے۔ پروردگارِ عالم نے میرے سر پر تاجِ شفاعت کا رکھ کر خطاب رحمتٌ لّلعٰلمین سے سرفراز فرمایا ہے۔ اور تم کو جملہ کاربار انتظامات باطنی کا مختار بنا کر خطاب مدار العالمین سے سرفراز فرمایا اور عزل ونصب رجال اللہ کا اختیار بخشا ہے اور دُعائے بشیخ کی تعلیم کی جس کی برکت سے ایک تختِ ہوائی غیب سے

نمودار ہوا۔ سرکار صلعم نے ارشاد فرمایا : تمہارے لئے یہ ایک تخت جو وقت ضرورت ہوا میں پرواز کرتا ہے۔ اور ایک عصا عطا، فرمایا اب تمھیں زحمت سفر کی صعوبتیں برداشت نہ کرنا پڑے گی۔ دعائے بشمخ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خاص دعا تھی جس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکار مدار العالمین کو عطا، فرمائی (جواہر خمسہ ص۴)

جاؤ اور مخلوقِ خدا کو اللہ کا پیام سناؤ۔ آپ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ادب کے ساتھ اُٹھے اور حضور کے قدم بوس ہوئے۔ آپ نے اس نعمت غیر مترقبہ پر اللہ تعالے کا شکر ادا کیا اور دو رکعت نماز شکرانہ ادا کی آپ بارہ سال عبادتِ الٰہی میں مشغول رہے اس کے بعد پہاڑ سے اترے اب آپ بالکل تروتازہ تھے لہذا سفر پر آمادہ ہو کر تخت پر سوار ہوئے اور ایک سمت روانہ ہو گئے۔

یہ واقعہ خلیج کھمبات سے متصل ایک پہاڑ پر ظہور پذیر ہوا ہے۔ جہاں پر قدم رسول کے نشان اب بھی موجود ہیں وہاں کثرت سے مخلوق زیارت کے لئے جایا کرتی ہے۔ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ صاحب کا چھلّا ہے جہاں سے کرامتوں کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔ نیاز مند اپنی مرادیں پاتے ہیں اور مسجد نوری کھمبات میں ہے۔

وہ حیات النبی ہیں یہ زندہ ولی
چاند طیبہ میں ہے اور یہاں چاندنی

ماخوذ : (رسالہ حیّ المدار عرف ماہ مدار اعظم، سیرت قطب العالم ص۱۷)

سورت میں تبلیغ اسلام

۱۲۹۲ھ میں آپ پہلی مرتبہ ہندوستان تشریف لائے۔ مالابار سے سندھ گجرات کاٹھیاواڑ کے علاقہ میں تبلیغ شروع فرمائی۔ آپؒ ان علاقوں میں کھمبات اور علاقہ سورت میں رشد و ہدایت ۸ سال فرماتے رہے۔ آپ کی عبادت اور ریاضت اور تبلیغ کا یہ اثر ہوا کہ تھوڑی ہی مدت میں بہت سی مخلوق خداوند کریم کا کلمہ حق پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئی اور سرزمین ہندوستان پر مالک کل اللہ جل جلالہٗ اور عم نوالہٗ کا نام لیا جانے لگا۔ چند یوم میں چھتیس ہزار مخلوق خدا دین متین میں داخل ہو کر بمنسلک سلسلہ عالیہ مداریہ میں داخل ہوئے۔ ان اسلام لانے والوں میں سے سورت کا راجہ بلوان سنگھ جسے آپ بزبان فارسی زور آور خاں کہہ کر خطاب فرمایا کرتے تھے۔ یہ قصہ ان کے کتابوں میں درج ہے۔ گجرات اور راجستھان کے طرف حضرت زندہ شاہ مدارؒ کا سیاہ جھنڈا لہراتا ہے۔

صراطِ عشق میں کتنا بڑا مقام لیا
ادیبِ خوش ہوں کہ ہوش و خرد سے کام لیا
ازل میں لائے گئے جو راہ نما
تو میں نے دامنِ قطب المدار تھام لیا

(سیرت قطب العالم ص۱۷ المعروف بہ زندہ شاہ مدارؒ)

مقامِ صمدیت

حضرات صوفیائے کرام مثل حضرت شیخ علاء الدین سمنانی رحمۃ اللہ علیہ (مرشد سید اشرف جہانگیر سمنانی کے) اپنی تصانیف میں نگارش فرماتے ہیں کہ جب عارف باللہ مقام صمدیت میں پہونچ جاتا ہے تو وہ اس حال میں آب و دانہ کا محتاج نہیں ہوتا۔ حضرت سیّد شاہ بدیع الدین قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ کو یہ مرتبہ اور مقام صمدیت حاصل ہوا تو اس کے بعد آپ کو کبھی بھی بھوک لگی نہ پیاس لگی۔ جو کپڑا آپ زیب تن فرماتے وہ نہ کبھی میلا ہوتا نہ کبھی پرانا کمزور ہو کر پھٹتا تھا۔ اور جب آپ کو کھانے پینے سے واسطہ نہ تھا تو پھر رفع حاجت کی بھی ضرورت نہ ہوتی تھی چاہے جتنا پیدل سفر کرلے مگر تھکاوٹ نام کو نہ ہوتی تھی۔

ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ

اللہ پاک کا فضل وکرم ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے ۚ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ ۚ اللہ کے اخلاق سے اخلاق سیکھو مسلمانو؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشادِ پاک کو حضرت سیّد شاہ قطب المدار قدس سرہٗ نے عملی جامہ پہنا دیا۔ اور اللہ الصمد کی وہ صفتِ صمدیت جو اس کی ایک صفت ہے۔ اسی اللہ بے نیاز کے فضل وکرم اور مہربانی سے

حاصل کرلی جو گروہ اولیاء کرام میں بہت کم بلکہ شاذ و نادر حضرات میں یہ صفتِ صمدیت نظر آتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت شاہ مدارؒ اس مرتبے صمدیت کے بعد کچھ کھایا ہی نہیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جس طرح اور لوگوں کو بھوک پیاس لگتی ہے کھانا پانی نہ ملنے کی وجہ سے کمزور نڈھال ہو جاتے ہیں یا محنت مشقت کرنے سے تھک جاتے ہیں ان میں سے ایک بات بھی حضرت شاہ مدارؒ میں نہ تھی۔ کوئی کھانے کی چیز تحفتاً آپ کو پیش کرتا تو اس کو قبول فرمالیتے۔ اور اپنے اس بہترین عمل اور طریق کار سے اللہ اور بندے کا فرق ظاہر کر دیتے تھے۔ اللہ اللہ ہے بندہ بندہ ہے۔ آپ نے اپنے اس عمل سے ظاہر فرمایا کہ بندے میں اگر کوئی صفت اللہ کی پیدا ہو جائے تو بندہ اللہ نہیں ہو جاتا بلکہ وہ بندہ ہی رہتا ہے۔

حضرت سراج المحققین، عمدۃ العارفین مولانا حافظ شاہ سراج العارفین کرسوئی رحمۃ اللہ علیہ اپنی موقر کتاب شمس العارفین میں صفحہ ۱۹ پر حضرت قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ آپ مقامِ صمدیت میں تھے۔ جو مقامات سلوک میں ایک مقام رفیع و بلند ہے۔ بارہ سال تک کھانا نہیں کھایا اور جو لباس پہنا دوبارہ احتیاج اس کے تجدید اور غسل کی نہیں ہوئی۔ اکثر احوال چہرہ پر نقاب ڈالے رہتے تھے۔ کہتے ہیں کہ جس کی نظر آپ کے روئے جمال پر پڑتی بے خود ہو کر زمین پر گر جاتا تھا۔ (انیس الابرار فی حیات قطب المدار صفحہ ۵۰-۵۱)

منقبت

از صابر پاشاہ قادری

یا مدار کیوں نہ چمکے نور سا چہرہ تیرا　　نور کے سانچے میں ڈالا کیا نقشہ تیرا

محرمِ رازِ حقیقت تو سراپا نور ہے
دونوں عالم میں اجالا آج ہے پھیلا تیرا

یا مدار کیوں نہ چمکے نور سا چہرہ تیرا　　نور کے سانچے میں ڈالا کیا نقشہ تیرا

اس کو ویسا ہی ملا بدلہ درِ معبود سے
جس نے جیسا ہی دیکھا رُخِ زیبا تیرا

متقی و پارسا کو کسرے جنّت دے دیا　　مست صابر کو دیا اللہ نے دامن تیرا

یا مدار کیوں نہ چمکے نور سا چہرہ تیرا
نور کے سانچے میں ڈالا کیا نقشہ تیرا

خدماتِ باطنی

اہل باطن نے ان حضرات کی خدمات کو اپنے انوار باطنی سے معلوم کرکے اس کو بالتفصیل ظاہر کر دیا ہے ان لوگوں کو چونکہ فراست کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے یہ جو کچھ کہتے ہیں وہ خدا کے نور کے ذریعہ سے کہتے ہیں لہذا اولیاء اللہ کے انکشافات کو بنظرِ حقارت نہ دیکھنا چاہیئے۔

آج کل ناواقف لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ فقراء کی منگھڑت ہیں نعوذ باللہ یہ لوگ تو مشاہدہ کر کے کہتے ہیں۔ جو کچھ کہتے ہیں یہ لوگ علمت علم الاولین والآخرین کے پرتو سے رنگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اِس زمانے کے لوگ چونکہ تزکیۂ نفس نہیں کرتے شب و روز نفس پروری میں مُبتلا رہتے ہیں اس وجہ سے ان باتوں کو دور از قیاس سمجھتے ہیں۔ سچ ہے جیسی صحبت ویسی تاثیر۔ حضرت خواجۂ خواجگان سید معین الدین حسن سنجری چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے جو نقشہ ترتیب دیا اس کو میں کُتبِ تصوّف سے اخذ کر کے ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں۔ یہ نقشہ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔ اس کی تحقیق صوفیائے کِرام کی کتب ذیل سے ہو سکتی ہے جو چاہے دیکھ لے: بحر المعانی، کشفِ المحجوب، نفحاتِ الانس، لطائفِ قدسی، لطائفِ اشرفی وغیرہ۔

نقشہ غوث و اقطاب مرتبہ حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجریؒ

ہر موضع خورد و کلاں تیس ۳۰ حضرات مقبولان بارگاہ الٰہی بہ تفصیل ذیل مقرّر ہوئے ہیں:۔

قطب المکون سادہ، نقیب سادہ (ایک)، بدل سادہ (ایک)، وتر سادہ (ایک) موکل جمالی (۵)، جلود جمالی (ایک)، قطب یمینی و یساری (۲)، جنات موالی (ایک) غوث الصولہ سادہ (ایک)، نجیب سادہ (ایک) بدل سادہ دیگر (ایک)،

جلود جلالی (۱)، موکل جلالی ۳۔ قطب المکون سادہ مثل حاکم دیوانی ہوتے ہیں اور دو جسم ہیں۔ ایک ظاہری اور ایک باطنی۔ جسم ظاہری سے اپنے حاکم بالا دست قطب سادہ کی نیابت کرتے ہیں اور جسم باطنی سے رمیتین حضرات پر حکمرانی کرتے ہیں اور صبح و شام اپنے ماتحتوں پر دورہ کرتے ہیں اور غوث الصور سادہ بہ مثل حاکم فوجداری کے ہوتے ہیں مگر قطب المکون سادہ کے مطیع ہوتے ہیں نقیب سادہ حکم باطنی دیوانی کے بآواز بلند پکارتے ہیں۔ بدل سادہ حکم باطنی دیوانی کے لاتے اور لے جاتے ہیں و تد[1] سادہ درمیان موضع کے ایک جگہ قائم رہتے ہیں اور ان سب امور کی نگہبانی کرتے ہیں۔ موکل جمالی: اعمال حسنات بندگانِ خدا میں قوت پہنچاتے ہیں۔ جلود جمالی: معاملات دیوانی کی نگہبانی کرتے ہیں۔ قطب یمینی و یساری: ہر موضع کے داہنے اور بائیں سمت پر مقرر رہتے ہیں۔ جنات ہوائی: یہ انسانوں کے ہر کام میں مدد دیتے ہیں۔ نجیب سادہ: حکم باطنی فوجداری کو بآواز بلند پکار دیتے ہیں جلود جلالی: معاملات فوجداری کی نگہبانی کرتے ہیں۔ موکل جلالی: اعمال سیاست بندگانِ الٰہی کو ضعیف کرتے ہیں اور خلق اللہ کو معصیت سے

---

[1] میر جعفر مکی بحر المعانی میں لکھتے ہیں کہ تمام دنیا میں چار وتد ہوتے ہیں جن سے میری ملاقات ہوئی۔ مغرب میں جو وتد تھے ان کا نام عبد الودود ہے اور شرقی کے وتد سے ملاقات ہوئی ان کا نام عبد الرحمٰن اور جنوب کے وتد سے ملاقات ہوئی ان کا نام عبد الرحیم اور شمال کے وتد سے ملاقات ہوئی انکا نام عبد القدوس۔ ان میں سے کوئی وفات پا جاتے ہیں تو ان کے نائب ان کی جگہ پر مقرر ہو جاتے ہیں۔

منع کرتے ہیں ۔ اگر اس موضع کے لوگ باز نہیں آتے تو معصیت کو قوت دیتے ہیں اور معصیت کی کثرت ہو جاتی ہے اور وہ ملک تباہ و برباد ہو جاتا ہے

تیس مواضعات پر ۱۸۰ خاصان خدا کام کرتے ہیں

تفصیل یہ ہے :۔ قطب سادہ ۔۱ ، قطب المکون ۔۱ ، نقیب سادہ ۔۱ ، وتد سادہ ۔۱ ، بدل سادہ ۔۱ ، موکل جمالی ۔۳۰ ، جلود جسمانی ۔۵ ، جنات ہوائی ۔۱ ، قطب المزار ۔۱ ، قطب یمینی و یساری ۔۲ ، غوث سادہ ۔۱ ، غوث الصور سادہ ۔۱ ، نجیب سادہ ۔۱ ، بدل سادہ ۔۱ ، موکل جلالی ۔۱۰۰ ، جلود جلالی ۔۵ ، قطب سادہ تین جسم رکھتے ہیں ۔ ایک ظاہری ، دوسرا باطنی ، تیسرا انتقالی ۔ جسمِ ظاہری اپنے حاکم بالادست حضرت قطب ندری کا نائب ہوتا ہے ، جسمِ باطنی اپنے ماتحت ایک سو اسی ۱۸۰ حکام پر معہ تیس ۳۰ مواضعات کی حکمرانی باطنی کرتا ہے اور ہر صبح و شام اپنے ماتحتوں پر دورہ کناں رہتا ہے ۔ تیسرا جسم انتقالی اس کو اللہ تعالےٰ نے وہ شرف عنایت فرمایا ہے کہ یہ ایک جسم تیس جسموں کے ساتھ سیر کرتا ہے ۔ ان تیس مواضعات پر قطب المزار ایک ہوتا ہے ۔

ایک تحصیل پر جس میں ۳۶۰ مواضعات ہوتے ہیں ایک ہزار تین سو ترپن حضرات مقبولان بارگاہِ صمدی مقرر کئے گئے ہیں تفصیل یہ ہے :۔ قطب ندری ۔۱ ، قطب المکون سادہ ۔۱ ، قطب المزار ۔۱ ، نقیب سادہ ۔۱ ، ابدال سادہ ۔۱۶ ، موکل جمالی ۔۵۰ ، جلوان جمالی ۔۶۰ ، وتد سادہ ۔۱ ، جنات ہوائی ۔۲۰ ، قلندر دہری ۔۱ ، قلندر قہر ۔۱ ، قطب یمینی و یساری ، غوث بدلری ۔۱ ، غوث الصور سادہ ۔۱

نجیب سادہ-۱۴، ابدال سادہ-۱۲، موکل جلالی ۶۱۶۷، جلودان جلالی-۶۰
یہ حضرت قطب نذری تین جسم رکھتے ہیں۔ اور باطنی ایک ہزار تین سو ترپن
اپنے ماتحت حکام پر اوقات مقررہ میں دورہ کرتا ہے اور تین سو ساٹھ
مواضعات پر حکمران ہوتا ہے۔ اور انتقالی جسم کو اللہ تعالےٰ نے یہ شرف
عنایت فرمایا ہے کہ ۴۲ جسموں کے ساتھ سیر کرتا ہے باقی احوال بدستور
ہوتے ہیں البتہ ۳۶۰ مواضعات میں قلندر دہری اور قلندر قہری دو
حاکم زیادہ معمور ہوتے ہیں ایک شہر خورد جس میں چھ تحصیلیں اور ہر
میں ۳۶۰ مواضعات ہوتے ہیں تو کل چھ تحصیلوں کے مواضعات کا شمار
۲۱۶۰ ہوا۔ ان پر ۱۶۹۱ ایک ہزار چھ سو اکانوے حضرات حکمرانی کرتے
ہیں تفصیل یہ ہے قطب اصغر-۱، قطب الکون نذری-۱، قطب الابرار-۱،
نقیب سادہ-۱، ابدال سادہ-۸، وتد سادہ-۱، قلندر دہری-۱، قلندر قہری-۱،
قطب یمینی-۱، قطب یساری-۱، موکل جمالی-۲۵۴، جلود جمالی-۳۶۰، جنات
ہوائی-۴، غوث اصغر-۱، نجیب سادہ-۱۴، غوث الصولہ بدری-۱، ابدال
سادہ-۱۲، موکل جلالی ۶۱۴، جلودان جلالی ۳۶۰، یہ حضرت قطب اصغر
تین جسم رکھتے ہیں۔ (۱) ظاہری (۲) باطنی (۳) انتقالی۔ ان حضرات کے
انتقالی جسم کو حضرت حق سبحانہٗ تعالےٰ نے یہ مرتبہ عنایت فرمایا ہے کہ ایک
جسم سے تابہ چوراسی جسم لطیف سے سیر کرے اور جسم ظاہری ان حضرات
کا قطب اکبر کے ماتحت ہوتا ہے اور جسم مبارک باطنی ان حضرات کا اپنے
ماتحتوں ۱۶۹۱ پر اوقات مقررہ میں دورہ فرماتا ہے اور ۲۱۶۰ مواضعات

شہر خورد پر حکمرانی کرتا ہے باقی احوال مثلِ تحریر سابق ہے۔

ایک شہر کلاں میں جس میں آٹھ تحصیلیں ہوتی ہیں اور ہر تحصیل میں ۳۶۰ موضع قرار دے کر کل آٹھ تحصیلوں کے ۲۸۸۰ موضع ہوئے ۲۸۵۹ حضرات مقبولان خدا حسب ذیل حکمرانی کرتے ہیں قطبِ اکبر قطب الکون اصغر قطب المزار قطب یمینی ویسیاری وتد سادہ نقیب سادہ ابدال سادہ موکل جمالی جنات ہوائی قلندر دہری قلندر قہری جلودان جمالی غوث اکبر غوث الصور اصغر نجیب سادہ ابدال سادہ موکل جلالی جلودان جلالی

حضرت قطب اکبر کے تین جسم ہوتے ہیں (۱) ظاہری (۲) باطنی (۳) انتقالی انتقالی جسم کو حضرت حق سبحانہٗ تعالےٰ نے یہ طاقت عنایت فرمائی ہے کہ ساٹھ جسم کے ساتھ سیر کرتے ہیں اور جسم ظاہری ان کا حضرت قطب اکبر الکبائر کا نائب ہوتا ہے اور جسمِ باطنی ان کا اپنے ماتحتوں تعدادی ۲۸۵۹ پر باوقات معینہ دورہ کرتا ہے اور شہر کلاں اور اس کے ماتحت ۴۰۸۰ موضعوں پر حکمرانی فرماتے ہیں باقی احوال مثلِ تحریرِ سابق ہے۔

دار الصدر صوبہ پر ایک ہزار آٹھ بندگانِ خدا بحسبِ تفصیلِ ذیل مقرر ہیں:

قطب اکبر الکبائر قطب الکون اکبر قطب المزار قطب یمینی ویسادی نقیب سادہ ابدال سادہ موکل جمالی وتد سادہ جنات ہوائی قلندر دہری قلندر قہری

غوث اکبر الکبائر غوث الصدور اکبر نجیب سادہ ابدال سادہ موکل جلالی

حضرت قطب الکبائر تین جسم رکھتے ہیں ۱۔ ظاہری ۲۔ باطنی ۳۔ جسم ظلی علوی ان حضرات کے جسم ظلی علوی کو اللہ تعالےٰ نے یہ مقدرت عنایت کی ہے کہ

جس وقت جسم مبارک ظلی علوی ارادہ رفتار کرتا ہے تو اس کے پیچھے تیرہ جسم ظلی مثل اس کے قائم ہو جاتے ہیں اور جسم ظاہری ان حضرت کا قطب اعظم کا نائب ہوتا ہے اور جسم باطنی اپنے ماتحت تعدادی ۱۰۰۸ احکام پر حکومت کرتا ہے۔ اور جس قدر شہر کلاں و خورد مواضعات متعلقہ داران ہیں۔ ان کے کل احکام باطنی پر دورہ فرماتے ہیں ان اشخاص پر اشخاص ذیل حکومت کرتے ہیں۔

قطب اعظم قطب الکون الکبائر نقیب ابدال موکل جمالی جنات ہوائی
۵۰۸ ۲۰ ۱۶
برمکاں صوبہ دار قطب یمینی و یساری مکان سکونت صوبہ دار غوث اعظم
غوث الصور اکبر الکبائر نجیب ابدال موکل جلالی حضرت قطب اکبر الاعظم
۲۸ ۱۲۲۸ ۱۲۲۸
کا نائب ہوتا ہے۔ باطنی ایک وقت میں سات صورتوں سے تمام اضلاع ماتحت پر دورہ کرتا ہے اور جسم انتقالی دس وجودوں سے جانب چپ رہتا ہے اور احکام باطنی ماتحت تعداد ۱۸۳۶ بندگان غیب پر حکمرانی فرماتا ہے یہ ایک صوبہ کا حال ہے اب مثلاً ہندوستان میں بائیس صوبے ہیں اسی طرح ہر صوبہ کے حکام باطنی کو اس پر قیاس کر لینا چاہیئے۔ دار السلطنت پر بندگانِ غیب حسب ذیل معمور ہوتے ہیں:۔ قطب اکبر الاعظم قطب الکون اعظم نقیب سادہ ابدال سادہ موکل جمالی وتد سادہ جنات ہوائی
۸ ۲۵۴ ۱۱۴
قلندر دہری قلندر قہری قطب المزار قطب یمینی و یساری غوث اکبر الاعظم
۱۴ ۱۲ ۶۱۶
غوث الصور اعظم نجیب سادہ ابدال سادہ موکل جلالی حضرت قطب اکبر الاعظم
کے تین جسم ہوتے ہیں ۱۔ ظاہری ۲۔ باطنی ۳۔ انتقالی جسم ظاہری حضرت قطب عالم کا نائب ہوتا ہے اور جسم باطنی ۱۴ صورتوں سے ۲۲ صوبوں کی

دار الحکومت پر دورہ کرتا ہے اور جسم انتقالی بائیس جسموں سے بائیس صوبوں کے حکام باطنی پر حکمرانی کرتا ہے حدود عرب و عجم پر حضرات مقبولانِ بارگاہ صمدی حسب ذیل مقرر ہیں قطب عالم قطب الکون اعظم نقیب سادہ ۲۰ ابدال سادہ موکل جمالی جنات ہوائی قطب یمینی ویساری غوث عالم ، غوث الصور اکبر الاعظم نجیب سادہ ابدال سادہ موکل جلالی ماتحت قطب عالم کے ۵۵۴ حکام باطنی ہوتے ہیں اور ماتحت غوث عالم کے ۱۲۸۲ حکام ہوتے ہیں ان دونوں حضرات یعنی حضرت قطب عالم حضرت غوث عالم کے وجود اطہر ظاہری حدود عرب و عجم پر قائم رہتے ہیں اور حضرت قطب عالم صبح سے شام تک دورہ مقامات علوی و سفلی کا کر جاتے ہیں اور حضرت غوث عالم صبح سے شام تک ناسوت ملکوت تک دورہ کرتے ہیں حضرت قطب عالم ایک جسم ظاہری دوسرا باطنی روحانی اور سات جسم نفس انتقالی رکھتے ہیں جسم ظاہری حضرت قطب عالم کا داہنی طرف سے حضرت قطب الاقطاب کا نائب ہوتا ہے اور بائیں طرف سے حضرت شہنشاہِ عجم کا نائب ہوتا ہے اور جسم روحانی حضرت قطب عالم کا معہ اپنے ماتحتوں تعدادی ۵۵۴ کو ہمراہ لے کر عالم کے اقطاب پر دورہ کرتا ہے بادشاہ پر حسب ذیل حضرات معمور ہوتے ہیں: حضرت قطب الاقطاب نقیب اکبر نقیب اصغر بدل اکبر بدل اصغر موکل جمالی جنات ہوائی قطب یمینی حضرت غوث الاغواث نجیب اکبر نجیب اصغر بدل اکبر بدل اصغر موکل جلالی غوث یساری قطب الاقطاب آٹھ جسم رکھتے ہیں (۱) ظاہری وہ جو مدینہ منورہ

ہیں قائم رہتا ہے (۲) جسم روحانی آٹھ ہوتے ہیں ان میں سے ایک ایک سات بادشاہوں پر مقرر ہوتا ہے قطب یمینی بادشاہ کے دہنی جانب کان سے کان ملائے رکھتا ہے کہ حضرت قطب الاقطاب جو امورِ باطنہ قطب یمینی میں جذب کرتے ہیں وہ فی الفور قطب یمینی بادشاہ کے کان میں کہہ دیتا ہے اور حضرت قطب الاقطاب اپنے دہنے ہاتھ کا ظل بادشاہ کے سر کے سیدھی جانب ڈالے رہتے ہیں حضرت غوث الاعظم نو جسم رکھتے ہیں ایک ظاہری جو مکہ معظمہ میں قائم رہتا ہے اور آٹھ جسم انتقالی سے سیر کرتا رہتا ہے ایک ایک جسم ہر بادشاہ کے بائیں جانب مامور ہوتا ہے اور آٹھ جسم روحانی ہیں سات ایک ایک بادشاہ کے پیچھے رہتا ہے جو بادشاہ کو حکم دیتا ہے اور آٹھواں جسم روحانی بائیں جانب شہنشاہِ عرب کا نائب ہوتا ہے۔ غوث یساری بائیں طرف بادشاہ کے کان سے مُنہ ملائے رہتا ہے جو حضرت غوث الاغواث امورِ باطنیہ کو اخذ کرکے غوث یساری میں جذب کرتے ہیں وہ غوث یساری فی الفور بادشاہ کے بائیں کان میں پھونکتا رہتا ہے اور حضرت غوث الاغواث بائیں ہاتھ کا ظل بادشاہ کے بائیں طرف ڈالتے رہتے ہیں آپ لوگ کہتے ہوں گے کہ میں یہ کیا چیزیں لکھ رہا ہوں اصل میں مجھے اس کے لکھنے کی ضرورت اس وجہ سے ہوئی کہ آپ حضرات کے سامنے حضرت شاہ مدار صاحب علیہ الرحمہ کی شان ظاہر کروں اگر میں تفصیل وار نہ لکھتا تو آپ ہرگز حضرت شاہ مدار صاحب کی شان معلوم نہیں کرسکتے تھے اب

میں حکام باطنی کی خدمات لکھتا ہوں تاکہ آپ اچھی طرح سمجھ لیں کہ سلطنت باطنی کے حکام کیا کیا کام کرتے ہیں۔ اور ان میں قطب مدار کا کیا کام ہوتا ہے۔

مختصر تعریف حضرات اہلِ خدماتِ باطنی

قطب[1] سادہ وغیرہ کو عہدۂ دیوانی سپرد ہے غوث سادہ وغیرہ کو فوجداری کا صیغہ سپرد ہے یاد رکھو کہ جس قدر تعداد حکام باطنی کی لکھی گئی ہے اسی قدر تعداد ہر آن قائم رہتی ہے۔ ان میں سے ایک نفر کم نہیں ہونے پاتا جو حضرت انتقال فرما جاتے ہیں ان کی جگہ ان کا ماتحت اور اسی طرح اس ماتحت کی جگہ اور آخر عامہ مومنین سے کسی کو ترقی دیدی جاتی ہے غرض یہ تعداد پوری قائم رہتی ہے جو شخص رحلت کرجاتا ہے وہ اپنے جانشین کو روحانی مدد برابر دیتا رہتا ہے۔

قطبِ اصغر کے ماتحت ۴۹ اغواث بدری ہوتے ہیں۔ قطب اکبر ۵۴۸

---

[1] ان حضرات اقطاب کی خدمات کے متعلق مجھے ایک واقعہ اعلیٰحضرت مولانا وسیدنا سید مرزا جان جاناںؒ کا یاد آگیا بغرض ملاحظہ ناظرین تحریر کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جس زمانہ میں نادرشاہ آیا ہے تو اس کے لشکر کے جو صاحب قطب تھے وہ حضرت مرزا صاحب کے پاس آئے آپ اس وقت کاغذ لئے بیٹھے تھے اور اس فکر میں تھے کہ کیا صورت ہو کہ اس پر قاضی کی مُہر ہو کیونکہ وہ لاہور گئے ہوئے تھے۔ ان قطب مدار صاحب نے عرض کیا کہ حضرت کیا فکر ہے آپ نے مُہر کا قصہ بیان فرمایا۔ انھوں نے عرض کیا کہ مجھ کو دیجئے چنانچہ وہ کاغذ لے کر چل دیئے اور آدھ گھنٹہ کے بعد مُہر لگوا کر لے آئے اور عرض کیا کہ اس وقت قاضی کام میں مشغول تھے ورنہ اس سے پہلے لے آتا۔ غرض اس سے یہ ہے کہ مجھے دکھانا ہے کہ یہ حضرات اس طرح کام کیا کرتے اور یہ اقطاب تمام انبیاء اولوالعزم کے قلوب کے ماتحت ہوتے ہیں سوائے قطب مدار کے وہ حضور سرور عالم صلعم کے قلوب کے تحت میں ہوتا ہے۔

قطب اصغروں پر سرداری کرتا ہے اور غوث اکبر ۸۴ غوث الاصغروں پر معمور ہوتا ہے قطب اکبر الکبائر کے ماتحت ۱۴۴ غوث اکبر ہوتے ہیں۔ قطب اعظم ۱۴۰ قطب اکبر الکبائر پر مقرر ہوتا ہے۔ غوث اعظم ۳۲۴ غوث اکبر الکبائر پر مامور رہتا ہے قطب الاکبر الاعظم بائیس قطب اعظم پر سرداری کرتا ہے غوث اکبر الاعظم بائیس حضرات غوث اعظم پر حکمرانی کرتا ہے قطب عالم کا یہ منصب ہے کہ وہ تمام دنیا کے قطب اکبر الاعظموں پر دورہ کرتا ہے غوث عالم تمام دُنیا کے غوث اکبر الاعظموں پر دورہ کرتا ہے اور ایک حضرت قطب الاقطاب ایک قطبِ عالم پر معمور ہوتے ہیں اور ایک حضرت غوث الاغواث ایک غوث عالم کے حاکم بالادست ہوتے ہیں اور حاکمِ زیر دست اپنے حاکمِ بالادست سے رجوع کرتے ہیں ان سب پر قطب مدار حاکم ہوتا ہے اسی کو فرد الافراد بھی کہتے ہیں اس کی شان کا بیان کرنا ہر شخص کا کام نہیں ہے اس کے وجود پر اشیاء دلو کرتی ہیں اور یہی ان کے وجود کے باعث ہوتے ہیں حضرت شاہ مدار صاحبؒ کو یہ مرتبہ حاصل تھا۔ حضرت شاہ مدار صاحب کے دیگر حالات لکھنے سے پہلے مناسب سمجھتا ہوں کہ اور باقی اہل خدمت حضرات رہ گئے ہیں ان کی خدمات آپ پر ظاہر کر دوں یہ سب حضرات قطب مدار کے ماتحت ہوتے ہیں۔

احوالِ ابدال

اول درجہ کے ابدال چار ہوتے ہیں جو روضہ مقدس آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر رہتے ہیں۔ درجہ دوم کے ابدال آٹھ ہوتے ہیں جو حضرت مولا علی مبدا ولایت کرم اللہ وجہٗ کے مزار مبارک پر رہتے ہیں درجہ سوم کے ۱۴ ابدال ہوتے ہیں جو درجہ دوم کے ابدال کے ماتحت ہیں اور درجہ چہارم کے تیس ابدال ہیں جو درجہ سوم کے ماتحت ہوتے ہیں۔ درجہ پنجم کے ۲ ابدال ہیں جو تیس ابدالوں کی ماتحتی میں رہتے ہیں درجہ ششم کے چار ابدال ہیں جو درجہ پنجم کے ابدال کے ماتحت رہتے ہیں درجہ ہفتم کے ۳۶۰۔ ابدال ہوتے ہیں جو چار ابدال درجہ ششم کے ماتحت رہتے ہیں۔ درجہ ہشتم کے ۱۰۴۵۔ ابدال ہوتے ہیں جو درجہ ہفتم کے ماتحت رہتے ہیں یہ ۱۰۴۵ حضرات رجال الغیب کے ماتحت ہیں اور خالق جل و علا نے ابدال چھ قسم کے موضوع فرمائے ہیں اور ان کے اقسام کی تفصیل یہ ہے۔ ۱۔ قسم نوری ۲۔ قسم معنوی ۳۔ قسم مثالی ۴۔ قسم روحی ۵۔ قسم معالی ۶۔ قسم جسمی یعنی طریقت دانی جن سے سلسلہ ابدالیہ جاری ہے اور یہ ابدال ششجہت پر مامور ہوتے ہیں۔

ذکرِ قلندران

قلندران قہری و دہری ہر شہر خورد کلاں میں دو قلندر رہتے ہیں (۱) قلندر دہری

۲۔ قلندر قہری[1]۔ تعریف قلندر دہری کی یہ ہے کہ شہر میں قیام رکھتا ہے۔ خورد و نوش کا اور رات دن کا اس کو امتیاز نہیں ہوتا اس قلندر کو عوام الناس مست کہتے ہیں یہ خلق اللہ سے کم تعلق رکھتا ہے۔

(۲) قلندر قہری ہوتا ہے یہ شہر کے گرد و نواح صحرا میں اکثر قیام رکھتا ہے اور خلق اللہ کو کم دکھائی دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ غیب سے کھلاتا پلاتا ہے وہ کسی بندہ خدا کے ہاتھ سے کھاتا پیتا نہیں ہر وقت ہر لحظہ بڑ مارتا رہتا ہے اور لوح محفوظ اس کے سامنے ہوتا ہے یہ ہر دو قلندر مرتبہ جذب میں رہتے ہیں اقسام عالم کا ان پر کشف ہوتا رہتا ہے اگر اتفاق سے کسی حاجتمند کو یہ دونوں قلندر میسر آجاتے ہیں اور وہ ان کی خدمت کرتا ہے تو اس کا مدعا حاصل ہو جاتا ہے۔

قطب المزار ہر شہر خورد و کلاں میں ایک قطب المزار ہوتا ہے جس کو عرف میں شاہ ولایت کہتے ہیں اس کا کام یہ ہے کہ اس شہر کی جس کا یہ شاہ ہوتا ہے ہر طرح کی خدمت انجام دیتا ہے

قطب یمینی و یساری یہ دو حضرات والا شان ہر شہر خورد و کلاں کے داہنے و بائیں جانب مقرر ہوتے ہیں اور شہر کی پاسبانی کرتے اللہ تعالےٰ نے ان کو اختیار دیا ہے کہ چھ چھ جسموں کے ساتھ سیر کر سکتے ہیں۔

---

[1] لطائف قدسی میں ہے کہ قلندر کو خدا کی طرف سے وہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے کہ ایک وقت میں مختلف جگہ جا سکتے ہیں ایک مقام پر اُن سے ترک فرائض کا شبہ ہوتا ہے اور دوسری جگہ وہ اپنا فرض ادا کرتے ہیں۔

ذکرِ جلودان

جلودان جمالی و جلالی ان حضرات کو اللہ تعالےٰ نے یہ مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ ایک جلود کئی کئی جسموں سے مخلوق کی نگہبانی معاملات دیوانی و فوجداری کرتے رہتے ہیں اور شب و روز واقعات نیک و بد اپنے اپنے سرداروں کو سُناتے ہیں۔

خدمات اقطاب و اغواث

حضرتِ خداوند دو عالم جل و علا نے اپنی مخلوق میں جملہ احکام کا صدور بواسطہ حضور سرورِ کائنات علیہ التحیہ والتسلیمات مقرر فرمایا ہے اور دربار نبویؐ سے معرفت حضرت اغواث و اقطاب اس کی تعمیل ہوتی ہے غوث و قطب ابدال سنجبا نقبا ہر وقت و ہر آن اسی کام پر معمور ہیں درجہ بدرجہ جو احکام صادر ہوتے ہیں تعمیل کرتے ہیں اور جو باتیں قابل اطلاع ہوتی ہیں ان کو درجہ بدرجہ دربار نبوی میں پہنچاتے ہیں احکام لانے اور پہنچانے کا قاعدہ یہ ہے کہ حضرات اقطاب و اغواث نقیب و نجیب و ابدال کے قلوب مثل آئینہ کے ہوتے ہیں جب کوئی بدل سرکار نبوی سے کوئی حکم لایا اور غوث و اقطاب کے سامنے کھڑا ہوا فوراً ان کے قلوب کو ان احکام کی اطلاع ہوگئی اسی طرح جو امور سرکار نبوی سے اقطاب و اغواث کے قلوب پر منکشف ہوتے ہیں وہ ابدال کے قلوب پر مستولی ہوتے ہیں اور ابدال درجہ بدرجہ تمام مخلوق کو پہچانتے ہیں اور پھر اس کی اطلاع حضرت کا کام یہ ہے کہ

جو احکام باطنی ان کے قلوب میں حضرات غوث و اقطاب کے قلبوں سے آتے ہیں یہ زمین سے ایک فرسخ بلند ہو کر ان احکام کو پکار دیتے ہیں ان کی آواز باطنی سے خلق اللہ کے قلوب پر ظاہر ہو جاتے ہیں اور ایسا اثر ہوتا ہے کہ بیساختہ اور بے علمی میں خلق اللہ کی زبان سے وہ کلمے صادر ہونے لگتے ہیں اور زبانِ خلق جو نقارۂ خدا ضرب المثل ہے وہ یہ ہی بات ہے باقی نقباء دیوانی کے احکام اور نجبا فوجداری کے احکام پکارتے ہیں موکلِ جلالی اور جمالی کا یہ کام ہے کہ جو بندگانِ الٰہی خیر کے کام کرتے ہیں ان کو موکلِ جمالی اقطاب شہر کی خدمت میں اور جلالی غوثوں کی خدمت میں پہنچا دیتے ہیں یہ موکلات فرشتوں کے نائب ہوتے ہیں۔

جنات ہوائی

ان کا یہ کام ہے کہ انسانوں کی حفاظت کرتے ہیں اور کفار و اشرار جنات کے کفر و شرارت سے آدمیوں کو بچاتے ہیں اگر جنات ہوائی جو مقبولان بارگاہ الٰہی میں داخل نہ ہوتے تو یہ جنات کی شرارتوں سے جو دیکھنے میں نہیں آتیں بے شمار انسانوں کی جان و مال کا نقصان ہوتا ہے یہ حضرات ہر قسم کے کھانے پینے رہنے سہنے غرض کل انسانی تعلقات کی اشیاء کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگر کوئی کافر جن کچھ دست اندازی کرتا ہے تو یہ فوراً اس کی سرکوبی کر دیتے ہیں۔ صاحب مراۃ الاسرار لکھتے ہیں کہ قطب عالم ہر زمانہ میں ایک ہوتا ہے اور تمام عالم کے موجودات کا

وجود اس کے وجود کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے قطبِ عالم کو قطب اکبرالکبرا قطب ارشاد قطب الاقطاب قطب مدار بھی کہتے ہیں جو کہ قیام موجودات سفلی و علوی اس کے وجود کے تابع ہوتا ہے ان اقطاب کے ذریعہ سے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض برابر عالم میں پہنچتا رہتا ہے قطب مدار کے دو وزیر ہوتے ہیں صاحب فتوحات مکیہ ان دونوں کو امام کے لقب سے ملقب کرتے ہیں ایک داہنی طرف دوسرا بائیں طرف وزیر یمینی کا نام عبدالملک اور یساری کا نام عبدالرب عبدالملک حضرت مدار کی روح سے ہر وقت فیض لیتے ہیں اور عبدالرّب قطب مدار کے دل سے فیض لیتا ہے۔ عبدالملک عالم علوی پر متصرف ہوتا ہے اور عبدالرب عالمِ سفلی پر اگر قطب مدار کی رحلت ہو جاتی ہے تو عبدالملک اس کا جانشین ہو جاتا ہے اور عبدالرب عبدالملک کا جانشین ہو جاتا ہے عبدالملک کا نام عبداللہ ہو جاتا ہے۔ تمام عالم علوی سفلی میں اسی کا نام پکارا جاتا ہے۔ اسی طرح نیچے کے اولیاء میں سے ترقی دے کر اس کو بجائے عبدالرب کے کرتے ہیں۔ غرض یہ تعداد جو مقرر ہے برابر قائم رہتی ہے باقی بارہ قطب اور ہیں جو ہر نبی کے قلب سے مستفیض ہوتے ہیں۔ قطب اول حضرت نوح علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے یہ شخص سورہ یٰسین کا بہت ورد رکھتا ہے۔ قطب دوم حضرت ابراھیم علیہ السلام کے قلب سے مستفیض ہوتا ہے یہ ابراہیمی المشرب ہوتا ہے اس کا ورد سورہ اِذَا جَاءَ ہے قطب سوم حضرت آدم علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے اس کا ورد سورۂ فاتحہ ہے

قطب چہارم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قلب سے استفادہ کرتا ہے
یہ عیسوی المشرب ہوتا ہے اور سورۂ اِنّا فتحنا اُس کا وِرد ہے۔
قطب پنجم حضرت داؤد علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے۔ اس کا وِرد
اذا زلزلت الارض۔ قطب ششم حضرت سلیمان علیہ السلام کے قلب
پر ہوتا ہے۔ اس کا ورد سورہ واقعہ ہے۔ قطب ہفتم حضرت ایوب
علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے۔ اس کا ورد سورہ بقر ہے۔ قطب
ہشتم حضرات الیاس علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے اس کا وِرد
سورہ کہف ہے۔ قطبِ نہم حضرت لوط علیہ السلام کے قلب پر ہوتا
ہے۔ اس کا ورد سورہ نمل ہے۔ قطب دہم یہ حضرت ہود علیہ
السلام کے قلب پر ہوتا ہے اس کا ورد سورہ طٰہٰ ہے۔ قطب دوازدہم
یہ حضرت شیث علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے اس کا وِرد سورہ ملک ہے
قطب مدار حضور سرور عالم سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
قلب سے استفادہ کرتا ہے اس کا فیض تمام عالم علوی وسفلی پر ہوتا ہے
اور بارہ اقطاب اس کے حکم کے تابع ہوتے ہیں۔ ان بارہ قطبوں میں سے
سات قطب ہر ہر ولایت میں ایک ایک مقرر ہوتا ہے۔ باقی پانچ اقطاب
یہ ولایت یمن میں رہتے ہیں۔ ان کو قطب ولایت کے نام مسمّٰی کرتے
ہیں۔ ان کا فیض تمام اولیاء کو پہونچتا ہے میر سیّد جعفر مکی لکھتے
ہیں کہ ولی جب ترقی کرتا ہے تو قطب ولایت کے درجے کو پہونچتا ہے۔
قطب ولایت جب ترقی کرتا ہے تو قطبِ اقلیم کے مرتبے کو پہونچتا ہے۔

قطبِ اقلیم جب ترقی کرتا ہے تو عبدالرب کے وزیر چپ قطب مدار ہوتا ہے۔ اس کے مرتبہ پر پہونچتا ہے اسی طرح عبدالرب ترقی کر کے عبدالملک کے درجہ پر پہونچتا ہے اور عبدالملک ترقی کر کے قطب مدار کے مرتبے پر پہونچتا ہے۔ قطب مدار کا اسم گرامی عبداللہ ہوتا ہے۔ اور عرش سے لے کر تا تحت الثریٰ وہ متصرف ہوتا ہے۔ لطائف اشرفی میں ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ نبوّت سے پہلے قطب مدار کے مرتبے پر تھے یہی مقام مقامِ فردانیت ہوتا ہے۔ غرض قطب مدار کا مرتبہ وہ ہے کہ اگر وہ چاہے تو اور اقطاب کو ان کے مرتبہ سے معزول کر سکتا ہے۔ حضرت قطب مدار کے ماتحتوں کی خدمات تو آپ معلوم کر چکے اب حضرات قطب مدار صاحب کے اوصاف اور خدمات ناظرین حضرات کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

ذکرِ قطبِ مدارؒ

نور جمیل حضرت قطب المدار ہیں — کتنے شکیل حضرت قطب المدار ہیں
قادر خدا ہے قدرت پروردگار کی — روشن دلیل حضرت قطب المدار ہیں

قطب مدار کے اوصاف لکھنے سے پہلے اس کے متعلق جو ارشاد علیحضرت مجدد الوقت حضرت شاہ غلام علی شاہ صاحب دہلوی نقشبندی و مجددیؒ نے فرمایا ہے۔ وہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں جو در المعارف ص۲۴۳ میں درج ہے

قطب مدار بر قلب حضور پُر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم می باشد

قطب مدار تمام غوث و اقطاب کا سردار ہوتا ہے اور حضرت خاتم النبیین علیہ التحیۃ والثناء کی اس عالم میں ایک زندہ مثال ہوتا ہے۔ قطب مدار وہ ہوتا ہے جس کو عالم بادی عَزَّاِسْمُہٗ اور صفات باری تعالےٰ سے پورا پورا حصہ ملتا ہے۔ اور یہی اپنے زمانہ میں بواسطہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مظہر اتم ہوتا ہے۔ اور انسان کامل ہوتا ہے اور تمام اشیاء کی اصل ہوتا ہے۔ سب اس کے تابع و فرمان ہوتے ہیں یہی فرد الافراد کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ فیض حاصل کرتا ہے اور جو احکام اس عالم کے انتظام کے لئے دربار نبوی سے صادر ہوتے ہیں ان کو اپنے ماتحت اغواث واقطاب ونجباء ونقباء وابدال کو درجہ بدرجہ پہونچاتے ہیں اور یہ حضرات درجہ بدرجہ جو واقعات ہوتے ہیں وہ قطب مدار کے سامنے پیش کرتے ہیں اور قطب مدار دربار نبوی میں پہونچاتے ہیں حضرت سید بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کو دربار خداوندی سے یہی مرتبہ قطب مدار کا حاصل ہوا تھا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ "بحر المعانی" میں ہے کہ قطب مدار کی عمر جب دراز ہوتی ہے اور مرتبے سلوک میں ہوتا ہے کہ اس کی دُعا سے بفحوائے کلام "یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب" حاصل ہوتا ہے کہ اس کی دُعا سے بفحوائے کلام "یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہٗ ام الکتاب" خداوندی دربار سے اس کی مرضی کے موافق کام ہوتے ہیں

یہ مرتبہ حضرت شاہ مدار صاحب کو حاصل ہوا۔ ان کے لطائف بکثرت ہوتے ہیں۔ حضرت شیخ اکبر علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ السلام کے لطائف قبل از وجود خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے۔ اسی طرح اولیاء اللہ کے لطایف ہوتے ہیں۔
(بحوالہ مدار اعظم صفحہ ۴۰ تا ۵۵)

مقامِ قطبُ المدارؒ

حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار المعروف بہ شہنشاہ حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ

تازہ رہے ہمیشہ یہ لشکر مدار کا — جلوہ خاکساروں میں پروردگار کا
مرحبا اے خاصہ پروردگار — مرحبا اے قطبِ کُل قطب المدار

واضح ہو اللہ محمدؐ مدارؒ۔ آنکھوں کو روشنی دل کو قرار۔ بجواب دم پیر زندہ شاہ مدارؒ۔ مدار کائینات ذات گرامی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل شانہٗ ٹھہرایا اور ایک جگہ حضرت مولانا عبدالحق محدث دہلوی کی کتابوں میں لکھا ہے قطب المدار دَم مدار یعنی دَم کو چھوڑ دے اصل کی طرف۔ پس وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضرت پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مدارج کے لفظ قطب المدار کے ساتھ خطاب فرمایا۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۃ اَلْمَدَارُھُوَالْقَرَارُ مدار وہ ہے اسی سے قرار ہے۔ کل عالم کا۔

فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے : المدار مظہر عجائب درجۃ الوھیۃ یوصل الربوبیۃ ۵ مدار مظہر ہے درجۂ الوہیت کے عجائبات کا اور ربوبیت سے جوڑنے والا ہے ۔ اور فرمایا ظہیر الدین الیاس قدس سرہٗ نے المدار محل بین النبوت والولایت ۵ مدار ایک مقام ہے ۔ درمیان نبوت اور ولایت کے ۔ اور مکتوب سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ اور مکتوب حضرت قاضی حمید الدین ناگوری قدس سرہٗ میں لکھا ہے کہ حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار اس طرح ملقب ہوئے کہ (مدار) تمام نسخہ علوی اور سفلی میں ایک ہوتا ہے اور انتظام عالم کا اس کے ہاتھ میں ہے ۔

سب اولیاء ہیں خدا کی ہمہ صفت موصوف ؛ مدار کار خدا ہے مدار پر موقوف

آپ کو حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب الاقطاب ، قطب المدار ، قطب العالم قطب الکبرا ، و قطب الارشاد ، قطب الاکبر کہتے ہیں ۔ اور اس کی تکمیل و تلقین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام بندر کھمباچ بالائے کوہ ذرنگار میں ہوئی ۔ جو بہت سی کتابوں سے واضح ہے ۔ وہ حقیقت میں اویسیہ مشرب ہوئے اور ظاہر میں پیر و مرشد کی حاجت نہ رہی ۔ اور بحر المعانی کے چودھویں مکتوب میں لکھا ہے کہ قطب العالم کو فیض حق تعالیٰ سے بے واسطہ ہوا ۔ اور قطب العالم کا لقب قطب المدار ہے ۔ جس وقت قطب المدار سلوک میں ترقی کر کے مقام فردانیت میں پہونچے حیات دائمی پائے ۔

الا ان اولیاء اللہ لا یموتون ۵ اللہ کے ولی نہیں مرتے ہیں بلکہ دنیائے فانی سے

پردہ کرتے ہیں۔

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را ہر دم آں جانِ دِگر بخشش خدا

حدیث: موتوا قبل انت موتوا مرتو پہلے مرنے سے اور مدارج قطب المدار یہ ہیں کہ اقطاب کو مقام قطبیت سے معزول کرے۔ قطب المدار ایک ہے اور نام اس کا عبداللہ ساکن سواد اعظم ہے۔ اور فیض اس کا ارض وسماء میں ہے اور جو قطب ہیں وہ سب تابعدار قطب المدار کے ہیں۔

یہ مراتب ولایت کے ساتھ خاص ہیں۔ حضرت شاہ بدیع الدین قدس سرہٗ کو مقام صمدیت عطا ہوا تھا۔ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے "اخبار الاخیار" میں لکھا ہے کہ حضرت قطب المدارؒ مقام معشوقی سے مقام اللہ الصمد یعنی مقام صمدیت میں پہونچے اور یہ بات بھی دیکھی گئی کہ موجودات کا وجود خواہ علوی ہوں یا سفلی قطب المدار کے وجود سے ہے۔ اور مدار موجودات علوی اور خواہ سفلی کا وجود کی برکت سے موجود ہے۔ بس جاننا چاہیئے کہ اقطاب بہت ہیں۔ ظاہر کی آنکھ سے پوشیدہ ہیں۔ بس مراتب معشوق کی حد یہ ہے کہ جو کچھ معشوق کہے وہ اللہ جل شانہٗ کرے۔

اور سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی کے مکتوب میں ارشاد فرمایا ہے کہ اگر اس عالم میں اقطاب کا وجود نہ ہو تو تمام عالم زیر و زبر ہو جائے اگر قطب فوقیت حاصل کرلے قطب وحدت پر پہونچے۔ مقام معشوقی میں داخل ہو اور مدارج و اجلال حقانی بھی سننا چاہیئے اور بحر المعانی کے چوبیسویں باب میں لکھا ہے کہ اگر قطب المدار چاہے اقطاب کو ولایت سے معزول کردے

چاہے تو دوسرے حال پر متعین کر سکتا ہے۔ (بحوالہ سترھویں شریف مجلس دوم ص ۱۴ تا ۱۷)

حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر اعظم آصف برخیا جن سے تخت بلقیس لانے کے لئے حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ وزیر اعظم آصف برخیا بھی اپنے دور کے قطب مدار تھے۔

فی القرآن سورہ نمل آیت ۲۷ سلیمان علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ ملکہ بلقیس اور اس کا لشکر یمن سے بیت المقدس کی طرف روانہ ہو چکا ہے تو حضرت سلیمانؑ نے فرمایا اے اہل دربار تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اس بلقیس کا تخت قبل اس کے کہ وہ لوگ میرے پاس مطیع ہو کر آویں (تخت) حاضر کر دے۔ ۲۸ ایک قوی ہیکل جن نے جواب میں عرض کیا کہ میں اس کو آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ آپ اجلاس سے اٹھیں اور میں طاقت رکھتا ہوں اور امانت دار بھی ہوں ۲۹ جس کے پاس کتاب کا علم تھا غرض اس علم والے نے اس جن سے کہا کہ میں اس تخت کو تیرے سامنے تیری آنکھ جھپکنے سے پہلے لا کھڑا کر سکتا ہوں۔ (چنانچہ آپ آصف برخیاء نے حق تعالےٰ سے دعاء کی اور تخت فوراً سامنے آموجود ہوا) جب سلیمان علیہ السلام نے اس کو روبرو دیکھا تو خوش ہو کر شکر کے طور پر کہنے لگے۔ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۵ یہ بھی میرے پروردگار کا ایک فضل ہے۔ حضرت آصف برخیاء نے فوراً اپنے تصرفات باطنی سے تخت بلقیس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ

وہ نبی نہیں تھے مگر ایسے شخص ضرور تھے کہ تمام چیزیں ان کی مطیع تھیں۔ بس ایسا ہی شخص قطب مدار ہوتا ہے۔ اس کا ذکر خود کلام پاک میں مذکور ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہر زمانے میں ایسے ولی اللہ ہوتے رہے ہیں۔

حضرت مدار العلمین سے شاہِ اجنہ کا بیعت کرنا

کتاب کرامات مدار میں لکھا ہے کہ جب غلغلہ و شہرہ کمالات و کرامات حضرت شاہ مدار قدس سرہٗ کا ساکنان عالم کے گوش گذار ہوا تو آپ جہاں جاتے تھے اطاعت و فرمانبرداری کے واسطے لوگوں کی گردنیں جھک جاتی تھیں یہاں تک کہ قوم اجنہ میں بھی اکثر نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سرفرازی حاصل کی۔ منجملہ ان کے ایک عماد الملک ہے جو قوم اجنہ کا بادشاہ تھا آپ کے دستِ حق پرست پر شرفِ بیعت سے مشرف ہوا۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ ایک دن حضرت شاہ قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ اپنے تخت ہوائی پر سیر کرتے ہوئے ایک طرف گذرے وہیں کہیں پر قوم اجنہ کا بادشاہ عماد الملک تھا اس نے دیکھا کہ ایک تخت ہوائے آسمانی پر اڑتا ہوا آرہا ہے۔ اور اُس پر ایک بزرگ تکیہ لگائے جلوہ افروز ہیں یہ آپ کے تخت کے دیکھنے کا متمنّی ہوا اور اپنے ساتھیوں سے کہا دیکھو تو یہ تخت کیسا ہوا میں معلق اُڑتا چلا آرہا ہے جس پر کوئی بزرگ تشریف فرما ہیں ابھی یہ ذکر ہو ہی رہا تھا

کہ تخت اس کے پاس پہونچ گیا اور زمین پر قائم ہوگیا۔ عمادالملک فوراً خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بموجب اس مصرعے کے عرض کیا کہ " شاہا چہ عجب گر بنوازند گدا را " یعنی یہ کوئی تعجب خیز بات نہیں ہے کہ کوئی بادشاہ محض اپنی مہربانی سے کسی فقیر کو سرفرازی بخشے۔ آپ نے کمالِ رحمت و شفقت اور محبّت سے ارشاد فرمایا تُحِبُّوا الدُّنْیَا فَتَکُوْنُوْا مِنَ الْخَاسِرِیْنَ ۵ عمادالملک نے خوفِ خدا سے کانپتے ہوئے عرض کیا بے شک آپ ولی اللہ ہیں جو کچھ آپ کا ارشاد ہے وہ بالکل بجا و درست ہے۔ لیکن میں اپنے نفس کی خباثت سے مجبور رہوں۔ خواہشاتِ نفسانی میں گرفتار ہوں۔ حضرت شاہ مدارؒ نے ارشاد فرمایا کہ وَاللّٰہُ غَالِبٌ کُلِّ غَالِبٍ ۵ اللہ پاک تمام غلبہ کرنے والوں پر غالب ہے۔ عمادالملک نے عرض کیا کہ میں اپنے حال پر افسوس کرتا ہوں کہ اب تک خوابِ غفلت میں پڑا سوتا رہا اور کوئی نیک عمل مجھ سے نہ ہوسکا۔ حضرت قطب المدارؒ نے ارشاد فرمایا لَا تَقْنَطُوْا مِنَ الرَّحْمَۃِ اللّٰہِ فَاِنَّہُ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ۵ اللہ پاک کی رحمت سے نا امید مت ہو بے شک اللہ سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔ عمادالملک نے عرض کیا کہ حکومت اور تاج وتخت کے لالچ میں گرفتار رہوں اور طمع کے گرداب میں گھرا ہوا ہوں کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ ان سے کیوں کر چھٹکارا حاصل کروں۔ حضرت شاہ مدارؒ نے ارشاد فرمایا کہ: خَیْرُ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ وَخَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی ۵

بہترین غنی وہ ہے جو اپنی خواہشات نفسانی سے لاپرواہ ہو اور بہترین زادِ راہ پرہیزگاری ہے۔ عماد الملک پر آپ کی اس تقریر کا ایسا گہرا اثر ہوا کہ اسی وقت اپنے جمیع تعلقاتِ دنیاوی کو ترک کر دیا۔ اور تاج و تخت کا وارث اپنی بیٹی کو کر کے کنارہ کش ہو گیا۔ اور خود بہ نفس نفیس حضرت قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ کے خادموں میں شامل ہو گیا۔ آپ نے شاہ اجنہ عماد الملک کو مرید کر لیا۔ بالآخر وہ تمام عمر آپ کے در کی دربانی کرتا رہا۔ اور آپ ہی کے عشق و محبت میں ہمیشہ کے واسطے مستغرق ہو گیا۔ (انیس الابرار ص ۱۷۰)

حکایت: حضرت مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمہ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے حضور کو مکہ معظمہ میں حج کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اور آپ نے مجھے فلاں چیز مرحمت فرمائی تھی۔ آپ نے یہ سُن کر فرمایا کہ حاشا و کلا میں اب کے سال حج کے لئے نہیں گیا۔ اصل میں وہ آپ کا ایک لطیفہ تھا۔ ایسے ہی حضرت قطب مدارؒ کے بکثرت لطائف عالم میں سیر کرتے ہیں اور مخلوق کی خدمت کرتے ہیں۔ یہ مرتبہ حضرت شاہ مدار صاحب کو حاصل ہوا تھا۔ اب میں آپ کے ذاتی حالات کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

حضرت شاہ مدار صاحبؒ ہندوستان آئے اول گجرات کالنجر وغیرہ میں چند روز قیام فرمایا اور مخلوق کو انوارِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مستفیض فرماتے رہے۔ حضرت کے کرامتوں سے متاثر ہو کر وہاں کا

راجہ جسونت سنگھ نے اسلام قبول کیا پھر درباری اور عوام نے کلمۂ توحید پڑھا۔ ہزاروں لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے بعد ازاں اور شہروں میں تشریف لے گئے جہاں جاتے تھے لوگ جوق در جوق آتے تھے اور ہدایت پاتے تھے۔

حضرت زندہ شاہ مدارؒ کا نواحی گجرات میں تشریف لانا

آپ جسقدر بھی سفر کرتے تھے مگر تھکنے نہ تھے۔ آخر کئی دن سفر کے بعد ایک پہاڑ پر پہونچے یہ جگہ تنہائی میں یاد الٰہی کرنے کے لئے موزوں اور مناسب سمجھ کر شاہراہ عام سے ہٹ کر گنجان درختوں قیام فرمایا اور یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ ایک عرصہ دراز تک یہاں قیام پذیر رہے۔ پھر آگے چلنے کا قصد فرمایا۔ یہیں آپ نے اپنی مخصوص دُعا جو دُعائے بشمخ کے نام سے مشہور ہے پڑھنا شروع کیا۔ دعاء کی برکت اور اس کے اثر سے محض خدا کے فضل و کرم سے آپ کے پاس ایک ہوائے آسمانی پر اڑنے والا تخت غیب سے نمودار ہوا اور آواز آئی کہ اے بدیع الدین اب تم اس پر بیٹھ کر سفر کرو۔ جہاں جانے کا قصد کرو گے یہ تخت رواں تم کو وہیں پہونچا دے گا۔ اس آواز کے سننے کے بعد اس تخت پر سوار ہوئے وہ آپ کو لے کر اڑا اور آپ کے ارادے کے مطابق نواح گجرات میں آپ کو پہونچا دیا۔ آپ حسب الحکم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نواح میں تبلیغ

اسلام میں کام کرنے لگے ۔ ہزاروں آدمیوں نے آپ کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا اور بیعت سے مشرف ہوئے ۔

نیاز و ناز سے آگے مقام ہے ان کا　　دلوں پر فرض ہوا احترام ہے اِن کا
نظامِ خلق خدا نے کیا انھیں کے سپرد　　لقب ازل سے مدار المہام ہے اِن کا

یہاں یہ بات واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ تخت کو دعائے بشمخ کے موکل اڑاتے تھے ۔ وہ آپ کے تابع و فرمان ہو چکے تھے ۔ وہی اس تخت کو اڑاتے تھے ۔ جہاں آپ جانا چاہتے تھے وہاں بہت جلد آپ پہونچا دیتے تھے ۔

تجلیاتِ حقیقی کی جلوہ فرمائی　　درِ مدارِ دو عالم پہ آ کے دیکھو
وہ سامنے ہے عروج کی منزل　　جبینِ شوق ادب سے جھکا کے دیکھو

حضرت زندہ شاہ مدارؒ بہت عرصہ تک اطراف و اکناف گجرات و کاٹھیاواڑ میں تبلیغ اسلام کا فرض انجام دیتے رہے ۔ جب حج کا زمانہ قریب آگیا تو پھر آپ مکّہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے ۔

حضرت شاہ مدارؒ کا تیسری بار حج کے لئے روانہ ہونا

اسی حالت میں آپ کے دل میں زیارتِ حرمین کا شوق موجزن ہوا اور آپ روانہ ہوگئے ۔ بڑے ذوق و شوق سے تمام ارکانِ حج ادا کئے بعد ادائے فرض مدینہ منوّرہ تشریف لے گئے ۔ بارگاہ رسول اکرمؐ میں کچھ دن قیام فرمائے ۔ جب روضۂ مقدس پر حضرت شاہ

مدارؒ صاحب حاضر ہوتے نہایت ادب سے حضورؐ کی بارگاہ میں درود وسلام کا تحفہ پیش کرتے اور مراقب ہوجاتے۔ مراقب ہوتے ہی حضوری ہوجاتی تھی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بدیع الدین تم ہندوستان جاؤ اور وہاں جاکر مخلوق کی ہدایت میں کوشش کرو۔ آپ کا دل تو نہیں چاہتا تھا روضہ مقدس کو چھوڑیں مگر حضورؐ کے ارشاد کی بناء پر پھر آپ ہندوستان کے لئے روانہ ہوگئے۔ مگر آتے وقت بغداد شریف نجف اشرف کربلائے معلیٰ، خراسان، کابل، ان سب مقامات سے تبلیغ فرماتے ہوئے روانہ ہوئے۔ ہزاروں آدمیوں نے آپ کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔

حضرت شاہ مدارؒ کا کاظمین تشریف لانا

مدینہ منورہ میں چند روز قیام کرنے کے بعد حضرت شاہ مدارؒ قدس سرہٗ کاظمین شریفین کو روانہ ہوگئے۔ وہاں پہونچ کر وہاں کے بزرگوں مثلاً حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام اور حضرت علی نقی اور حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے مقدس مزارات کی زیارت سے سرفرازی حاصل کی یہاں بھی آپ چند دن مقیم رہے۔ اس کے بعد آپ بغداد شریف تشریف لے گئے۔ جس زمانہ میں آپ واردِ بغداد شریف ہوئے یہ زمانہ حضرت

غوث پاک محبوب سبحانی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کا زمانہ تھا۔ بغداد شریف میں جب حضرت شاہ مدار قدس سرہٗ کی ولایت و کرامات و تصرفات روحانی کا شہرہ ہوا تو بکثرت خلقت آپ کی دعاؤں کی برکت سے فیضیاب ہونے کے واسطے آپ کی طرف رجوع ہوئی اور آپ کے روحانی تصرفات سے مستفیض ہوئے ہزاروں ناشاد دل بامراد و دلشاد ہوئے۔

کون و مکاں میں ہوتا ہے چرچا مدار کا
ارض و سماں پہ چھایا ہے جلوہ مدار کا

بغداد شریف تشریف لیجانا اور حضرت غوثِ اعظمؓ سے ملاقات

یہ واقعہ ۵۰۵ھ کا ہے۔ بغداد شریف میں حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدارؒ سے دو واقعات رُونما ہوئے۔ پہلا تو یہ کہ آپ نے بغداد شریف پہونچ کر قیام فرمایا وہاں اس وقت حضرت غوث صمدانی محبوب سُبحانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کا زمانہ تھا اور اس وقت آپ اسمائے جلالیہ کے ذکر میں مستغرق تھے۔ آپ حال و ماحول اور کیفیات پر جلال و جبروت ربّانی کا ظہور تھا۔ یہ عالم تھا کہ آپ کی نگاہ مبارک جس طرف اٹھ جاتی تھی تو اُڑتے ہوئے طائر جل بُھن کر راکھ ہو جاتے تھے۔ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ نے ان کی کیفیت ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا اے اخی

ہم کو اور آپ کو اپنے جدّ امجد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنی چاہیئے ۔ آنحضرت صلعم پر طائف میں کفار پتھر برساتے تھے جس سے آپؐ کا جسم اطہر شدید ترین مجروح ہوگیا تھا۔ لیکن آپ برابر اہل طائف کے لئے دعا فرماتے رہے اور آپ ان کی نسل سے ہیں ۔ رحمتُ للعلمین کا خون ہماری اور تمہاری رگوں میں دوڑ رہا ہے۔ اس نسبت کا تقاضہ یہ بھی ہے کہ ہمارے پاس اور ہم سے متعلق جو بھی اللہ کی مخلوق ہو وہ امن و عافیت کے ساتھ رہے ۔ ان الفاظ میں وہ اعجاز واثر تھا کہ حضرت غوث صمدانی محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ پر اسماء جلالیہ کا اظہار موقوف ہوگیا ۔ اور آپ مقامِ جلالیہ سے منزلِ اخلاقِ محمدیؐ اور کیفیات جمالی کی طرف متوجہ ہوگئے ۔ اس وقت حضرت غوث الاعظمؓ کا عالم شباب (عمر ۳۵ سال) کا زمانہ تھا اور مدار اعظمؓ کی عمرِ شریف دو سو تر۳۰۳ سٹھ برس تھی ۔

شاہ جیلانی یہ تھا اسمِ جلالی کا ظہور
جب نظر اٹھتی تھی گر جاتے تھے جل بھن کر طیور

چشمِ رحمت سے تیری سوزِ تجلی جلال
بن گیا اک آن میں شمع شبستانِ جمال

(سیرت قطب العالم صفحہ ۲۰-۲۱) بمبئی

بی بی نصیبہ ہمشیرۂ غوث پاکؓ کا اولاد کے لئے دُعا کی درخواست کرنا

حضرت شاہ مدارؒ کی شہرت کا آوازہ جب حضرت غوث پاک محبوب سُبحانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ہمشیرہ صاحبہ حضرت بی بی نصیبہ رحمۃ اللہ علیہا سے فرمایا کہ ابھی تک تمہارے کوئی اولاد نہیں ہے۔ اس کے واسطے تم بھی حضرت شاہ مدارؒ کی خدمت میں جاکر اولاد کے واسطے دُعا کرنے کی التجاء کرو۔ ممکن ہے ان کی دُعاء سے اللہ پاک تم کو فرزند عطا فرمائے اور تم سے لاولدی کا داغ چھوٹ جائے۔ اس مشورہ پر عمل کرتے ہوئے حضرت بی بی نصیبہ حضرت شاہ مدار قدس اللہ سرہٗ کی خدمت فیض درجت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا حضرت میرے اولاد نہیں ہے۔ آپ اللہ کے برگزیدہ اور مقبول ولی ہیں۔ آپ میرے واسطے اللہ پاک سے دُعاء فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنی رحمت اور آپ کی دُعا کی برکت سے مجھ کو صاحب اولاد کرے میری گود اولاد سے بھرے جس کی میں مدت سے آرزو مند ہوں۔ حضرت قطب المدارؒ نے حضرت بی بی نصیبہ کی یہ درد بھری التجا سن کر ارشاد فرمایا کہ صاحبزادی تم ایک بیٹے کی خواہش مند ہو اور میں تمہارے لئے دو بیٹوں کی دعا کروں گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ اپنا پہلا بیٹا مجھ کو دے دینا۔ حضرت بی بی نصیبہ نے بڑے بیٹے کے دینے کا اقرار کرلیا۔ حضرت شاہ مدارؒ اللہ پاک کی طرف رجوع ہوئے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر اس طرح دعا فرمانے لگے:-

شاہ حق سے یوں لگے کرنے دعا، کارساز اخالقِ ہر دو سرا
تو میرا خالق ہے خلاق کریم میں تیرا بندہ ہوں یا ربُّ الرحیم
قاضی الحاجات تیری ذات ہے خالقا تو سامع الدعوات ہے
یہ عقیمہ جان کر تیرا ولی مجھ سے اب آکر ہوئی ہے ملتجی

دے اسے ربُّ العُلا، دو نورِ عین
اک حسنؓ کا صدقہ اک بہر حسینؓ

آپ کی یہ دعا بارگاہ الٰہی میں مستجاب ہوئی اور آپ کے گوشِ مبارک میں غیب سے آواز آئی کہ ہم نے تمھاری دعا، اس عقیمہ کے حق میں قبول کی تمھاری دعاء کے مطابق ہم اس کو دو نر زند عطا فرمائیں گے۔ آپ نے یہ خوش خبری حضرت بی بی نصیبہ کو سُنائی اس بشارت کو سن کر وہ شاد و فرحاں اپنے گھر واپس آئیں۔ اس واقعہ کے بعد حضرت شاہ مدارؒ قریب کے ایک درّۂ کوہ یعنی پہاڑ کے غار میں جاکر مقیم ہوگئے اور بارہ سال تک اس غار میں یادِ الٰہی میں مشغول رہے پھر غار سے نکل کر کاظمین شریفین تشریف لے گئے۔ وہاں کچھ دن رہنے کے بعد آپ دوبارہ بغداد شریف واپس تشریف لائے اس عرصہ میں حضرت بی بی نصیبہؒ کو حسبِ دُعا حضرت شاہ مدارؒ کے دو بیٹے پیدا ہو کر چلنے پھرنے والے ہوگئے۔ حضرت بی بی نصیبہؒ کو چند بے ہودہ اور

نالائق عورتوں نے بدعہدی پر آمادہ کر دیا۔ چنانچہ حضرت بی بی نصیبہؒ نے حضرت شاہ مدار قدس سرہٗ کی خدمت میں آئیں اور کہا کہ وہ بیٹا جس کو میں نے آپ کو دینے کا وعدہ کیا تھا وہ لڑکا قضائے الٰہی سے انتقال کر گیا۔ امید کہ آپ میری اس مجبوری کو نظر فرما کر معاف فرمائیں گے۔ اس کے جواب میں حضرت شاہ مدار قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا کہ تم کو تمہاری زبان مبارک ہو۔ تم جیسا کہتی ہو ایسا ہی سہی۔ آپ کے اس ارشاد کا یہ اثر ہوا کہ حضرت بی بی نصیبہؒ کا بڑا بیٹا چھت سے گر کر انتقال کر گیا۔ یہ خبر سُن کر وہ باگریہ وزاری مکان پر آئیں اور بیٹے کی لاش لے کر حضرت شاہ مدارؒ کی خدمت میں آئیں اور اپنی خطاے بدعہدی کی معافی چاہتے ہوئے بیٹے کے زندہ ہو جانے کی التجا کی۔ حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ تھے تو آخر خاندان رسالت ہی کی ایک شاخ جو اپنے دشمنوں کی بھی خطائیں معاف کیا کرتے تھے۔ آپ نے حضرت بی بی نصیبہؒ کی درد بھری اور محبت وقلق میں ڈوبی ہوئی التجا قبول فرمائی۔

چمکے ہیں تیری دعاؤں سے نصیبہ کے نصیب
کر دیئے حق نے عطا ان کو دو فرزندِ نجیب

انیس الابرار فی حیات قطب المدارؒ ص ۵۶ و ص ۵۷۔

نظم

اور اُٹھا کر ہاتھ شاہِ خاص و عام ؛ یوں ہوئے داعی کہ اے ربِ انام
جانِ تازہ بخش اس بے جان کو ؛ زندہ کر یارب تو اس انسان کو
صدقہ روحِ محمد مصطفےٰ ؛ روح اس کو دے برائے مرتضیٰ
یوں دعا کرتے تھے کہ وہ عالی جناب ؛ ہو گیا مردے سے زندہ وہ شتاب

(انیس الابرار ص۵۹)

یعنی آپ کی دُعا سے وہ لڑکا زندہ ہو گیا اور اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے محبت سے ارشاد فرمایا کہ "جانے من جنّتی ست" یعنی میری جان تو جنّتی ہے مطلب یہ کہ جنّت کی سَیر کئے ہوئے ہے۔ پھر حضرت بی بی نصیبہ نے حسب وعدہ اپنے نور العین کو حضرت شاہ مدارؒ کی خدمت اقدس میں ہمیشہ کے واسطے پیش کر دیا۔ آپ ہمیشہ اس فرزند کو جانِ من جنّتی کے لقب سے یاد فرماتے رہے۔ یہی نام بگڑ کر جُمّن جتی ہو کر رہ گیا۔ اور عوام آج تک ان کو جُمن جتی ہی کہتے ہیں۔ ورنہ اصل مطلب جانِ من جنتی ہے

دیوانِ گانِ مدارؒ

ویسے آپ کا نام حضرت سید شاہ جمال الدین جان من جنتی ہے۔ آپ حضرت زندہ شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ کے دلبند اور نور نظر تھے آپ ہر وقت حضرتؒ کے ساتھ رہتے تھے۔ آپ حضرتؒ کے دیوانے تھے۔

بچپن میں حضرت قطب المدارؒ آپ کے سر پر اپنا دستِ شفقت پھیرا تھا۔ بس اسی وقت سے آپ اپنے بال نہیں کٹائے اس خیال سے کہ بال کٹ کر نیچے گریں گے اور اس کی بے حرمتی ہو گی۔ آپ زندگی بھر بال نہیں کٹائے ویسے آپ کی عمر شریف بھی چار سو برس ہے۔ آپ سے سلسلۂ دیوان گان مدار جاری ہوا۔ آپ کے حالات آپ آگے ملاحظہ فرمائیں گے۔

حضرت مدار العلمینؒ کی اس کرامت سے حضرت بی بی نصیبہؒ یا یوں کہنا چاہیئے کہ حضور غوث پاکؓ کے چھوٹے بھائی حضرت سید احمد بادیا اور برادر زادے (بھتیجے) حضرت میر شمس الدین حسن عرب اور میر رکن الدین حسن عرب رحمۃ اللہ علیہم ہزار جان سے گرویدہ ہو کر حضرت قطب المدارؒ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہو گئے اور ساتھ میں رہنے لگے۔ آگے چل کر یہ سب بہت بڑے ولی اللہ ہوئے آپ لوگوں کے مزارات گوجے پور میں حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار قدس سرہٗ کے قریب کے گاؤں میں موجود ہیں۔ پھر چند روز بعد حضرت شاہ مدارؒ ان سب کو لے کر کربلا شریف کو روانہ ہو گئے۔ بحوالہ "سیر المدارؒ"

دل کی آنکھوں سے جو دیکھو تو ہر ایک مسلک میں
ان کے اطوار کے آثار ملیں گے تم کو
جا کے شامل ہو کسی حلقہ روحانی میں
ان کی تعلیم کے انوار ملیں گے تم کو

حضرت شاہ مدارؒ کی کربلا شریف میں حاضری

حضرت مدار العلمینؒ بغداد شریف سے روانہ ہو کر جب کربلائے معلیٰ پہونچے اور حضور امام عالی مقام سیدنا امام حسین علیہ السلام اور دیگر شہدائے دشتِ کربلا کے مزارات پر نگاہ پڑی دل بے چین ہوگیا اور سیدنا امام عالی مقام و دیگر شہدائے کربلا کی بے کسی اور بے بسی اور ان کی مظلومی اور بھوک و پیاس میں شہید ہونا یاد کر کے اس قدر گریہ وزاری کی کہ آپ کی ریش مبارک یعنی داڑھی شریف آنسوؤں سے تر ہوگئی اور اس سے قطراتِ اشک ٹپکنے لگے۔ غرض کہ آپ جب تک کربلا شریف میں رہے اسی طرح گریہ وزاری کرتے رہے۔ کربلا شریف میں چند دن قیام کرنے کے بعد آپ معہ اپنے رفقائے سفر کے نجف شریف کو روانہ ہوئے۔

ان کے ہی خم کدۂ فیض کی پائے گا شراب
طالبِ کیف کسی پیرِ مغاں تک پہونچے
یہ عطا کرتے ہیں اخلاقِ محمدؐ کا سرور
ان کا پیام محبت ہے جہاں تک پہونچے

(انیس الابرار صد ۵۹)

حضرت مدار العلمینؒ کی نجف اشرف میں آمد

حضرت مدار العلمین کربلائے معلیٰ میں چند روز قیام کرنے کے بعد معہ اپنے رفقائے سفر حضرت سید شاہ جمال الدین جان من جنتی اور چھوٹے بھائی سید احمد بادپا (بھانجے حضرت غوث اعظم) حضرت میر شمس الدین حسن عرب حضرت میر رکن الدین حسن عرب (بھتیجے حضرت غوث اعظم) اور کچھ معتقدین کے ساتھ نجفِ اشرف کو روانہ ہو گئے۔ اور یہاں تھوڑے دنوں تک رہ کر شرف زیارت مزار گوہر بار شیر خدا حیدر کرار علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہٗ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ سے مشرف ہوئے بعدہٗ اپنے ساتھیوں کو نجف اشرف ہی میں معتکف چھوڑ کر آپ ہندوستان روانہ ہوئے راستے میں مختلف مقامات پر رہتے اور تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دیتے ہوئے وارد اجمیر شریف ہوئے۔ باوجویکہ اس میں کچھ مسلمان بھی انتہائی پستی اور ذلت کی حالت میں ہندوؤں کی جفائیں اور دکھ درد سہتے ہوئے آباد تھے۔ کفرستان بنا ہوا تھا۔ (انیس الابرار فی حیات قطب المدارؒ صہ ۵۹)

مدار العلمینؒ کا اجمیر شریف میں قیام

۲۹۵ھ میں پہلی بار تشریف آوری

حضرت شاہ مدار العلمین ہندوستان تشریف لاکر قطع منازل کرتے ہوئے اجمیر کے قریب تارہ گڈھ میں قیام فرما ہوئے۔ اُس وقت مدار العلمین

کے ساتھ اتنے بڑے قافلے والوں کو دیکھ کر اہل تارہ گڑھ خوف سے گھبرانے لگے۔ کیونکہ وہاں کسی وقت مجاہدین اسلام راہ حق میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ جن کی مقدس نعشیں بے گور وکفن مدت دراز سے پڑی ہوئی تھیں اور ان سے رات میں تکبیروں کی آوازیں اس زور وشور کے ساتھ بلند ہوتی تھیں کہ حاملہ عورتوں کے حمل ساقط ہو جاتے تھے۔ تارہ گڑھ کے رہنے والے اس خوف سے تھرّا اٹھے کہ پہلے جو لوگ آئے وہ اب تک ہمارے سروں پر نزولِ مصیبت کا سبب بنے ہوئے ہیں۔ اب یہ لوگ معلوم نہیں کیا کریں۔ لہٰذا بالاتفاق سب نے اپنے سردار کو آپ کے خدمت میں بھیجا اور کہلوایا کہ آپ لوگ مہربانی فرما کر کہیں اور قیام کریں یہ بات تارہ گڑھ کے سردار سے حضور نے سُنی اور ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص بھی مہمانوں سے اس قسم کا سلوک نہیں کرتا۔ تم اس طرح سے پیش آرہے ہو۔ اس کا سبب کیا ہے۔ اس سردار نے عرض کیا یا حضرت آپ سے پہلے بھی آپ ہی قسم کے کچھ لوگ آئے تھے وہ لڑ بھڑ کر یہاں شہید ہو گئے اور ان سے رات کو اتنی ہیبت ناک آوازیں پیدا ہوتی ہیں جن کی وجہ سے ہم مدتوں سے مصیبت میں گرفتار ہیں۔ یہ سُن کر آپ نے فرمایا کہ جاؤ آج وہ آوازیں نہیں پیدا ہوں گی اس سردار نے عرض کیا کہ اگر آج رات ہماری بستی نے آرام و آسائش کے ساتھ گذاری تو ہم تمام لوگ مسلمان ہو کر حلقہ غلامی میں داخل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد حضرت قطب المدارؒ نے خلفاء سے ارشاد فرمایا

کہ جاؤ ان شہدا کی لاشوں کو دفن کر ڈالو۔ چنانچہ تمام خلفاء و مریدین نے ان شہیدوں کی تجہیز و تکفین کر دی نعشوں کے دفن ہوتے ہی تکبیر کی آواز موقوف ہو گئی۔ بستی والے رات بھر اطمینان سے سوئے اور صبح حضرت مدار العلمینؒ کی خدمت میں معہ سردار کے حاضر ہو کر سب دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

حضرت مدار اعظمؒ و خواجہ اعظمؒ کی ملاقات

یہ واقعہ ۵۸۵ھ دوسری بار تشریف آوری

حضرت مدار اعظمؒ اجمیر تشریف لائے اور کوکلا پہاڑی (مدار ٹیکری) پر قیام فرما ہوئے۔ ان دنوں حضرت خواجہ معین الدین چشتی حسن بخزی رحمۃ اللہ علیہ کا ورودِ مسعود ہندوستان میں ہو چکا تھا۔ یعنی خواجہ صاحب بھی اجمیر ہی میں رونق افروز تھے۔ حضرت مدار العلمین کے کوکلا پہاڑی (مدار ٹیکڑی) پر قیام فرمانے کا قلب خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ پر انکشاف ہوا اور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ معہ چند مریدین و معتقدین کے کوکلاں پہاڑی پر تشریف لے گئے اور وہاں پر پہونچ کر مریدین کو علیحدہ ٹھہرا کر حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کے قریب خاموش بیٹھ گئے یہاں تک کہ دونوں بزرگ تین شبانہ روز خاموش ایک ہی مقام پر رونق افروز رہے۔ علیک سلیک جو بھی گفتگو ہوئی وہ از دل

سیرت قطب العالم صہ ۲۳ صہ ۲۴ صہ ۲۵ ۔ بمبئی

خیزد بر دل ریزد کے تحت ہوئی۔ ان دو بزرگوں کی ملاقات کیا بیان میں آسکتی ہے۔ اللہ اکبر جہاں ایسے دو بزرگ اور اللہ کے پیارے جمع ہوں گے کس قدر رحمت الٰہی کا مینھ برس رہا ہوگا۔ ان لوگوں کی ملاقات اصلی روحانی ملاقات ہوا کرتی ہے۔ یہ لوگ چپ اور ساکت بیٹھے باتیں کیا کرتے ہیں۔ سچ ہے :-

اُلٹی ہی راہ چلتے ہیں آوارگانِ شوق ؛ آنکھوں کو بند کرتے ہیں دیدار کے لئے

حکایت :- حضرت خواجہ خواجگان حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند مشکل کشا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے ہمارے سکوت سے فائدہ حاصل نہ کیا وہ ہماری باتوں سے کیا مستفید ہوسکتا ہے۔

ایسے بزرگوں کی ملاقات کچھ بیان میں نہیں آسکتی۔ اس قدر تو وہ خود جانتے ہیں یا اُن جیسا کوئی اور بزرگ ہو۔ خیال کر لیجئے کہ جب وہ شخص ایک حضرت خواجہ خواجگان سلطان ہند خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ اور دوسرے حضرت زبدۃ الواصلین عمدۃ العارفین قطب الاقطاب قطب المدار سید شاہ بدیع الدین رضی اللہ عنہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہوں گے تو کس قدر اس مقام پر رحمتِ الٰہی کا نزول ہو رہا ہوگا۔ اس مقام کی مقبولیت کی یہ حالت ہے کہ اب تک لوگ وہاں زیارت کو جاتے ہیں۔ کوکلا پہاڑی بھی ان بزرگوں کے طفیل سے زیارت گاہِ عوام وخواص ہوگئی ہے۔ وہاں پر اب بھی حضرت زندہ شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ کا چھلہ قائم ہے۔ اور اس سے کرامتوں کا ظہور ہوتا ہے۔ وہاں بھی لوگ

نذر و نیاز کرتے ہیں۔ منّت مراد مانگتے ہیں اور بامراد ہوتے ہیں۔ یاد رکھو جہاں اہل اللہ اٹھتے بیٹھتے ہیں یا علماء حدیث و قرآن پڑھاتے ہیں اس مقام سے سالہا سال تک انوار و برکات کا نزول ہوتا رہتا ہے

حکایت : حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جس مقام پر حدیث پڑھایا کرتے تھے اہلِ باطن اب تک اس مقام پر انوار محمدیؐ کو محسوس کرتے ہیں۔

بر زمینے کہ نشاں کفِ پائے تو بود
سالہا سجدہ صاحب نظراں خواہد بود

چوتھے دن حضرت خواجہ اعظم علیہ الرحمہ حضرت مدارِ اعظمؒ سے بغلگیر ہو کر خاموشی کے ساتھ رخصت ہو کر اپنے مقام پر رونق افروز ہو گئے (کیا کس نے کہی کیا کس نے سُنی یہ بات زمانہ کیا جانے) حضرت غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ اور حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں باللہ ثُمّہ باللہ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کے چہرۂ مُبارک پر یکے بعد دیگرے سات نقاب پڑے رہتے تھے جب کبھی احیاناً سہیاناً ایک یا دو نقاب چہرۂ انور سے ہٹ جایا کرتے تھے تو انوار تجلّیات ربّانی کا اس قدر مظاہرہ ہوتا تھا کہ مخلوق خدا بے اختیار سجدے میں گرنے لگتی تھی لہٰذا جس طرح حضرت آدم علیہ السلام مسجود الملائک گذرے اسی طرح حضرت زندہ شاہ مدارؒ مسجود الخلائق گذرے۔

غرض وہ پہاڑی جس پر آپ اپنا قیام فرما ہوئے اجمیر میں آج بھی کوکلا پہاڑی (مدار ٹیکری) کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں پر حضرتؒ کا چھلہ مبارک ہے۔ نیازمند وہاں اپنی نذریں گزرانتے ہیں۔ اور دلی مرادیں پاتے ہیں۔ وہاں ہر سال ۱۷، ۱۸ جمادی الاول کو حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار المعروف بہ حضرت پیر زندہ شاہ مدار قدس سرہ العزیز کا عرس شریف بڑے احترام سے منایا جاتا ہے۔ حضرت کے نام ٹنوں سے کھارے چکولیاں پکوا کر غرباء و مساکین کو عام دعوت طعام دی جاتی ہے۔

مرحبا اے خاصہ اے پروردگار
مرحبا اے قطب کل قطب المدار

جس وقت حضرت قطب المدارؒ اجمیر میں تشریف لائے اس وقت حضرت کی عمر شریف ۳۴۳ برس تھی اور حضرت خواجہ صاحبؒ کی عمر شریف ۵۲ برس کی تھی۔

کوہِ فاراں پر تیرا جلوہ سر بسر ؛ خواجہ اجمیر کو بھی کھینچ لائے اِدھر

مدار اعظمؒ کے تجلّیات اجمیر میں

ہے ربط تجھے حاصل دربار مدینہ سے ؛ جگ مگ ہے تیری تربت انوار مدینہ سے
کیوں عام نہ ہو سب پہ فیضان کرم تیرا ؛ نسبت ہے قوی تیری سرکار مدینہ سے

اجمیر شریف کے مشرقی پہاڑ تارہ گڑھ کی چوٹی جو سات سو فٹ بلند ہے۔

اُس پر حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدارؒ کا چلّہ مبارک بنا ہوا ہے
حضرت شاہ مدار صاحب جب پہلی بار آئے تھے یہاں ایک عرصہ تک
عبادت الٰہی کی تھی یہاں کی گنبد اور چھتری قابل دید ہیں۔ آپ کا چلّہ
زیارت گاہِ خلائق ہے۔ یہاں بھی ۱۷، ۱۸ جمادی الاول کو حضرت کا
عرس شریف شایان شان منایا جاتا ہے اس پہاڑ کے چلہ شریف پر بھی
زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔ منتوں مرادوں کا ظہور ہوتا ہے۔ اس پہاڑ
کے نزدیک جو ریلوے اسٹیشن ہے اس کا نام مدار اسٹیشن ہے۔ اس کے
علاوہ اجمیر شریف میں مدار کنواں، مدار چوک، مدار گیٹ موجود ہے۔

پھیلتی ہے ان سے نکہتِ فیضانِ مصطفےٰ
شاداب ہر چمن ہے ان ہی کی بہار سے
چشتی و قادری و سہروردی نقشبند
وابستہ سب ہیں دامنِ قطب المدار سے

(سلہ بحوالہ سوانح حیات خواجہ غریب نواز صد ۱۰۹، سیرت قطب العالم صد ۲۶ بمبئی)

حضرت مدار العلمین کا سفرِ حج

حضرت مدار العلمین کا دل تھوڑا ہی چاہتا تھا کہ ہندوستان آئیں
وہ تو دربارِ نبویؐ کے حکم سے مجبور تھے۔ جب وہ دن آتے تھے کہ خداوند
جل علا کی خاص رحمت کا حرمین شریفین پر نزول ہوتا ہے تو عاشقانِ فدا
سے کب ضبط ہو سکتا ہے۔ یہ تو افتاں و خیزاں ان انوار سے منوّر ہونے

کے لئے دوڑے چلے جاتے ہیں۔ اور جب تک دور رہتے ہیں تو یہ دعائیں مانگا کرتے ہیں ؎

کے شود یارب کہ دورِ یثرب و بطحا کنم ؛ گر بمکہ منزل و گہ در مدینہ جا کنم

ہندوستان کے دیگر شہروں میں تبلیغ کرتے ہوئے اور بلاد و امصار کی سیر و سیاحت و باشندگان کو ہدایت فرماتے ہوئے پہلے آپ نجف اشرف حاضر ہوئے اور حضرت سید جمال الدین جان من جنتی اور سید احمد بادپا اور حضرت میر شمس الدین حسن عرب اور میر رکن الدین حسن عرب رحمۃ اللہ علیہم کو جو نجف اشرف میں اب تک آپ کے حکم سے معتکف تھے ان سب کو ساتھ لے کر اپنے آبائی شہر حلب کہ جس میں آپ پیدا ہوئے تھے تشریف لائے اور قصبہ جُنار سے جو شہر حلب کے مضافات میں سے ایک قصبہ ہے حضرت سید ابو احمد خواجہ ارغون اور حضرت سید ابوالحسن خواجہ طیفور اور حضرت سید ابو تراب خواجہ فنصور رحمۃ اللہ علیہم صاحبزادگان حضرت سید عبداللہ بن سیّد کبیرالدین بن سید وجیہہ الدین بن سید محمد داؤد بن سید ابراہیم بن سید جعفر بن سید محمود الدین حلبی برادر بدیع الدین قطب مدار بن حضرت قاضی قدوۃ الدین سید علی حلبی رحمۃ اللہ علیہم کو طلب کیا ان کو اپنی معنوی فرزندی میں لیا۔ یعنی ان کو شرف بیعت سے مشرف فرمایا اور سب کو ہمراہ لے کر فریضہ حج بیت اللہ شریف ادا کرنے کے واسطے مکہ معظمہ کو روانہ ہو گئے۔ چند دنوں میں مکہ مکرمہ پہونچ گئے

جب حج کا زمانہ آیا تو فریضۂ حج ادا فرمائے۔ اس کے بعد مدینہ طیبہ میں روانہ ہو کر معتکف ہو گئے اور ایک عرصہ تک انوار محمدی سے فیض پاتے رہے اور ہر آن انوار محمدی سے منور ہوتے رہے۔ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں شرف بازیابی سے مشرف و سرفراز ہوئے نعمت ہائے عرفانی سے مالا مال ہوئے اور مراتب لافانی اور درجات لاثانی سے سرفراز ہوئے اس کے ساتھ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان کے واسطے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم وہیں رہو اور دین محمدی کو پھیلاؤ۔ حکم فرمایا۔ تم وہیں رہو اور دین محمدی کو پھیلاؤ۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے بدیع الدین تم کو مبارک کہ اللہ جل شانہٗ نے تم کو مدار العالمین اور قطب المدار کے درجات عالیہ سے سرفراز فرمایا ہے اور عزل و نصب رجال اللہ کا تم کو اختیار بخشا ہے۔ تمام اقطاب اور اغواث اور ابدال و اوتاد و نقباء و نجباء وغیرہ کو تمہارے تابع کیا ہے۔ اور یاد رکھو جو جو نعمتیں تم کو بارگاہ خداوندی سے عطا ہوئیں وہ بہت ہی کم اولیاء کے حصے میں آئیں۔ اور مدار العلمین کا مقام بہت اونچا مقام ہے۔ ذرا سی لغزش سے ان درجات عالیہ سے اتار دیا جائے گا اور قطب المدار المدار محل البین النبوت والولایۃ مرتبہ مدار دین نبوت و ولایت کے ہے۔ یہ خطاب سوائے تمہارے کسی اور ولی اللہ کو عطا نہیں ہوا ہے۔

دیکھو نرالے شان یہ حیّ المدار ہے ؎ اک چاند تو فلک پہ بھی ماہِ مدار ہے

مدار اعظم ص ۵۹ ۔ انیس الابرار ص ۶ رسالہ حیّ المدار ص ۳ مارچ ۱۹۴۰ء نظامی پریس ۔ بدایون

حضرت قطب المدار قدس سرہٗ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک سُن کر پھر ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے۔ ورنہ اُن کا دِل کب چاہتا تھا کہ حضورؐ کے قدم چھوڑتے مگر چونکہ یہ سمجھتے تھے کہ عشاق کے لئے بُعد و قُربِ مکانی کا کچھ اعتبار نہیں ہوتا۔ لہٰذا حضرت سید جمال الدین جانمن جنتی۔ حضرت میر شمس الدین حسن عرب، حضرت میر رکن الدین حسن عرب اور سید ابو محمد ارغون، سید ابو تراب فغور اور سید ابو الحسن طیفور اور بھی خلفاء و مریدین و معتقدین کی تعداد آپ کے ساتھ ہمیشہ رہتی تھی وہ سب حضور کے روضۂ مقدس میں معتکف تھے۔ انوار محمدیؐ سے تربیت پا رہے تھے اور اپنے قلوب کو نورِ محمدیؐ سے منوّر کر رہے تھے ان سب کو لے کر حضرت قطب المدارؒ پھر ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ تمام ممالک کی سیر و سیاحت فرماتے ہوئے تبلیغ اسلام و دین محمدیؐ کی اشاعت فرماتے اور شہر میں اپنے خلفاؤں کو وہاں رُشد و ہدایت کے لئے قائم مقام فرماتے ہندوستان تشریف لائے پھر آپ اجمیر کو کلا پہاڑ پر تشریف لے گئے حضرت جان من جنتی اور جملہ اصحاب کو وہاں پر چلّہ کشی میں مصروف رکھے۔ حضرت مدار العلمین سے شرف ملاقات حاصل کرنے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری پھر تشریف لائے دونوں بزرگ ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے۔ خوب راز و نیاز کی باتیں ہوئیں۔ اس رمز کو اہلِ باطن ہی سمجھ سکتے ہیں۔ کچھ عرصہ وہاں رہ کر خواجہ صاحبؒ

اپنے مقام پر تشریف لے گئے۔ بعد ازاں چند روز کے پھر حضرت زندہ شاہ مدارؒ ملک بنگال میں بطریقِ تبلیغ پہونچے ہزاروں آدمی آپ کی برکت سے مشرف بہ اسلام ہوئے اور پھر کوہستان نیپال و بدری ناتھ میں بڑے بڑے نامور گوسائیں اہل ہنود سے مباحثہ ہوا اور بہت سے لوگ دعوت اسلام قبول فرما کر بیعت سے مشرف ہوئے۔

اسمٰعیل جوگی کا اسلام قبول کرنا

اور جب حضرت قطب المدارؒ بطریق رشد و ہدایت ملک کاٹھیاواڑ میں تشریف لے گئے۔ وہاں گرنار پہاڑ کے فقرائے اہلِ ہنود اس کو متبرک جانتے ہیں اس پر بھی آپ کا گذر ہوا۔ وہاں کا ایک بہت بڑا ماہنہ گوسائیں آپ سے مناظرہ کیا۔ وہ جوگی سب گروہ کا سردار تھا۔ اس کے چودہ ۱۴ سو شاگرد تھے حضرت سے مناظرہ کیا آپ کے مناظرہ میں تاب نہ لاکر دعوتِ اسلام قبول کیا۔ اور بیعت سے مشرف ہوا۔ جب اس کی جان بخشی ہوئی۔ اس کے ساتھ اس کے تمام شاگرد بھی اسلام قبول فرما کر حضرت مدارِ اعظمؒ سے بیعت سے مشرف ہوئے اور حضرت کی نظرِ پُرجمال سے سب کے سب ولی کامل ہوگئے۔ اور آپ نے اس سردار کا نام اسمٰعیل رکھا بعد کو اس نام اسمٰعیل جوگی پڑ گیا۔ پھر حضرت شاہ مدار العٰلمین نے ان کی رہنمائی کے لئے یہاں پر حضرت سید شاہ جمال الدین جانمن جنتی کو مقرر فرمایا۔ اس کی اولاد سے

مسلمان جوگی اس نواح میں اب تک موجود ہیں۔ اس جماعت کے اور دوسرے گروہوں کے تمام لوگ اسلام قبول فرما کر حضرت سید شاہ جمال الدین جانمن جنتی کے مرید و خلیفہ ہوئے اسی وجہ سے (عرف جمّن جنّتی) کو فقرائے سُرخ پوش اپنا پیشوا شمار کرتے ہیں۔ ان ہی میں سے حضرت لعل شہباز قلندر بھی ہیں آپ سے سلسلۂ فقرا، سرخ پوش بہت پھیلا۔ (آپ چشتی، سہروردی اور دیوان گانِ مداری بھی ہیں) آپ کی تبلیغ سندھ حیدر آباد، کراچی لاہور میں بہت رہی۔ حضرت لعل شہباز قلندرؒ کے عرس میں حضرت شہنشاہ زندہ شاہ مدارؒ کی دھمال بہت زور و شور سے کی جاتی ہے۔ پاکستان میں سلسلہ شاہ اہل طبقات کے لاکھوں مریدین و معتقدین ہیں۔ اور حضرت زندہ شاہ مدارؒ کے چھلے شریف بھی ہیں۔ وہاں ہر ۱۷ تا ۲۱ جمادی الاول تک حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار کا عرس شریف بہت دھوم سے منایا جاتا ہے۔

(سترھویں شریف ص ۲۶ ص ۲۷ مجلس دوم در بیان فقر حضرت شاہ بدیع الدینؒ)

حضرت مدار العلمینؒ کاپی میں

حضرت مدار العلمینؒ گرنار پہاڑ سے تبلیغ کرتے ہوئے شہر کاپی کی طرف مراجعت فرمائی جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ کاپی میں ایک بزرگ آئے ہوئے ہیں تو مخلوق کا اژدھام ہونا شروع ہوا۔ جو لوگ اپنی حاجتیں لاتے تھے وہ حضرت شاہ مدار صاحبؒ کی دعاء سے پوری ہو جاتی تھیں۔ پھر تو یہ

حالت تھی کہ ہر وقت مخلوق کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ سینکڑوں آدمی جمع رہتے تھے اور اپنے مقاصدِ دل میں کامیاب ہوتے تھے یہ تو ظاہری فیض حضرت شاہ مدار صاحبؒ کا تھا۔ اب باطنی فیض کا حال سنیئے۔ اصل یہ ہے کہ جب دربار خداوندی میں کسی شخص کی مقبولیت ہو جاتی ہے تو اول فرشتوں میں اس کا اعلان و چرچا ہوتا ہے بعد ازاں تمام مخلوق کو اس کی اطلاع جاتی ہے۔ لوگوں کو خواب میں اس کے مراتب کھل جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت سید صدر الدین محمد صاحب قاضی القضاۃ نے حضرت شاہ مدار صاحبؒ کو خواب میں دیکھا اور حضرت شاہ مدار صاحبؒ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے بیعت کی تفصیل یہ ہے۔ سید صدر الدین محمد جونپور میں سکونت رکھتے تھے ان کے والد سید رکن الدین ابتداء اسلام میں دہلی میں تھے۔ اس کے بعد جونپور میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ حضرت سید صدر الدین محمد صاحب جب فارغ التحصیل ہوئے تو اپنے والد کی جگہ درس و تدریس میں مشغول ہوئے مگر جس وقت فرصت ملتی تھی تصوف کی کتابیں دیکھتے رہتے تھے۔ اور اس علم کے سیکھنے کا شوق دل میں اپنی جگہ ہوتا رہتا تھا۔ ایک روز خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بزرگ نورانی شکل کے آئے اور انھوں نے درس و تدریس کے دفتر کو درہم برہم کر دیا اور سامنے بیٹھ کر لب سے لب ملائے اور تمام بدن میں آگ لگا دی جس کے اثر سے تمام بدن کے ساتھ لباس بھی جل گیا یہاں تک کہ سر کی ٹوپی بھی جل گئی یہ وحشت ناک خواب دیکھ کر چونک پڑے بیدار ہوئے تو سخت پریشان ہوئے

کچھ تعبیر بھی سمجھ میں نہ آئی۔

حضرت زندہ شاہ مدار صاحبؒ سے قاضی سید صدرالدین صاحب کی بیعت

آخر ایک بزرگ شاہ کالو صاحب جونپور میں مشہور شخص تھے ان کی خدمت میں گئے۔ انھوں نے دیکھتے ہی فرمایا کہ آپ نے جو خواب دیکھا ہے اس کی تعبیر یہ ہے کہ حضرت قطب مدار صاحبؒ کالپی میں جلوہ افروز ہیں اور تمہارے منتظر ہیں یہ سب آپ ہی کا تصرف تھا۔ سید صدرالدین محمدؒ صاحب پہلے بھی حضرت شاہ مدار صاحبؒ کے اوصاف سُن چکے تھے فوراً کالپی حاضر ہوئے۔ جس وقت یہ پہنچے ہیں حضرت شاہ مدار صاحبؒ نے چہرے سے نقاب اُٹھا کر ان کو دیکھا تمام حاضرین آپ کے جمال کی تاب نہ لاسکے دیوانہ وار گر پڑے ان پر بھی بے انتہا اثر ہوا اور بیعت کی درخواست پیش کر دی۔ حضرت شاہ مدار صاحب نے فرمایا کہ جو کچھ تم نے پڑھا ہے اس کو دل سے نکال دو۔ انہوں نے عرض کیا یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کلمے شریف کے لاَ سے تمام معلومات کے گرد و غبار صاف ہو جاتے ہیں اس کا چند روز ورد رکھو۔ چند روز انھوں نے نفی اثبات کا ذکر جاری رکھا اس کا یہ اثر ہوا کہ دل میں ذوق و شوق پیدا ہو گیا۔ یہ اصل میں حضرت شاہ مدار صاحبؒ ہی کا تصرف تھا کہ اس قدر جلد قلبی کیفیت پیدا ہو گئی۔ جب کچھ قابلیت پیدا ہو گئی اور ادراک کیفیت کا ہونے لگا تو

ایک روز حجرے میں بٹھا کر اپنے پاس القاء نسبت کیا جس کا یہ اثر ہوا کہ تجلی افعال کا ظہور ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت شاہ مدار صاحبؒ نے سلوک طے کرنے کے لئے اور کیفیت قائم رکھنے کے لئے ان کو چھلہ میں بٹھا دیا۔ چالیس روز کے بعد جب یہ حاضر ہوئے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ کہو اب درس و تدریس کا بھی کچھ خیال ہے تم کہتے تھے کہ میں اپنی معلومات کو کیسے دور کر سکتا ہوں۔ اب ہم نے سب کو صاف کر دیا ہے۔ اور آتش عشق الٰہی تمام بدن میں روشن کر دی۔ غرض حضرت شاہ مدار صاحبؒ نے کالپی کو چھوڑا۔ سید صدر الدین بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جونپور تشریف لائے یہاں چند روز قیام فرمایا بہت سے لوگ حضرت شاہ مدار صاحبؒ کے فیض سے فیضیاب ہوئے۔ سید صدر الدینؒ کو دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی رہتی تھی صحبتِ شیخ کا اثر تھا۔ آخر جب حضرت شاہ مدار صاحبؒ مکن پور تشریف لائے ہیں تو سید صدر الدین بھی بس وہیں رہے پھر یہ حالت تھی کہ عشق الٰہی کا اس قدر غلبہ ہو گیا تھا کہ اپنی بھی خبر نہ رہتی تھی کوچہ و بازار میں دیوانہ وار پھرتے رہتے تھے۔ لڑکوں کا ہجوم ساتھ ساتھ ہوتا تھا۔ بہت سے خوارق و عادات آپ سے سرزد ہوتے رہتے تھے۔ جو شخص کچھ نذر کرتا تھا سب بچوں میں بانٹ دیا کرتے تھے۔ بیس ۲۰ سال اسی حالت میں رہے۔ آخر وصال ہو گیا رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ۔ جونپور میں مرجع خلائق خاص و عام ہے وہاں ہر وقت نیازمندوں کا ہجوم رہتا ہے۔

(مدار اعظمؒ ص ۶۲ ص ۶۳)

حضرت شاہ سراج الدین کے سوختہ ہونے کا واقعہ

جس زمانے میں حضرت شاہ مدار صاحبؒ کانپی میں کلمہ اعلاء الحق میں مصروف تھے ہزاروں لوگ آپ کے روحانی فیضان سے مستفیض ہو رہے تھے۔ اس وقت شہنشاہِ دہلی فیروز شاہ تغلق کا بھتیجہ قادر شاہ بن محمود شاہ تغلق کو حضرت شاہ مدار صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہونے کا بہت اشتیاق تھا۔ اس خیال کو اس نے اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ سراج الدین (سوختہ) کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت شاہ سراج الدین چشتی آپ خلیفہ حضرت مخدوم جہانیان جہاں گشت کے تھے اور شہر کانپی کے بہت بڑے مرتبے کے ولی اللہ تھے اور وہ قطب وقت تھے اور وہ حضرت قطب المدارؒ کے باطنی مقامِ صمدیت سے واقف تھے اور حضرت کے جاہ و جلال سے بھی واقف تھے اور یہ قادر شاہ کے مزاج تکبّر کو بھی جانتے تھے اور وہ بہت دور اندیش بزرگ تھے۔ لہذا انھوں نے قادر شاہ کو حضرت مدار العلمین کی بارگاہ میں جانے سے منع کیئے۔ بوجہ اجازت نہ ملنے کے قادر شاہ نے بہت دنوں تک ضبط سے کام لیا۔ ایک دن اتفاقاً سہ پہر کے وقت اپنے پیر و مرشد سے پوشیدہ ہو کر حضرت شاہ مدارؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حجرہ کے اندر جانا چاہا۔ خدام نے منع کیا کہ یہ وقت حضرت کے ملنے کا نہیں ہے۔ اس وقت حضرت ذکر میں مشغول ہیں کل ظہر کے وقت آپ سے ملاقات ہو جائے گی۔ قادر شاہ نے اس میں اپنی توہین سمجھی۔

اور اپنے گھوڑے کو دیوار حجرہ کے برابر کر کے چاہا کہ اندر نظر کرے کہ دیوار اونچی ہو گئی۔ قادر شاہ نے دکھنی ہاتھی منگوایا (جو ڈیل ڈول میں بہت اونچا تھا) ہاتھی پر بیٹھ کر چاہا کہ دیکھے۔ پھر حجرے کی دیوار بلند ہو گئی۔ یہ دیکھ کر سخت غضبناک ہوا۔ واپس محل میں جا کر اس نے خدام کو حکم بھیجا کہ اپنے مخدوم سے کہو کہ وہ ہماری سلطنت سے چلے جائیں۔ خدام نے جب قادر شاہ کا کلام حضرت شاہ مدار قدس سرہٗ کے گوش گذار کیا تو آپ نے بحالت ناگواری وہاں سے روانہ ہونے کا قصد فرمایا اور دریائے جمن کے اس پار جا کر قیام فرمایا۔ قادر شاہ کی بے ادبی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی روز تمام بدن پر آبلے نکل آئے سارے جسم میں سوزش ہونے لگی جس سے قادر شاہ کو سخت اذیت کا سامنا کرنا پڑا۔ بہتیرے اطبا نے علاج کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر کار اپنے پیر کی طرف رجوع کیا۔ قادر شاہ نے ان کی اجازت کے بغیر یہ کام کیا تھا۔ مگر پھر بھی مرشد تھے رحم آگیا۔ حضرت سراج الدین (سوختہ) رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا پیراہن مبارک پہنا دیا اس سے عوارض میں کچھ کمی ہو گئی۔ حضرت شاہ مدار صاحب کو کشف کے ذریعہ معلوم ہوا کہ سراج الدین غضب الٰہی کا مقابلہ کر رہے ہیں آپ کی زبانِ مبارک سے یہ الفاظ نکلے "سراج چرا نہ سوخت" یعنی سراج الدین کیوں نہیں جل گیا۔ بموجب اس ارشاد کے سراج الدین معہ قادر شاہ کے سوخت ہو گئے۔ وہاں سراج الدین شاہ کا تمام جسم آبلوں سے پُر ہو گیا۔ یعنی ان کا جسم جل گیا اس کلمے کے نکلتے ہی شیخ کی حالت دگرگوں ہو گئی

اور بدن میں سخت سوزش معلوم ہونے لگی یہاں تک کہ اس تکلیف میں قریب المرگ ہوگئے۔ اس وقت اپنے مریدوں کو وصیت کی کہ مجھے بغیر غسل کے دفن کر دینا۔ کچھ ہی دنوں میں آپ کا انتقال ہوگیا۔ تجہیز و تکفین کے وقت یہ مسئلہ زیر بحث آیا کہ بغیر غسل از روئے شریعت کیسے دفن کیا جا سکتا ہے۔ غرض طویل بحث کے بعد یہ قرار پایا کہ کچھ حصے پر پانی ڈال کر دیکھیں گے۔ چنانچہ ہاتھ کی چھوٹی انگلی پر چند قطرات پانی کے ڈالے گئے ان قطرات کے پڑتے ہی انگلی راکھ کی طرح بہہ گئی۔ جس سے یہ ثابت ہوا کہ سارا جسم جل کر خاکستر ہو چکا ہے۔ اسی لحاظ سے غسل نہ دینے کی موصوف نے وصیت کی تھی چنانچہ دونوں مرشد و مرید بغیر غسل دیئے دفن کر دیئے گئے۔ اس واقعے سے سراج الدین (سوختہ) کے نام سے مشہور رہیں اور کاپی میں ان کا مزار مبارک ہے اور حضرت سید شاہ بدیع الدین شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ کا چلّہ بھی کاپی میں زیارت گاہِ خلائق ہے۔ وہاں سے بھی کرامتوں کا ظہور ہوتا ہے۔ اثرات والے کے اثرات زائل ہو جاتے ہیں۔ (تذکرۃ المدار ص۳، ص۴، قطب العالم ص۲۸ بمبئی)

قادر شاہ پر جلالِ مدارؒ

اب رہا قادر شاہ کا معاملہ اس پر حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ کے جلال کا یہ اثر پڑا کہ پیر و مرشد دونوں اندرونی طور پر جل چکے تھے اور چند ہی دنوں میں یکے بعد دیگر دونوں کا انتقال ہوگیا۔ اور وہ دونوں

بغیر غسل کے دفن کئے گئے (بحوالہ قطب العالم بمبئی ص۲۹) حضرت کے نگاہِ پُرجلال سے شہر کالپی کے باؤن گاؤں جل گئے تھے (بحوالہ رہبر اسلام ص۲۵) اس کی حکومت میں فتور آگیا اور تزلزلِ عظیم پڑ گیا۔ وہ اس طرح پر کہ سلطان ابراہیم شرقی نے جونپور سے چل کر کالپی پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے شاہِ ہوشنگ آباد مالوہ سے بغرض تسخیر کالپی پر فوج کشی کی۔ اس لڑائی میں شاہ ہوشنگ آباد کی فتح ہوئی اور کالپی پر اسی کا قبضہ ہوگیا۔ سلطان ابراہیم شرقی کو جب کالپی پر شاہ ہوشنگ آباد کے قبضے کا حال معلوم ہوا تو وہ راستے ہی سے جون پور کو واپس چلا گیا۔ یہ بات بالکل سچ ہے کہ جو لوگ مقبولِ بارگاہِ صمدیت حضرات سے گستاخی کرتے ہیں ان کا یہی انجام اور حشر ہوتا ہے اللہ پاک اپنی پناہ میں رکھے۔ مولانا رومؒ کا ارشاد ہے (بحوالہ انیس الابرار ص۷۷)

بے ادب محروم ماند از فضلِ رب

ایک غلط فہمی کا ازالہ

خزینۃ الاصفیاء (فارسی) کی عبارت یہ ہے: 'قادر شاہ از حیات مایوس گشت و پناہ بخدمت شیخ سراج الدین آورد آنجناب پیرہن خاص پوشیدنی خود بوئے عطا کرد پوشیدن شفایات و اثرے از آبلہ نماند خادم شاہ کردہ مدار رسانید شاہ مدار از آنجا متوجہ جون پور شد و از آنجا بقنوج مراجعت و در ملکِ قادر شاہ نیامد' ۷۶۰ھ میں حضرت سراج کی وفات ہوئی۔

اس واقعے کے بعد سے قادر شاہ کی سلطنت میں بھی بہت سے خرابیاں پیدا ہوگئیں اور ان کی حکومت پائے زوال کو پہونچ گئی۔

لوگ مشہور کرتے ہیں کہ شیخ سراج الدین سوختہ کی زبان سے یہ الفاظ نکلے تھے کہ شاہ مدار نے مجھے جلایا میں نے ان کے سلسلے کو جلا دیا۔ یہ قصہ بالکل غلط ہے کیونکہ صاحب خزینۃ الاصفیاء کی فارسی عبارت اوپر نقل کی گئی ہے۔ یہ واقعے کے وقت حضرت شاہ مدار کی عمر شریف ۵۱۸ برس کی تھی۔ علاوہ ازیں آپ کے خلفاء کی تعداد ۱۴۴۲ تھی آپ کے زمانے میں ہی آپ کا سلسلۂ مداریہ طبقاتیہ ساری دنیا میں پھیل گیا تھا۔ یہ قطعی ناممکن ہے کہ آپ کا سلسلہ سوخت ہوجائے۔ چنانچہ نقشبندیہ مجددیہ سلسلہ میں جہاں اور سلاسل کی اجازت اور نسبت ہوتی ہے مداریہ سلسلہ کی بھی اجازت دی جاتی ہے۔ اور بوسیلۂ روحانیت پاک حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار قدس سرہٗ کی نسبت سے بھی قلوب کو منور کیا جاتا ہے جس کا ادراک بخوبی ہوتا ہے۔ اور تمام نسبتوں سے مداری نسبت علیحدہ محسوس کی جاتی ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شاہ مدار صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فیضِ دریا برابر جاری و ساری ہے۔ اگر کوئی صاحب کہیں کہ اور سلاسل کے ساتھ تو آپ کا سلسلہ جاری ہے مگر علیحدہ نہیں ہے۔ یہ بھی سخت حیرت انگیز بات ہے کہ جن بزرگ کی نسبت اہلِ باطن صاف محسوس کر رہے ہوں اور اسی سلسلے میں اجازت و خلافت دے رہے ہوں۔ اس کو یہ کس طرح تسلیم کرلیں کہ یہ سلسلہ سوخت ہوگیا ہے۔ علاوہ

ازیں بہت سے بزرگ ایسے ہیں جو خاص مداری ہیں جیسے خواجہ محمدؒ رشید جن کا سلسلہ یہ ہے خواجہ محمد رشید مصطفےٰ انہوں نے فیض مداری اپنے بھائی خواجہ محمدؒ تقی سے حاصل کیا اور انھوں نے سید شمس الدین محمد حسینی بخاری سے اور انھوں نے حاجی حرمین شریفین ابو یزید سے انھوں نے حضرت شاہ فخر الدینؒ زندہ دل سے اور انھوں نے حضرت سید جمال الدین جانِ من جنتیؒ (عرف جُمن جتی) سے اور انھوں نے حضرت شاہ مدار صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اسی طرح بہت سے بزرگ مداریہ سلسلہ میں ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک چلا جائے گا۔ یہ سب بزرگ صرف مداری سلسلہ سے وابستہ تھے اور اپنے وقت کے قطب دوراں ارسطو زماں تھے اور اقطائے عالم میں ایسے سینکڑوں مشائخ ہیں جو صرف دامن مدار العلمین سے وابستہ ہیں جو صاحب المیر روشن ضمیر شیخ الاسلام ماہر شرع احکام ہیں ؎

جو بھی ان کے فقیر ہوتے ہیں
وہ تو روشن ضمیر ہوتے ہیں

فقیر مولف "مدار اعظمؒ" کا سلسلہ یہ ہے :- حضرت حاجی حرمین شریفین شاہ سید محمد بہاء الدین صاحب علوی نقشبندی کو فیض مداری حاصل ہوا حضرت مولانا شاہ عبد الرحمٰن شاہجہاں پوری سے اور ان کو حضرت سید شاہ غلام علی نقشبندی مجددی دہلویؒ سے اور ان کو حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں شہیدؒ سے اور ان کو حضرت سید محمد بدایونیؒ سے اور ان کو حافظ محمد محسنؒ سے اور ان کو حضرت سیف الدینؒ سے اور ان کو فرد الافراد

پیر و مرشدِ اورنگ زیب عالمگیرؒ حضرت خواجہ محمد معصوم فاروقی سرہندی سے اور ان کو اپنے والد امام ربّانی مجدّد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے اور ان کو اپنے والد ماجد حضرت شیخ عبد الاحدؒ سے اور ان کو حضرت شیخ رکن الدینؒ سے اور ان کو حضرت شیخ قطب عالم شیخ عبد القدوس گنگوہی سے اور ان کو شیخ درویش محمدؒ سے اور ان کو حضرت مَلِک الدین بڈھن بہرائچی سے اور ان کو قطب الاقطاب حضرت شاہ اجمل الدین بہرائچی سے اور ان کو حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اصل یہ ہے کہ ایک ولی اللہ کے ناراض کرنے سے اگرچہ وہ نا چاہتے ہوں کہ کسی کو تکلیف پہونچے مگر خداوند جل و علا کے جلال کا ظہور ہو کر تکلیف دینے والوں کو سزا ضرور مل جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جو ایسے لوگوں کی مدد کریں وہ بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بقول شخصے :۔

پروانہ ازاں سوخت کہ با شمع درافتاد ؎ با سوختگاں ہر کہ درافتاد برافتاد

بڑی ضرورت ہے کہ اولیاء اللہ کے ساتھ با ادب رہنا چاہیئے چونکہ ولایت کے مرتبے کا علم سوائے صاحب نسبت والوں کے اور کوئی ادراک نہیں کر سکتا اسی وجہ سے شریعت نے حکم دے دیا ہے کہ لوگوں سے اچھی طرح نرمی سے بات چیت کرنی چاہیئے کسی کو ناراض نہ کرنا چاہیئے۔ ممکن ہے جس کو ہم تکلیف دیتے ہیں خداوندی دربار میں اس کا مرتبہ بلند ہو۔

(مدار اعظمؒ صد ۳۷، ماخوذ از عقیدتیں از ادیب مکنپوری)

جو مائلِ زم زم ہو نہ سکا وہ قابلِ کوثر کیا ہوگا
دیدارِ ولی کے منکر کو دیدارِ پیمبر کیا ہوگا
تاباں ہے جمالِ قطبِ جہاں پُرنور ہے ہر قلبِ زائر
ہو جس کی کرن کا یہ عالم وہ مہرِ منوّر کیا ہوگا

(از ادیب مکنپوری)

حکایت :- اس وقت مجھے اعلیٰحضرت شاہ غلام علی نقشبندیؒ کا ایک واقعہ یاد آگیا وہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ حضرت شاہ صاحب نے جب دہلی میں خانقاہ شریف وسیع کرنے کا ارادہ فرمایا تو قریب میں ایک مسماۃ کا گھر تھا۔ آپ نے اس سے درخواست کی کہ ہم تم کو دونی قیمت دیں گے اس مکان کو فروخت کردو۔ وہ عورت دوسرے خیال کی تھی اس نے کہا تم چوگنی قیمت بھی دیں گے جب بھی نہیں فروخت کروں گی۔ اتفاقاً آمنے سامنے یہ گفتگو کی اور ساتھ میں کچھ گستاخانہ الفاظ بھی کہے۔ آپ نے اپنے ایک مرید کو اشارہ کیا کہ اس کے ایک چپت مار دے۔ مرید نے اس کے بوڑھیا ہونے کے خیال سے توقف کیا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بڑھیا بڑبڑاتی ہوئی باہر جانے لگی۔ جب ہی دروازے سے نیچے قدم رکھا ہے ٹھوکر لگی اور مرگئی۔ آپ نے مرید کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اس نے مجھ کو بلاوجہ بُرا بھلا کہا تھا میرے دل کو تکلیف دی تھی۔ اُسی وقت میں نے دیکھا کہ آثار غضب الٰہی کے ہونے لگے۔ اگر تو بدلہ لے لیتا اور اس کے تھپڑ مار دیتا تو غضب

رفع ہو جاتا آخر اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا۔ یہی کیفیت قادر شاہ کی گستاخی کی ہوئی اس واقعہ کے بعد حضرت شاہ مدار جونپور تشریف لے گئے۔ سلطان ابراہیم شرقی نے آپ کا استقبال نہایت شان و شوکت سے کیا اور بکمال ادب حاضر خدمت ہو کر شرف بیعت سے مشرف ہوا اور ارکین سلطنت بھی داخل سلسلہ ہوئے چونکہ کاپی کا واقعہ بہت مشہور ہو گیا تھا اور تمام لوگوں پر حضرت کے جاہ و جلال کا اثر تھا۔ سارا شہر جونپور آپ کا مرید و حلقہ بگوش ہو گیا۔ آپ جس شہر میں بھی رونق افروز ہوئے آپ کے قیام فرمانے کا طریقہ یہ تھا کہ اکثر بستیوں کے باہر مقام فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے خلفاء و مریدین جو ہر وقت حضر و سفر میں ساتھ رہتے آپ کے لئے ایک حجرہ گل تیار کر دیتے تھے اور پتھروں کو چن کر ایک بہت بڑا احاطہ بنا دیا کرتے تھے۔ جس میں آپ تشریف فرما ہو کر عبادت و ریاضت فرمایا کرتے تھے۔ آپ جب کوئی خطبہ ارشاد فرماتے تھے لاکھوں آدمیوں کے مجمع میں ہر شخص یکساں سُنتا تھا اور آپ کی ہدایت کا طریقہ یہ تھا کہ آپ اکثر بیک جملہ بیک اشارہ مخاطب ہو کر خواہ وہ کسی منزل میں ہو منزل کمال پر پہونچا دیتے تھے۔ آپ جونپور میں چند دن قیام کرنے کے بعد پھر حج کا زمانہ آیا تو اپنے مریدین و معتقدین اور خلفاء باوقار کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہوئے۔ سلطان ابراہیم شرقی اور وزراء اور اہلِ دربار اور عوام نے آپ کو سرحد تک آکر الوداع کہا۔ (قطب العالم ص۲۷ بمبئی)

حضرت مدار العلمین کا ساتواں آخری حج

حضرت مدار العلمین حج کے لئے روانہ ہوئے آپ تمام بلاد و امصار میں تبلیغ اسلام فرماتے ہوئے جاتے ترکستان، روم، مصر، لبنان بلاد شام میں بھی آپ کی کافی تبلیغ رہی اور ان سب مقاموں پر آپ نے اپنے خلفاء باوقار کی کثیر تعداد چھوڑی ہے قوم کی رہنمائی کے لئے ان سب مقامات سے ہوتے ہوئے آپ مکہ مکرمہ پہونچ گئے یہ آپ کا ہندوستان سے جاکر فریضۂ حج ادا کرنے کا ساتواں حج تھا۔ نہایت خشوع و خضوع سے ارکان حج ادا کئے۔ ایک مدت تک حرم شریف میں رہے پھر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے اپنے اصحاب کو روضۂ انور میں سب کو معتکف رکھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سب کو فیضان ملتا رہا۔ حضرت کا ارادہ تو اب کہیں جانے کا نہیں تھا۔ مگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بدیع الدین ہند جاؤ اور سرزمین ہند میں ایک شہر قنوج ہے اس کے میدان میں جنوب کی طرف ایک پاک وصاف تالاب ہے اس کی لہروں سے یا عزیزو کی آواز آتی ہے وہ جگہ تمہارے واسطے خاص ہے۔ وہ تمہاری آخری آرام گاہ ہے اس کی وجہ سے وہ سرزمین بمشیت باری تعالےٰ مرجع خلائق ہوگی۔ پس تم بلا کسی پس و پیش کے کمر ہمت چست

باندھ کر ہندوستان کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ اس قسم کے کلماتِ رحمت کے اپنے جد امجد حضرت سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے سُن کر حضرت شاہ مدارؒ درود شریف کا وِرد فرمانے لگے۔ فجر کا وقت ہو گیا تو فریضۂ فجر ادا کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر مزارِ پُر انوار کو بوسہ دیا اور اپنے معتقدین کو ساتھ لے کر سفرِ ہندوستان کے لئے روانہ ہوئے۔

حضرت شاہ مدار صاحبؒ کے ایک مُرید کا تصرف

جب آپ خراسان تشریف لے گئے وہاں ایک بُزرگ شیخ نصیر الدین صاحبؒ کو آپ کی تشریف آوری کا حال معلوم ہوا مگر آپ حضرت قطب المدارؒ سے ملنے نہیں آئے۔ حضرت قطب المدارؒ کے خلیفۂ اعظم حضرت سید شاہ جمال الدین جانمن جنتی قدس سرہٗ اس شہر کی سیر کو گئے شیخ نصیر الدین جو اس شہر کا قطب تھا ملاقات ہوئی۔ سید شاہ جانِ من جنتی قدس سرہٗ نے کہا کہ اے عزیز تم کو اس جگہ کی قطبیت حاصل ہے اور اس قدر بے خبر کیوں بیٹھے ہو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اس شہر میں حضرت سید شاہ قطب المدار قدس سرہٗ وارد ہوئے ہیں۔ اٹھو جاؤ اور ان کے آستانۂ فیض شمامہ پر جاؤ اور ان کی خدمت گذاری کرو کیونکہ وہ تمام قطبوں کے پیشوا ہیں۔ ایسے کلمات کو سُن کر شیخ نصیر الدین نے غرور میں آکر بے ساختہ جواب دیا

مجھے کیا ضرورت ہے ان سے ملنے کی۔ جیسے وہ ولی ہیں ویسے ہیں ولی ہوں۔ ویسے ان کی زبان سے کچھ اور ایسے الفاظ نکل گئے جو اُن کی شان کے خلاف تھے۔ یہ گستاخی کے کلمات سُن کر سید شاہ جمال الدین قدسرہٗ رنجیدہ پیشانی اپنے مرشد مولائے روشن ضمیر کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت سید شاہ قطب المدار قدس سرہٗ نے کل احوال جتنی سرگزشت تھی معصوم جمال الدین سے کہا کہ جو تم سے گستاخانہ کلمات نصیرالدین قطب اس شہر کا ہے تو اس کو یہ سزا دی ہے کہ اس میں قطبیت کی جتنی کشف و کرامت تھی وہ سب ہم نے چھین لی ہے۔ یہ بات سن کر سید مذکور خوش ہوئے۔ وہاں جب نصیر الدین نے اپنے کشف قطبیت میں غور کر کے دیکھا تو ہلاک پایا اور افسوس کیا کہ اب مجھ میں وہ قطبی کرامات نہیں رہیں گھبرایا سوچ کر کہا میرے ہاتھ سے مجھ پر اثر بڑا اب کیا کیا جائے۔ دل کو قرار دے کر حضرت کے آستانہ فیض شمامہ پر آئے اور بہت عاجزی اور منت سے آہ و زاری کرنے لگے حضرت نے جواب دیا یہ سب تمہارے غرور کا سبب ہے۔ اے نصیرالدین اگر تم سید شاہ جمال الدین عرف جانِ من جنتی ملنگ بروزن پلنگ قلندرؒ سے اپنی خطا، بے ادبی کا قصور معاف کراؤ تو وہ نعمت تم کو ملے یہ بات سُن کر نصیرالدین نے سید شاہ جانِ من جنتی کے قدموں کو اپنی پیشانی سے مل کر استدعا کی کہ اب میری گستاخی معاف فرما کر کرم بخشی کی نظر کیجئے ورنہ بغیر موت کے مجھے مرگِ مفاجات نے گھیر لیا ہے۔

استدعا سن کر سید شاہ جمال الدین پلنگ سوار قلندرؒ (آپ ہمیشہ شیر پر سواری کرتے تھے) نے خطا، معاف کر دی اور روبرو حضرت کے خدمت میں لاکر حاضر کیا اور کہا یا حضرت یہ شخص کا غرور نتائج کو پہونچا اور ذلیل وخوار ہوکر بالکل عاجز و عابد ہو گیا ہے۔ میرے سے جو کلمہ تکبّری کا کیا تھا۔ تائب ہونے آہ وزاری کرنے پر میں نے معاف کر دیا اور آپ روشن ضمیر ہیں سرفراز فرمائیے۔ پھر حضرت سید شاہ بدیع الدین پیر زندہ شاہ مدار قدس سرہٗ نے پھر دوبارہ نصیر الدین کو وہ نعمت عطاء کیا۔ دائرہ ارادت مندوں میں مریدی و درویشی سے سرفراز کرکے اس جگہ کا قطب قائم کیا۔ اس واسطے آپ کا لقب قطب الاقطاب و وقطب المدار کا مرتبہ افضل ہے۔ اس کی کیفیت مراۃ الاسرار میں مُندرج ہے۔ پس اے طالب مدار تاثیر سے عرش و ثریٰ تک قطب المدار ہمیشہ تجلی وصفات میں ہے۔ اور افراد تجلی ذات میں پس اے بھائی گوش گذار کرکہ حضرت شیخ داؤد قیصری قدس سرہٗ نے اپنی تصنیفات میں لکھا ہے کہ قطبِ عالم ہر زمانے میں تا قیامت رہے گا بلکہ جب قطب المدار نہ ہوگا قیامت کے آثار پیدا ہوکر قیامت قائم کی جائے گی۔ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے تفسیر فتح العزیز پارہ تبارک الذی ص۳۷ میں لکھا ہے کہ موجودات کا وجود قطب عالم کے وجود کے ساتھ ہے اور قطب عالم کو بدون کسی واسطے کے حق تعالےٰ سے فیض پہونچتا ہے اس کو قطب المدار قطب العالم اور قطب الاقطاب و قطب الاکبر

کہتے ہیں۔ چنانچہ المدار قطب المدار ذکر اللہ بالخیر مدار علیہ واقطاب علیہ اپنے وقت کا ہوا۔ حضرت شیخ مخدوم ابوالفتح نے حضرت قطب المدار سے دریافت کیا کہ مدار کیا خطاب ہے۔ اور اس کا مخاطب کون ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ مدار دفتر مختار کارخانہ الٰہی کا ہوتا ہے اور وہ شخص جو حَیٌّ وقیوم کی صفت رکھتا ہے وہ اسی میں محو ہوتا ہے اس کو مدار کہتے ہیں اور خطاب مدار کے ساتھ اس کا لقب بیان کرتے ہیں۔ یہ مضمون تحفۃ الاسرار میں ہے۔

اللہ کے حُرف چار محمدؐ کے چار ہیں / اللہ محمدؐ مدارؒ / گن لیجئے کہ چار ہی حُرف مدار ہیں

حضرت شاہ مدارؒ کا وُرودِ مسعود کابل

بعد قیام خراسان و زیارت مشہد پاک کے حضرت شاہ مدار رضی اللہ تعالےٰ براہ افغانستان آپ معہ اپنے ساتھی اور مریدوں اور معتقدوں کے افغانستان کے پایہ تخت شہر کابل میں ایک مناسب جگہ پر قیام فرمایا آپ نے اپنے خدام کو کنوئیں کا پانی لانے کا حکم دیا اور وہ پانی لینے کے واسطے جب کنوئیں پر گئے تو وہاں کچھ شر پسندوں نے خادم کو پانی بھرنے سے روکا۔ پانی لینے نہیں دیا۔ خدام نے واپس آکر واقعہ بیان کیا۔ آپ نے جلال میں آکر ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور کنوئیں سے

کہو کہ حضرت ساقی کوثر علی کرم اللہ وجہ کے پوتے بدیع الدین نے تھوڑا سا پانی مانگا ہے۔ حسب الحکم آپ کے خدام دوبارہ معہ پانی کے برتنوں کے کنوئیں کے پاس گئے اور جو کچھ آپ نے فرمایا تھا وہ کنوئیں سے کہا کنوئیں نے جس وقت نام نامی اسم گرامی آپ کا سُنا اس قدر جوش میں آیا کہ پانی اوپر آکر چاروں طرف بہنے لگا۔ اور ایک طوفانی شکل اختیار کر لیا۔ جب آپ کے خدام نے اپنے سب برتنوں میں پانی بھر لیا تو کنوئیں کا جوش و خروش کم ہو گیا۔ اور پانی تہ میں اپنے ٹھکانے پر پہونچ گیا۔ جب پانی بھرنے والوں نے اور روکنے والوں نے یہ کرامت دیکھی تو وہ سب آپؒ کے قدموں پر آکر گر پڑے اور اپنے قصور کی معافی چاہی آپؒ حضرت رحمت اللعلمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے تھے لہذا اُسی رحمت و شفقت کے ساتھ ان کی خطا معاف فرمائی اور نہایت محبت و پیار سے پیش آئے۔

مرحبا اے خاصہ پروردگار ؎ مرحبا اے قطب کل قطب المدار

جب آپ کی اس کرامت کا شہرہ شہر کابل کے گھر گھر میں ہو گیا تو ایک شخص اپنی ایک نابینا لڑکی کو لے کر حاضر ہوا اور خدمتِ سراپا کرامت و برکت میں التجا پیش کی کہ یا حضرت میری بہت سی اولادوں میں صرف یہ ایک لڑکی زندہ رہی وہ بھی بدقسمتی سے اندھی ہو گئی۔ میں ہمیشہ اس کی اس حالت سے رنجیدہ رہتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ اس کی زندگی کیوں کر گذرے گی۔ اگر اس کی شادی کرنا چاہتا ہوں تو اس کو کوئی قبول

نہیں کرتا میں اس غم میں گھلا جاتا ہوں کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ نہیں معلوم کس وقت میری آنکھیں بند اور ہمیشہ کے لئے میری سانس رُک جائے تو اس کا کوئی خبر گیری کرنیوالا کوئی نہیں ہے اس لئے بارگاہِ قطب المدارؒ میں حاضر ہوا ہوں۔ گذارش یہ ہے کہ آپ اپنے مولائے کریم و رحیم سے اس کے واسطے دُعاء فرمائیں کہ اس کی آنکھیں روشن ہوجائیں۔ آپؒ نے سائل کی درد بھری داستان سن کر فوراً اللہ پاک سے لڑکی کے بینا ہونے کی دُعاء فرمائی۔ ادھر آپ کی زبانِ مبارک سے دُعاء نکلی اُدھر قبولیت نے اس کا استقبال کیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے لڑکی کی آنکھیں روشن ہوگئیں۔ اس کے بعد آپ نے اور سائل نے خدا کا شکر ادا کیا سائل قدمبوس ہوکر خوش و خرم اپنے گھر گیا۔ سچ ہے ؎

خاصانِ خدا خدا نباشند ولیکن ز خدا جدا نہ باشند

اولیاء راست قدرت از الٰہ تیر جستہ باز میگردند ز راہ

حضرت پیر زندہ شاہ مدارؒ شہر کابل، جلال آباد قندھار اور افغانستان کے تمام شہروں، گاؤں اور قصبوں میں پھر دین متین کی بہت اچھی تبلیغ کی لوگ جوق در جوق بسر چشم آتے اور آپ کے دائرے سلسلے میں منسلک ہوتے اور حضرت سے روحانی فیض پاتے آپ جلال آباد سے پشاور۔ ملتان۔ لاہور۔ کراچی۔ سندھ ہر جگہ آپ تبلیغ اسلام کرتے اپنے واعظوں سے لوگوں کے قلوب گرما دیتے تھے دلوں کے زنگ کو صاف کرکے بارگاہ الٰہ العالمین میں سر بہ سجود کرا دیتے تھے۔ جہاں جہاں بھی

آپ قیام فرماتے اس مقام پر انوار و برکات کا ایسا منبع ظاہر ہوتا کہ لوگ اس مقام پر آپ کے نام کا چھلہ قائم کر دیتے تھے۔ ان مقاموں سے ابھی تک آپ کے انوار و برکات کا ظہور ہوتا ہے۔

جب نشانِ مدارِ جہاں مل گیا ؛ اس زمیں کے گلے آسماں مل گیا
وہ بھٹک جائے منزل سے ممکن نہیں ؛ جس کو تیرے قدم کا نشاں مل گیا
ہو چلا تھا فنا ذوقِ سجدہ میرا ؛ وہ تو کہیئے تیرا آستاں مل گیا
دیکھتے کیا مِلک میری فردِ عمل ؛ نام تیرا سرِ داستاں مل گیا
عرض کر اپنی رودادِ دل اے ادیبؔ ؛ اب تجھے اختیارِ بیاں مل گیا

پھر آپ سندھ حیدر آباد۔ کوئٹہ۔ منٹگمری سے لاہور۔ پنجاب سے کشمیر و جموں و سری نگر۔ راجستھان۔ احمد آباد۔ بہار۔ بڑودہ جبلپور کانپور۔ بھڑوچ۔ آسام۔ کلکتہ۔ مدراس۔ کراچی اور بمبئی کے علاقہ میں اعلائے کلمۃ الحق کرتے رہے۔ ان علاقوں میں آپ سے بہت سی کرامتیں ظہور میں آئیں جن کا ذکر اکثر مولفین نے قلمبند کیا ہے۔ اسی طرح آپ وقتاً فوقتاً سات مرتبے ہندوستان سے حج کے ارادے سے حجاز تشریف لے گئے اور مختلف راستوں سے تبلیغ اسلام کرتے ہوئے ہندوستان واپس آئے۔ کبھی کراچی۔ کبھی خلیج کھمبات کبھی بھڑوچ کبھی سورت کبھی کبھی مالابار کبھی کولمبو کبھی مدراس کے راستوں سے آپ کا ورودِ مسعود ہوا ہے۔ غرض اطراف و اکناف ہندوستان میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں آپ سے متعلق کچھ نہ کچھ نشان نہ پائے جاتے ہوں۔ (قطب العالم ص۱۸)

لکھنؤ میں قیام

حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ ان سب مقامات کا دورہ فرماتے ہوئے لکھنؤ میں قیام فرما ہوئے۔ رمضان شریف کا چاند ابر کی وجہ سے نظر نہیں آیا لوگ آپ کے پاس یہ سوال لے کر آئے چاند ہوا کہ نہیں؟ آپ نے فرمایا فلاں محلہ میں شیخ قطب الدین کے ہاں جو لڑکا پیدا ہوا ہے وہ دودھ پیا کہ نہیں۔ اگر نہیں پیا ہے تو آج رمضان المبارک کی پہلی تاریخ ہے۔ چاند ہونے میں کوئی شبہ نہیں لوگوں کے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس بچے نے دودھ نہیں پیا ہے۔ جاننا چاہیئے وہ بچہ حضرت شاہ منیار رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ جہاں کہیں قیام فرماتے تھے آپ کے اخلاقِ حمیدہ اور اطوارِ ستودہ اور تصرفات کا شہرہ اطراف واکناف میں ہوجاتا تھا۔ لکھنؤ میں آپ کا قیام اس سفر میں چند مہینے رہا اس وجہ سے تمام نواح لکھنؤ سے لاکھوں کی تعداد میں لوگ آکر آپ کی قیام گاہ پر جمع ہوگئے تھے اور ایک میلہ سا لگا رہتا تھا۔ ان آنے والوں میں مولانا قاضی شہاب الدین صاحبؒ (پرکالہ آتش) اور ان کی ہمشیرہ عزیزی فیضن خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ قاضی صاحب موصوف بڑے گاؤں کے رہنے والے تھے جس کا شمار اب ضلع بارہ بنکی میں ہوتا ہے اور قدوائی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے سرکار کے متعلق اپنی بستی میں سُنا فوراً سنتے ہی بڑے گاؤں سے لکھنؤ تک پیدل سفر کرکے حاضر ہوئے۔

اور زائرین کی جماعت میں شامل تھے۔ آپ کے آتے ہی حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار صاحبؒ نے آپ کو حجرے میں طلب فرمایا چند مسائلِ تصوف پر گفتگو رہی۔ یعنی قاضی صاحب کے سوالات کے جوابات آپ نے جو دیئے وہ حرف آخر کا حکم رکھتے ہیں۔ الغرض قاضی صاحب موصوف ایسے گرویدہ ہوئے کہ آپ کے دستِ مُبارک پر بیعت ہو کر ہمیشہ ہمیش کے لئے حلقۂ غلامی میں داخل ہو گئے اور مدت العمر تبلیغ دینِ حق اور اصلاحِ سالکان باخدا کرتے رہے آپ کی ذاتِ اقدس سے ہزاروں بزرگوں کو فیوض و برکات سلسلہ عالیہ مداریہ پہونچے ہیں۔ اس سلسلۂ عالیہ کے جلیل القدر خلفاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ بڑا گاؤں میں آپ کا مزار شریف ہے آج اجرائے فیضان مداریہ کا محیط و منبع ہے جس سے کما حقہ ان صاحبان بصیرت کے قلوب آگاہ ہیں جنہیں آپ کے مزارِ اقدس کی حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے۔ آپ کی ہمشیرہ بی بی فیضن کا مزار مسولی میں ہے۔ یہ مقام رفیع نگر کے نام سے موسوم ہے۔ ریلوے اسٹیشن کا نام بھی یہی ہے۔ حضرت قاضی شہاب الدین (پرکالہ آتش) کا وصال ۳ رجب ۸۳۵ھ ہے۔

شیخ محمد لاہوری کا حضرت شاہ مدار صاحبؒ سے بیعت ہونا

شیخ محمد لاہوری بڑے عالم تھے۔ حافظ قرآن تھے۔ واعظ تھے یہ حج کے ارادے سے مکان سے روانہ ہوئے۔ حضرت شاہ مدارؒ جس زمانے میں

گجرات میں تشریف فرما تھے یہ بھی آپ کی خبر پاکر گجرات پہونچے حضرت
شاہ مدار صاحب نے ان کے سامنے نقاب چہرے سے ہٹایا کہ جس وقت
حاضرین تھے مع ان کے سب قدموں پر گر پڑے اور یہ تو ان کے غلام
ہو گئے۔ سب مال و اسباب فقرا، و مساکین میں تقسیم کر دیا اور خود
صوفیوں کے حلقے میں شامل ہو گئے مگر ہمیشہ حج کا خیال آیا کرتا تھا
کیوں کہ حج کے ارادہ سے گھر سے چلے تھے ایک روز شاہ مدار صاحب
نے یہ خطرہ پکڑ لیا فرمایا کہ بھائی تم ہمارا طواف کر لو حج ادا ہو جائے
گا۔ یہ تو پیر کے عاشق ہی تھے فوراً ہی عمل کرنا شروع کر دیا۔
دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت تو نہیں ہیں خانۂ کعبہ ہے اور میں خانۂ کعبہ
ہی کا طواف کر رہا ہوں۔ اور بہت سے لوگ بھی خانۂ کعبہ کے طواف
میں مشغول ہیں۔ جب یہ حج بیت اللہ سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ حضرت
شاہ مدار صاحب کی خدمت میں حاضر ہیں۔ اب بار بار یہ خیال آیا کہ
خدا جانے یہ حج ادا بھی ہوا کہ نہیں دوسرے دن حضرت شاہ مدار صاحب
نے ان کو بلا کر ان کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا۔ دیکھتے کیا ہیں کہ ملک حجاز کے
موجود ہیں اور حضرت شاہ مدار صاحب کی آواز سُنی کہ فرماتے ہیں کہ
جب تک موسم حج کا آئے وہیں رہو پانچ مہینے یہ مکہ مکرمہ میں رہے
جب جب تمام ارکان حج کے ادا ہوئے عرفات، منیٰ و مزدلفہ اور
مدینہ منورہ کی زیارت سے فارغ ہوئے ہیں اسی وقت دیکھا کہ حضرت
شاہ مدارؒ کی خدمت میں حاضر ہیں۔ حضرت شاہ مدار صاحبؒ کو علم ہیما

آتا تھا یہ اس کا ادنیٰ کرشمہ تھا۔

حکایت : حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ایک بار جنگل میں جا رہے تھے۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ کاش میں دمشق کو دیکھتا۔ فرمایا آنکھ بند کر دیکھتا کیا ہے کہ دمشق کا دروازہ کھلا ہے۔ اور گانے بجانے اور آدمیوں کی آوازیں آ رہی ہیں اور بیع شریٰ خرید و فروخت کا بازار گرم ہے۔ آپ نے فرمایا کھول دے پھر اسی جنگل میں تھا۔ یہ اولیاء اللہ کے تصرفات ہیں۔

غرض شیخ محمد لاہوری صاحب سات سال حضرت کی خدمت میں رہے۔ انواع و اقسام کے تصرفات دیکھتے رہے آخر منصب حکومت پر پہونچے اور ساری عمر حضرت شاہ مدار صاحب کی ہی خدمت میں گزار دی۔ حضرت شیخ محمدؒ نے ایک روز حضرت شاہ مدار صاحبؒ سے عرض کیا کہ موحد کسے کہتے ہیں فرمایا کہ واحد کا مادہ ایک ہی تو ہے اور فرمایا کہ بہت سے اولیاء اللہ اسی حال میں ہلاک ہوئے ہیں۔ حضرت منصور حلاج شیخ محمد نے عرض کیا کہ وہ کس مقام میں تھے۔ آپ نے فرمایا یہ وہ مقام ہے کہ عاشق معشوق کو اپنے جامہ میں دیکھتا ہے۔ اس جامہ کو اپنا حجاب سمجھ کر پھاڑ ڈالتا ہے۔ منصور کی یہی حالت تھی۔

مولانا شیخ فولاد شمس

یہ کالپی کے رہنے والے تھے حضرت شاہ مدار صاحبؒ سے بیعت کی بڑے

عالم و فاضل و عابد تھے۔ جب کیفیت جذب کی طاری ہوئی تو مسجد سے قدم باہر ہونے لگا۔ ایک روز عرض کیا کہ باطن میں تو محبت نے اپنا پورا اثر کر دیا ہے۔ مگر ظاہر ہے امور شریعت میں کسر آگئی ہے۔ فرمایا اپنے حال میں رہو۔ آپؒ کے وصال کے بعد سات سال روضہ مبارک کی مجاورت کی اور مکن پور میں ہی مدفون ہوئے ۱۱ ذی قعدہ ۸۴۵ھ آپ کی تاریخ وفات ہے۔ اسی طرح شیخ بھکا مجذوب پر حضرت شاہ مدار صاحبؒ کی نظر پڑ گئی ہر وقت مغلوب الحال رہتے تھے ان کا مزار قنوج میں ہے۔ ایسے ہی شیخ محمد صاحب ہر وقت جذب کی حالت میں رہتے تھے ان کا مزار بدایون میں ہے۔ اسی طرح حضرت شیخ الیاس صاحبؒ نے بھی حضرات شاہ مدار صاحب سے فیض حاصل کیا۔

حضرت شیخ الیاس صاحب کی بیعت

یہ گجرات کے رہنے والے تھے تجارت پیشہ آدمی تھے۔ اعمال و وظائف کا زیادہ شوق تھا۔ صاحب دعوت تھے۔ ایک مرتبہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہو گئی۔ عرض کیا کہ جو علم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آپ نے سکھایا تھا مجھے بھی سکھائیے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ بغیر حکم خداوندی میں نہیں سکھا سکتا۔ اگر کہو تو علم ظاہری تعلیم کر دوں۔ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا

علم باطن کے حصول کے لئے علم ظاہری کی ضرورت ہے۔ چندے علم ظاہری کو حاصل کرو عنقریب قطب مدار گجرات میں تشریف لائیں گے ان کی طرف رجوع کرنا انشاء اللہ وہ علم حاصل ہوگا کہ کبھی سُنا بھی نہ ہوگا۔ چنانچہ پیالہ شیر کا ان کو پلایا اور حکم دیا کہ ظاہری علم حاصل کرو شیخ الیاس یہ سن کر مدرسہ میں چلے گئے اور دو سال میں علم فقہ و کلام میں مہارت تامہ حاصل کرلی اور پھر اس قدر علوم میں دستگاہ حاصل کر لی کہ ملک میں شیخ الاسلام ہو گئے۔ پانچ برس کے بعد حضرت سرکارِ سرکاراں قطب المدارؒ گجرات میں تشریف لائے اور حضرت شیخ الیاس بھی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور جو نشانیاں قطب المدار کی حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے بتائی تھیں وہ حضرت شاہ مدارؒ میں دیکھیں۔ آپؒ کی خدمت میں اکثر حاضر ہوا کرتے تھے۔ مگر چونکہ مخلوق شیخ الیاس کی طرف بکثرت رجوع تھی اور دنیاوی اعزازات کی لذت سے دماغ معطر ہو رہا تھا ایک دن حضرت شاہ مدار صاحبؒ نے ارشاد فرمایا کہ دُنیا گذشتنی وگذشتنی ہے اس میں دل نہ لگانا چاہیئے ترک وتجرید اختیار کرنی چاہیئے یہ سن کر اقرار کیا مکان پر آئے اور بہت پشیمان ہوئے اور کہنے لگے کہ واہ ہم کیسے فقیر ہوسکتے ہیں اور آنا جانا بند کر دیا۔ ایک دن صبح کو جو اُٹھے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ تمام بدن پر مرض برص نے پورا پورا اثر کرلیا ہے۔ فوراً خیال آیا کہ یہ حضرت قطب مدار صاحب کی خدمتؒ میں حاضر نہ ہونے کا باعث ہے۔ اسی وقت توبہ کی اور حضرت قطب المدارؒ

نے اپنا آبِ دہن پانی کے برتن میں ڈال کر غسل کرایا اسی دن صحت ہوئی اُس روز سے حضرت قطب مدارؒ کی خدمت میں رہنے لگے۔ پھر تو یہ کیفیت تھی کہ ہر وقت عشق الٰہی میں سرشار رہتے تھے۔ ساری عمر حضرت قطب مدار صاحبؒ کی خدمت میں گذار دی۔ آپؒ کے وصال کے بعد عرصہ تک زندہ رہے۔ بکثرت خوارق عادات آپ سے ظاہر ہوا کرتے تھے۔ مکن پور میں آپ کا مزار ہے رحمۃ اللہ علیہ۔ جس طرح حضرت شاہ مدار صاحب کا فیض علماء وغیرہم پر عام تھا۔ بادشاہوں اور وزیروں پر بھی ویسا ہی تھا چنانچہ میر صدر جہاں جو سلطان ابراہیم مشرقی کے وزیر تھے آپ سے نہایت خلوص کے ساتھ بیعت کی اور فیض مداری سے سرفراز ہوئے۔ (مدار اعظم ص۶۶ ص۶۷)

ذکر میر سید صدر جہاں رحمۃ اللہ علیہ

میر سید صدر جہاں کے دادا چنگیز خانی دور میں ترمذ سے دہلی آئے تھے۔ چونکہ دار السلام بغداد جہاں خاندان بنی ہاشم کی خلافت تھی۔ تمام شرفاء کے قیام کا مرکز وہی تھا اور نواح بغداد اور ممالک قرب وجوار میں اکثر سادات مقیم تھے اور خلافت کی طرف سے سادات کے ماہانہ وظیفے مقرر تھے۔ جب خلافت بغداد کو چنگیز خانیوں نے برباد کیا ہے۔ تمام سادات مختلف ممالک میں جا کر آباد ہو گئے۔ کاکوری شریف میں تکیہ شریف کے سادات علوی بھی اسی زمانے میں ہندوستان آئے تھے۔

واقعی سادات بنی عباس کی خلافت تمام شرفار کے لئے دارالامن تھی۔ ان کے یہاں تمام بنی ہاشم کو وظائف ملتے تھے ہے نام اللہ کا۔ اس سلطنت کے جانے سے تمام مسلمان پریشان ہوگئے۔ میر سید صدر جہاں کے والد بڑے عالم تھے۔ انھوں نے جونپور میں آکر قیام کیا اور سلطان ابراہیم کی تعلیم ان کے متعلق ہوئی۔ جب سلطان ابراہیم شرقی برسرِ حکومت ہوئے تو میر صدر جہاں جو ہر طرح سے علمی قابلیت رکھتے تھے ان کو منصبِ وزارت پر سرفراز فرمایا میر صدر جہاں کو علمِ باطن کے حصول کا شوق دامن گیر ہوا۔ یہ حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی درخواست پیش کی آپ نے فرمایا تمھارا حصہ ہمارے یہاں نہیں ہے۔ عنقریب ایک زبردست بزرگ ہندوستان میں تشریف لائیں گے۔ اور میں مامور ہوں کہ ان کو عرب سے ہندوستان لاؤں ان سے تم بیعت کرنا حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ تو یہ فرماکر حج کو تشریف لے گئے۔ یہ واقعہ ۷۷۰ھ کا ہے۔ اور بارہ سال بعد روم سے حضرت شاہ بدیع الدین قطب المدار کے ہمراہ حضرت سید میر اشرف جہانگیر سمنانی تشریف لائے تو سید میر صدر جہاں کو یہ اطلاع کی کہ حضرت شاہ مدار صاحب قبلہ کاپی میں رونق افروز ہیں تم جاؤ اور بیعت کرو۔ کاپی چونکہ قادر شاہ کی سلطنت میں تھا۔ اور ابراہیم شرقی اور قادر شاہ میں ان بن تھی۔ میر سید صدر جہاں ان کے وزیر تھے۔ یہ بوجہ امور سلطنت کے حاضر نہ ہوسکے اور ایک عریضہ حضرت شاہ مدار صاحبؒ

کی خدمت میں بتمنائے حصول قدم بوسی ارسال کیا۔ اور یہ بھی لکھا کہ اگر ارشاد مبارک ہو تو منصب وزارت کو ترک کر کے حاضر الخدمت ہو جاؤں۔ حضرت قطب المدارؒ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ ہم کو ہندوستان بھیجا گیا ہے تو جو لوگ ہم سے فیضیاب ہوں گے ان کے نام بھی بتائے گئے ہیں۔ لہذا اس فہرست میں تمہارا نام بھی ہے تم کو ضرور ہمارا فیض پہونچے گا۔ تم با اطمینان تمام اپنی جگہ پر قائم رہو ہم خود آتے ہیں۔ جب یہ مژدۂ جانفزا سید صدر جہاں کو پہونچا تو اس قدر خوش ہوئے کہ اسی وقت جو کچھ نقد و جنس خزانہ میں تھا فقراء کو تقسیم کر دیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایک لاکھ کا سرمایہ خیرات کر دیا۔ اللہ اکبر! یہ تھے پچھلے لوگوں کے اخلاص اور یہ تھی خدا طلبی میں کوشش اس زمانہ کو اور اس زمانے پر اگر قیاس کرتے ہیں تو زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ آج کل تو ہوا و ہوس کے بندے رہ گئے ہیں۔ غرض میر سید صدر جہاں اور حضرت شاہ مدار صاحبؒ خط و کتابت کا سلسلہ عرصہ تک جاری رہا۔ (مدار اعظمؒ ص ۶۷ ص ۶۸)

حضرت مدار العلمینؒ کا جونپور میں تشریف لانا

حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار قدس سرہٗ کانپی سے ہدایات و ارشادات اور حل المشکلات فرماتے ہوئے جونپور کے طرف روانہ ہوئے قاضی شہاب الدین جو بہت ہی حسین و جمیل اور لباس علم و فضل سے آراستہ تھے

در بفرط اشتیاق عرفان الٰہی تلاش مرشد میں گھر سے نکلے تھے اپنی خوبیٔ قسمت سے راستہ میں حضرت شاہ مدار قدس سرہٗ کی خدمتِ سراپا فیض و برکت میں رسائی پا گئے اور آپ کی نظرِ فیض اثر پڑنے سے علوم عرفان سے مالا مال ہو کر آپ کے معتقدین میں شامل ہو گئے پھر مرید ہو کر حسب الارشاد مرشد پاک ریاضات و عباداتِ شاقہ میں مشغول و مصروف ہو گئے اور حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ جب شہر جونپور کے قریب پہونچے تو بستی کے باہر قیام فرمایا۔ آپ کے خدام میں سے ایک شخص کسی ضرورت سے جب شہر میں گیا تو وہاں کسی شہر کے رہنے والے سے لڑائی ہو گئی۔ لڑائی کی انتہا یہ ہوئی کہ وہ شہری مر گیا۔ جب خبر سلطان ابراہیم شرقی کو ہوئی تو اس نے آپ کے خادم کو گرفتار کر لیا اور واقعہ پوچھا تو خادم نے کہا کہ میں نے کسی آدمی کو نہیں مارا بلکہ درندہ جانور کو مارا ہے۔ آزمائشاً جب لاش پر سے کپڑا ہٹایا گیا تو ظاہر ہوا کہ وہ لاش درندہ جانور کی ہے۔ خادم درویش کی یہ کرامت دیکھ کر سب لوگ دنگ رہ گئے۔ سلطان ابراہیم شرقی نے اس خادم کا نام و حال پوچھا۔ اُس نے اپنا نام اور حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ کا حال اور تشریف لانا اور بستی کے باہر قیام فرمانا بیان کیا۔ سلطان ابراہیم شرقی یہ معلوم کر کے خشوع و خضوع کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور شہر میں قیام فرمانے کی التجاء کی آپ نے سلطان کی التجاء قبول فرمائی اور شہر جونپور میں رونق افروز ہوئے

کے بعد آپ کی ولایت اور کرامات کا شہرہ ہو گیا اور آپ کی جائے قیام مرجع خاص و عام ہو گئی۔ حاجت مند اپنی مرادیں لاتے آپ کے فیضِ تصرفات سے بامراد واپس جاتے۔ ان ہی ایام یعنی جونپور کے قیام میں حضرت سید صدر جہاں جو عالی نسب و والاحسب اور جامع علوم صوری و معنوی (یعنی ظاہری و باطنی) تھے انتہائی حسنِ عقیدت سے آپ کی خدمت اقدس و بابرکت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے ساتھ اکابرین شہر حضرت شاہ مدار صاحبؒ کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی۔ آپؒ حجرے کے اندر تشریف فرما تھے آپؒ نے ارشاد فرمایا کہ حجرے کے اندر اتنی جگہ نہیں ہے۔ البتہ میر سید صدر جہاں کو اجازت ہے کہ وہ آئیں باقی اور صاحب توقف فرمائیں میں خود باہر آتا ہوں میر صدر جہاں حاضر ہوئے ہیں تو آپؒ نے ارشاد فرمایا کہ عمدہ کھانوں اور اور گوشت کی بو نے میرا دماغ پریشان کر دیا۔ لیکن دلی محبت ان سب ظلمات پر غالب ہے یہ فرما کر نقاب چہرہ سے اُٹھایا۔ میر صدر جہاں کی نظر جوں ہی حضرتؒ کے چہرے پر پڑی ہے فوراً غلبہ محبت میں سرشار ہو کر گر پڑے اور پیروں پر سر رکھدیا۔ حضرتؒ نے پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا سید سر اُٹھاؤ اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت کا پرتو تم پر ظاہر ہو رہا ہے۔ رونے لگے فرمایا:۔ در پس ہر گز بہ آخر خندہ ایست تم کو خداوندی انوار و برکات کے حامل ہونے کی قوت پیدا ہو گئی اب تم باہر جاؤ لوگ منتظر ہوں گے باہر نشست ٹھیک کر دینا میں ابھی آتا ہوں۔

جب حضرت مدار العلمین رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشاغل سے فارغ ہو کر باہر تشریف فرما ہوئے تو پہلے سے آپ کے لئے زرّین کرسی بچھا رکھی تھی۔ اگلے جلسے میں قالین تھے جس پر اکابرینِ سلطنت و عمائدین شہر بیٹھے تھے۔ پیچھے سفید چادریں شطرنجیاں وغیرہ فرش کئے گئے تھے۔ تقریباً ایک لاکھ آدمی جمع ہو گئے تھے۔ جب حضرت باہر تشریف لائے اور زرّین کرسی پر جلوہ افروز ہوئے ہیں اور مخلوق کے دیکھنے کے لئے نقاب چہرے سے ہٹائے تو سب کے سب سجدہ میں گر پڑے آپ نے فوراً نقاب چہرے پر ڈال لئے۔ اور ایک حکایت بیان کی جس سے ہر شخص نے اپنے مطلب کا جواب پالیا اور سب کے سب معتقد اور فریفتہ ہو گئے اور بیعت کرلی اور میر سید صدر جہاں بھی داخل سلسلہ ہوئے۔ جس روز انہوں نے بیعت کی ہے جو کچھ اپنے پاس تھا سب خیرات کر دیا اور ارادہ کیا کہ بالکل ترک و تجرید میں زندگی بسر کریں گے۔ حضرت نے فرمایا اور رو کا بہت سی مخلوق تم سے مستفیض ہوتی ہے۔ ان کو محروم نہ کرنا چاہیئے۔ فرمایا درکارِ بندہائے خدا باش تا خدائے تعالیٰ درکارِ تو باشد تم کو مسندِ دولت پر وہ ملے گا جو اوروں کو ترک و تجرید میں ملتا ہے، غرض عرصہ تک جو پور میں حضرت شاہ مدار صاحبؒ کی خدمت میں حاضر رہے۔ اس کے بعد جب حضرت مکنپور تشریف لے گئے تو یہ دستور رہا کہ ہر مہینہ میں ایک روز مکن پور میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ جب حضرت شاہ مدارؒ کا وصال ہو گیا جب بھی برابر یہی دستور رہا۔ آخر

حضرت شاہ مدار صاحبؒ کے وصال کے تین سال بعد آپ کا بھی وصال ہوگیا۔ ۵ جمادی الثانی ۸۴۱ھ میں ہوا۔ (مدار اعظمؒ صد ۶۹ صد ۷)

حضرت میر حسین معز بلخی کی بیعت

جب حضرت سرکار سرکاراں مدار العلمین شہر جونپور کو اپنی عرفان دولت سے مالا مال کر رہے تھے آپ کی ولایت اور کرامتوں کا چرچا ہر طرف چار دانگ عالم میں ہو رہا تھا۔ اُن ہی ایّام میں میر حسین بلخی کی سچی محبت اور عقیدت نے صوبہ بہار سے یہاں کھینچ لایا۔ آپ حضرت کی بارگاہ میں حاضر خدمت ہوئے۔ در حجرہ بند پاکر زمرہ حاجت مندال میں شامل ہوکر بیٹھ گئے۔ میر حسین معز بلخی کی سچی محبت اور عقیدت نے کشش دکھائی حجرے کے اندر سے آواز آئی کہ حسین اندر آجاؤ۔ حاجت مندوں اس نام کے جو اور لوگ تھے وہ اندر جانے لگے تو سب کو روک کر ارشاد ہوا کہ حسین معز آوئے جب وہ اپنا نام سُنے تو انتہائی ادب کے ساتھ حجرے میں داخل ہوئے تو ارشاد ہوا قریب آؤ وہ قریب ہوگئے پھر ارشاد ہوا کہ اور قریب آؤ تو انہوں نے دست بستہ التماس کی اس سے زیادہ قُرب کی مجھ کو قوت برداشت نہیں ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ حسین تو توحید کا سمندر ہے اور قریب آجا جب وہ اور قریب ہوئے اور دامن صبر وضبط ہاتھوں سے چھوٹا فوراً حضرت قطب مدارؒ کے قدمبوس ہوئے اور بے ہوش ہوگئے۔ جب افاقہ ہوا تو آپ نے میر حسین

معز بلخی سے کتاب " عوارف المعارف " مصنفہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ طلب فرمائی اور وہ ورق جو حضرت سید شاہ شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ نے میر حسین معز بلخی کے خطرات پر مطلع ہو کر فرمایا تھا کہ یہ حصہ تمہارے واسطے ایک بزرگ عارف کامل کی تعلیم پر منحصر ہے نکال کر پڑھایا۔ اس کے پڑھتے ہی میر حسین معز بلخی کی اور ہی کچھ کیفیت ہو گئی۔ اس کے بعد وہ آپ کی اجازت سے بہار کو واپس گئے۔ یہ واقعہ ۷۸۵ھ کا ہے۔ یکم ربیع الاول ۷۹۱ھ کو آپ کی وفات ہوئی۔ (انیس الابرار ص۷۸)

مَلِکُ العلماء کا حضرت مدار العلمین سے بیعت ہونا

سیر المدار میں بحوالہ کتب تحفۃ المداریہ میں لکھا ہے کہ ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی جن کو مولف تاریخ فرشتہ نے لکھا ہے کہ اس زمانے کے فاضلوں میں آپ بہت بڑے فاضل تھے جو اعلائے فضلائے جونپور میں شمار کئے جاتے تھے۔ آپ کا اصلی وطن غزنی تھا مگر دکھن کے شہر دولت آباد میں پرورش اور نشو نما پائی۔ سلطان ابراہیم شرقی نے جونپور میں بلا لیا سلطان مذکور قاضی صاحب موصوف کی بہت ہی تعظیم و توقیر کرتا تھا۔ ایام متبرک میں ان کے واسطے خاص طور پر چاندی کی جڑاؤ کرسی آراستہ کرواتے جس پر بیٹھ کر قاضی صاحب وعظ و تقریر فرماتے تھے۔ سلطان مذکور کے دل میں قاضی صاحب کی جو عزت و توقیر

اور محبت و الفت تھی وہ اس واقعہ سے صاف ظاہر ہوتی ہے کہ ایک بار قاضی صاحب بیمار ہوئے تو سلطان عیادت کو گئے تھے۔ اور بوجہ علالت کے قاضی صاحب کی جو حالت ہو گئی تھی دیکھ کر بے حد قلق ہوا پھر ایک کٹورہ پانی منگوایا اور قاضی صاحب کے اوپر سے پھرا کر پی گیا اور دُعا کی کہ بارِ خدایا جو بلا اور بیماری قاضی صاحب کو لاحق ہے وہ مجھ کو ہو جائے اور قاضی صاحب کو صحت کامل ہو جائے۔ اس واقعہ سے یہ بات بھی پایۂ ثبوت کو پہونچتی ہے کہ سلطان ابراہیم شرقی کے دل میں علمائے شریعت محمدیؐ کی کتنی عزت و توقیر اور حسن عقیدت تھی۔ ملک العلماء قاضی شہاب الدین چونکہ علم و فضل میں بہت بڑھے ہوئے تھے۔ اس لئے غرور علم و فضل ان کو دربار حضرت سیدنا قطب المدار قدس سرہٗ میں شرفیاب ہونے سے روک رہا تھا۔ بالآخر بہت ہی مضطرب ہو کر چاہا کہ کوئی ایسا طریقہ ہاتھ آئے کہ جس سے ملاقات حضرت شاہ مدار قدس سرہٗ حسب دلخواہ حاصل ہو۔ آخر کار سوچ سمجھ کر دو سوال لکھ کر حضرت شاہ مدار علیہ الرحمۃ کی خدمت میں بھیجے۔ اول سوال یہ کہ سید طاہر کو آپ کے دربار میں ہمیشہ اور ہر وقت شرفِ باریابی ہوتی ہے لیکن اور لوگوں یہ بات نہیں میسر ہوتی ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ دوسرا سوال یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا کہ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ یہ کسی علم کے ماہرین کے متعلق ارشاد ہے۔ آیا یہ علم وہ ہے جو ہم لوگوں نے استادوں سے حاصل کیا ہے یا کوئی اور علم ہے۔ فقط قاضی صاحب کو

یہ خیال تھا کہ ذرا بھی اگر کوئی بات خلاف ان کے قلم سے نکل جائے گی تو شکایت کا اچھا موقع ہاتھ لگے گا۔ مگر حضرت شاہ مدار صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے محققانہ جواب جو ملا ہے تو دیکھتے ہی حاضر دربار مداری ہو کر تائب ہوئے اور سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ جواب مکتوب سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ ھوالموجود۔ برادرم قاضی شہاب الدین ابن شمس عمر دولت آبادی کو معلوم ہو کہ مکتوب آں برادر نبیرہ سید المرسلین سید طاہر دام سیادتہٗ ونظافتہٗ اس درویش بے خویش کو پہونچا۔ آپ کے خط میں ایسا دیکھا گیا کہ لوگوں سے سُنا جاتا ہے کہ مخصوص ملاقات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بے واسطہ کسب ظاہر آپ کو میسر آئی یہ امر نہایت عجیب وغریب معلوم ہوتا ہے۔ اور کوئی شخص اس بند دروازے کو نہیں کھولتا کہ کیوں کر ہوئی۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ: اَلْعُلُوْمُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ سے مراد یہ ہی علم ہے جو ہم نے حاصل کیا یا کوئی اور علم مقصد ہے۔ ان دونوں لطیفوں کا جواب حل فرما کر مطمئن فرمائیے۔

الجواب بالصواب :۔ اے برادر عوام کو حضرت الوہیت کے خواص واسرار کا جاننا بہت مشکل ہے۔ آگاہ ہو کہ وہ لوگ خانقاہِ عدم کے گوشہ نشین نفحت فیہ من روحی کے وسیع میدان کے شہسوار ہیں اور لوگوں کو ان کے اسرار وامور مخفیہ میں کچھ دخل نہیں چونکہ حضرت الوہیت کے لم یزلی بارگاہِ قدس میں قرب واختصار کی خلعتِ فاخرہ اور عطیۂ عظمیٰ سے سرفراز ہیں۔ اور اپنے حدوث وفنا سے بیگانہ ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام کو

اپنی رکابداری میں نہیں لیتے اور نہ میکائیل علیہ السلام کو اپنی غاشیہ برداری میں کرتے ایک قدم میں دونوں عالم سے نکل جاتے ہیں اور صحرائے الوہیت و عالم لامکانی میں جو ایک نامحدود و غیر متناہی ہے جولانگری کرتے ہیں خداوند قدوس کی بارگاہ میں شب و روز بسر کرتے ہیں۔ اور " یمحوا ما یشاء مثبت " پڑھ کر بے نام و نشان جمیع مخلوقات سے بیگانہ رہتے ہیں۔ حق سبحانہ تعالےٰ اس قوم کی عزت کو لوگوں سے محفوظ و مامون رکھتا ہے مگر جس کو چاہے " ان مقالید السموات والارض " اسی کے واسطے خاص ہے یہ درویش بے خویش درہائے بستہ کو کھول رہا ہے اور مامور بامر اللہ ہے اور غالب علیٰ امرہ پیش آتا ہے اور اپنے آپ کو کسوت بشریت اور شکل انسانی میں اسوجہ سے دکھلاتا ہے کہ اس کا حکم ہے اور تم نے اسے برا در سنا ہوگا کہ حضرت سید حیدر الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے اپنی ولادت سے کم و بیش دو سو سال قبل ہی حق سبحانہ تعالےٰ کے حکم سے متمثل ہو کر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو شیر کے سامنے رہائی دلائی تھی۔ پس مقربان بارگاہ الوہیت کو اس وجوہِ عنصری کے بعد ہر وقت میں تصرف رہتا ہے۔ وہ کبھی تو لباس عنصری پہنتے ہیں اور کبھی وجود مثالی اختیار کر لیتے ہیں۔ ان میں سے بعض حضرات موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے مناجات کے وقت موجود تھے اور جب پوشیدہ باتیں خداوند عالم نے شبِ معراج میں قاب قوسین اور ادنیٰ کے مقام پر حضرت رسالت مآب فخرِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

سے فرمائی تھیں اس وقت بھی وہ لوگ سُن رہے تھے۔ اور اصحابِ صفہ درویشوں اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین سے مصافحہ کرتے تھے اور حیات وممات میں ان کے ساتھ اور اب بھی ہیں اور وہ کل کو پا چکے ہیں جز کی کیا حقیقت اب آپ پر اس سوال کا جواب کما حقہٗ واضح ہوگیا تو دوسرا سوال آپ کا یہ ہے اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ سے کون اور کس علم کے عُلماء سے مراد ہیں واضح ہو کہ حضرت مردانِ حق اور بادہ کشانِ میخانہ مطلق باریافتگانِ حرم وشیفتگانِ پرتو جمال بے مثال معشوق حقیقی قبل اس کے کہ بفحوائے منطوق لازم الوثوق حضرت سُبحانہٗ تعالےٰ "یخرج من بین الصلب والترائب" عدم کے نہاخانہ سے منزل وجود تک پہونچتے ہیں اول میں روز میثاق کو ہے جلیل الجبار اور ایزدِ لایزال کی طرف سے بلا حرف وصوت صدائے "اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ" سنتے تھے اور ہنوز اس کی یاد ان کے سینۂ عرفان سے محو نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ وہی حالت اس وقت تک ان پے طاری ہے۔ ان کے مکان میں نہ ماضی ہے نہ مستقبل جو کچھ ازل وابد کی کتاب میں موجود ہے۔ ان کے اذہان صافیہ پر کالشّمس فی نصف النّہار روشن ہویدا ہے۔ یہ میراثِ انبیاء علیہم السلام ہے اور مواہب الٰہیّہ اور اسرار باطنیہ سے ہے۔ تحصیل اور اکتساب سے نہیں ملتی اور موافق "ان من العلم المکنون لا یعلمہا اِلّا اللہ والعلماء باللہ" جمع مخلوقات کی طرف سے مخفی ومتجب ہے یہ حضرات جو کچھ لوحِ محفوظ ومکنون ہے معائنہ ومشاہدہ کرتے ہیں اور ان کی نظر کے سامنے ہے اور

اس سے واقف و مطلع ہیں ازل سے لے کر بہشت دوزخ میں داخل ہونے
تک جو کچھ ہوا ہے یا آئندہ ہونے والا ہے۔ از ماہ تا بماہ جانتے ہیں اور
کل اور پرسوں کے حالات سے واقف ہیں جیسا کہ "وامتازوالیوم
ایھا المجرمون" اہل دوزخ و اہل جنّت کے ظہور کے واسطے ان کے
محبت کرنے والے کو باہم مجتمع نکالو اور آج مخلصوں سے مجرموں کو علیحدہ
کر دو تاکہ سعید و شقی پہچانے جائیں۔ یہ حضرات عالم خدایگانی پر محیط اور
العلماء ورثۃ الانبیاء کے لقب سے ملقب ہوئے کیونکہ وہی لوگ
ذرا سے علم پر مغرور اور ذرا سے زہد و تقویٰ سے مسرور اور ادنیٰ سے
شکر پر مشکور ہو جاتے ہیں۔ اس کا کیا علاج عموماً زمانے کا یہی حال ہے
اور جو علم آں عزیز نے تحصیل کیا ہے اس کے وسیلے سے اس سرّ مخفی اور
رازِ پوشیدہ تک پہونچنا ممکن نہیں کیونکہ اس سرّ خفی کے معنی اور اس کا
بیان دراز ہے اور یہ امر مسلّم ہو چکا ہے کہ علماء ظاہر یہ اقوال و حقائق
کے سُننے کی طاقت نہیں رکھتے اسی وجہ سے بالکل جدا کر دیا علاوہ بریں
بعض اولیاء مستہلک اس راہ صعب گذار کے معرضِ قتل میں آگئے
اور اپنے مقصود و مطلوب تک نہیں پہونچے کیونکہ مقام العلماء ورثۃ الانبیاء
پر نہ تھے علم کے انواع میں سے اگر سب کو بیان کیا جائے تو دفتر ہو جائے
مقصود تمام عالم سے باری تعالیٰ اعزّ اسمہ ہے۔ بعض علماء ظاہر نے
یہ جب خوب سمجھ لیا ہے کہ یہ علم بغیر دستگیری مرشد کامل حاصل نہیں ہو سکتا
اور بغیر صفائی باطن یہ دروازہ ہرگز نہیں کھُل سکتا اور اپنی استعداد و قابلیت

سلوکِ صوفیہ و اہلِ تفقہ نہ پائی یا علوم ظاہریہ کے تحصیل میں مشغول ہوگئے اور غم آخرت دل میں لے گئے آخر کار اس علم کو حجاب الاکبر پایا۔ العلماء ورثۃ الانبیاء کے یہی معنیٰ ہیں اور جو علم آپ نے حاصل کیا کسبی ہے جو محنت شاقہ وجد وجہد بے شمار سے حاصل کیا ہوا ہے۔ ورثۃ الانبیاء جو وہبی ہے نہ محنت ہے نہ مشقت اگرچہ اہل علوم ظاہریہ کے نظر میں رنج و مشقت معلوم ہوتی ہے مگر فی الحقیقت یہ افضال و مواہب الٰہیہ اور الطاف ربّانیہ اور حکم لامتناہی ہے جس کو یہ مقام حاصل ہوا ہے اس کے واسطے از بالائے عرش تا زیر زمیں سب اس کے زیر قدم ہے۔ بارگاہ الوہیتِ تبارک و تعالےٰ سے یہ جنّت بخشی اور دوزخ آشامی پر مقدر کر دیے گئے ہیں پشتِ پدر و رحمِ مادر سے بامیراث آئے ہیں اور قولِ سُبحانہ تعالےٰ "علوٰادم الاسماء کُلھا ثم عرضھم علی الملائکۃ فقال انبئونی باسمآءِ ھٰؤلآءِ ان کنتم صادقین کے مصداق اور مستحق وہی مراون بارگاہ ایزد لم یزلی ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں درویشوں کی ایک جماعت تھی جو اصحاب صفہ کے لقب سے ملقب تھے جب سلطان لولاک لماخلقت الافلاک اظہرت الربوبیت سرکار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس کا مرتبہ و مقام اور منزل اللہ پاک کے نزدیک بلند دیکھا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اسرار خاصان خدا کے عوام نہیں جان سکتے اور ان کے مدارج سوائے اہل بصیرت حضرات کے کوئی نہیں پہچان سکتا یہ وہ قدسی گروہ ہے کہ جہاں ان کا جائے استقرار ہے

وہاں مقدسانِ ملاءِ اعلیٰ کا بھی گذر مشکل ہے ۔ ان کے روح اور جسم میں کوئی فرق نہیں ہوتا ہے ۔ ازل سے ابد تک سب کچھ ان کے سامنے مثلِ آئینہ کے ہوتا ہے ۔ ہاں یہی وہ گروہ مقدس ہے کہ شب معراج میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قربِ خاص حاصل ہوا تو ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ اے پیارے محمدؐ یہ رتبہ آج تک کسی فرشتہ کو حاصل ہوا نہ اور کسی نبی و رسول کو ۔ اس کلام کے وقت کچھ لوگوں کی آوازیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنیں عرض کیا کہ خداوندا ارشاد تو تیرا یہ ہے کہ میرے سوا تو نے یہ مرتبہ کسی کو نہیں بخشا ۔ پھر یہ آوازیں کیسی آ رہی ہیں ۔ ارشادِ باری ہوا کہ یہ آوازیں تمھاری اُمت کے فقراء اور اصفیاء کاملین کی ہیں جو اگرچہ یہاں نہیں ہیں اور سب اپنے اپنے مقاموں پر ہیں مگر ان کی آواز یہاں تک پہونچتی رہتی ہے ۔ یہ وہ لوگ ہیں جیسے اگلے انبیاء کے معجزات کی مانند ان سے کرامات کا ظہور ہوگا ۔ یہ گروہ انتہائی عُسرت و غربت اور مسکنت کی زندگی بسر کرتے ہیں مگر میرا ذکر ان کی غذائے روح ہے اور اپنی اسی حالت میں شاداں و فرحاں ہیں ۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بزبانِ باری تعالےٰ یہ تعریف سُنی تو بہت خوش ہوئے اور اللہ پاک سے دُعا مانگی کہ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ مَسَاکِیْنَ ۔ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ اے اللہ زندہ رکھ مجھ کو مسکینوں میں اور مار مجھ کو مسکینوں میں اور میرا حشر کر مسکینوں میں ۔ آمین حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے مساکین کے ساتھ

خدائے تعالےٰ سے شرکت کی درخواست فرمائی اس نکتہ کو جو سمجھا سو سمجھا۔ جب یہ صحیفۂ گرامی ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی کے پاس پہونچا تو پڑھ کر بے حد حیران و سراسیمہ ہوئے لیکن غرور سرکاری کو یکبارگی ذہن سے دور نہ کر سکے اس لئے انہوں نے چاہا کہ حضرت سیدی قطب المدار رضی اللہ عنہ، کو گھر پر بلا کر سعادت و قدمبوسی سے مستفیض ہوں اور اپنی تقصیرات کی معافی چاہیں چنانچہ یہ شعر لکھ بھیجا۔

اے نظر آفتاب ہیچ زماں دارت ؛ کیں در و دیوار ما از تو منور شعور

چونکہ حضور والا جاہ رضی اللہ عنہ، مکاشف عالم صورت و معنی تھے قاضی صاحب کی نیت کا حال آپ پر روشن ہو گیا تھا اور یہ شعر آپؒ نے جواب میں تحریر فرمایا ہے :-

پرتوے خورشید عشق بر حمہ ناہد وے ؛ سنگ بیک تو بے نیست تا ہمہ گوہر شود

اس کے بعد قاضی صاحب گھبرا کر حضرت سید میر اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حقیقت معاملہ سے مطلع کیا حضرت میر صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے حضور سید قطب الاقطاب رضی اللہ عنہ، کے کمالات صوری و معنوی تفصیل کے ساتھ بیان فرمائے اور قرار واقعی کے طور پر خاطر نشین کر کے آگاہ فرمایا اور فرمایا تمہارے واسطے اس میں فلاح ہے کہ بلا توقف نیاز مندی و اخلاص کے ساتھ حضور اقدس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عذر تقصیرات کی معافی کے خواستگار ہونا۔ اور میری طرف سے السلام علیک و رحمۃ اللہ پیش کرنا۔ جب وہ آگاہ ہونگے

کہ تم درویش اشرف جہانگیر سمنانی کے پاس سے آئے ہو تو وہ کمالِ مہربانی سے پیش آئیں گے۔ حسب الارشاد فیض بنیاد حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے ملک العلماء قاضی شہاب الدین نے اپنے ظاہر و باطن کو اپنے توجہ خاص سے درست کرکے کمالِ عقیدت اور نیازمندی سے بسر و چشم حضرت قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ سراپا رحمت میں حاضر ہوئے۔ حضرتؒ کو اپنے کشف باطن سے معلوم ہو گیا تھا کہ قاضی شہاب الدین حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں محض انہیں کی ترغیب سے آئے ہیں اس کے ساتھ ہی قاضی مذکور نے بزرگ درویش سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کا سلام پہونچایا اور اپنی تقصیراتِ گذشتہ کی معافی چاہی اور سلسلۂ عالیہ میں داخل ہونے کی درخواست پیش کی حضور اقدس رضی اللہ عنہ نے نہایت محبت و شفقت سے خوش وقت فرمایا اور سلسلۂ پاک کی نسبتوں و برکتوں سے سرفراز فرمایا اجازت و خلافت سے نوازا حضور قطب المدارؒ جب مین پوری تشریف لے گئے تو وہاں قاضی صاحب کی ابتدائی حالت پر تبصرے تھے۔ آپ کی تشریف آوری پر لوگ خوش تھے اور جوق در جوق گروہ در گروہ لوگ جمع ہو رہے تھے آپ نے اللہ عزوجل کی طرف رجوع فرمایا اور حکم فرمایا کہ تنہائی اختیار کرنے کو جلوت سے عزم انفرادیت کو خلوت میں اور جمع فرما دیئے۔ لوازمات قیام و سجود کے لئے اور دن میں روزہ رکھتے میدان شہودیت میں ہمت کرتے ہیں۔ پھر جب ان مجاہدات سے غفلت دور ہوئی

توشرارتوں سے محفوظ ہوگئے اور پھر آپ کے روئے مبارک کی تابناکی کو دیکھ کر بے ہوش ہو کر سجدے میں گر جاتے اور آپ کی غلامی کے گیت گاتے ہوئے اپنی منزل کی طرف بڑھے اور کامیاب ہوگئے۔ حضرت ملک العلما، قاضی شہاب الدین دولت آبادی نے غیر اللہ کے سامنے سجدہ کی طرح گرنے پر فتویٰ دیا اور تکفیر کی اس کی جو گرا قطب المدار کے سامنے جب قاضی صاحب موصوف حضرت کے حضور حاضر ہوئے روئے انور پر نگاہ پڑتے ہی آپ حواس کھو دیئے اور بے خود ہو کر گر گئے جب ہوش آیا تو کہا یا نور الانوار میں اپنی غلطیوں پر توبہ کرتا ہوں اور معافی کا خواستگار ہوں۔ اتنے دن کے قیام جونپور سے تمام شہر آپ کا معتقد ہوگیا۔ اور ہر وقت آپ کی بارگاہ میں حاجت مندوں کا مجمع رہنے لگا۔ اس سے آپ نے پریشان ہو کر گوشہ نشینی اختیار کی اس پر بھی جب لوگوں سے چھٹکارا نہ ہوا تو آپ نے جونپور سے چلے جانے کا قصد فرمایا۔ شہر جونپور میں حضرت مدار العلمین کا بہت شاندار چلہ مبارک ہے۔ سالانہ عرس بڑے دھوم دھام سے منایا جاتا ہے کرامتوں کا دن رات ظہور ہوتا ہے۔

(مدار اعظم ص ۸۱، الکواکب الدراریہ ص ۴۱ تا ۵۰ ماخوذ اردو ترجمہ شمس الافلاک)

حضرت شاہ مدار کا شاہ مینا کو ظاہر فرمانا

بالآخر حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کوچ کا دن مقرر فرمایا جب یہ خبر باشندگان جونپور کو ہوئی تو حاجت مندوں کا مجمع اور بڑھ گیا

آپ بخندہ پیشانی سب کی حاجت براری کرتے اور روحانی فیض پہونچاتے رہے۔ آخر کار جب کوچ کا دن آگیا تو پھر بلا توقف روانہ ہوگئے ہر چند سلطان ابراہیم شرقی اور سید میر صدر جہاں اور قاضی شہاب الدین نے کچھ روز اور قیام فرمانے کے واسطے التجاء کی مگر کسی کی التجا قبول نہ ہوئی۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ فقیر مامور من اللہ ہوتا ہے۔ جہاں پر جتنے دن قیام کا حکم منجانب اللہ ہوتا ہے ٹھہرا رہتا ہے اور جب حکم چلے جانے کا ہوتا ہے تو چلا جاتا ہے۔ پھر کسی کے روکنے سے نہیں رکتا۔ یہی حال حضرت سرکار سرکاران کا تھا۔ جب آپ روانہ ہوئے تو بہت سے عمائدین جونپور مثلاً سلطان ابراہیم شرقی اس کے بھائی اور حضرت سید صدر جہاں اور ملک العلماء قاضی شہاب الدین اور بہت سے رؤسائے جونپور بہت دور تک آپ کے پہونچانے کے واسطے آپ کے ساتھ چلے۔ بہرحال آپ نے سب کو دعاؤں اور برکتوں سے نوازا اور سب کو خدا حافظ کہا۔ اور خود آپ معہ اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ لکھنؤ کے طرف روانہ ہوئے۔ لکھنؤ پہونچ کر دریائے گومتی کے کنارہ جو ایک بلند اور وسیع ٹیلہ ہے اس پر کہ اب جہاں ایک بہت عالیشان مسجد بنی ہوئی ہے اور ٹیلے والی مسجد کے نام سے مشہور ہے۔ اور اس ٹیلے کو شاہ پیر محمد کا ٹیلہ کہتے ہیں وہاں قیام فرمایا۔ یہاں بھی جب آپ کی ولایت و کرامت کا شہرہ ہوا تو بکثرت حاجت مندوں کا مجمع ہونے لگا۔ منجملہ تمام کے ایک ضعیفہ اپنے مریض بیٹے کو لے کر حاضر ہوئی۔ اس کے تندرست ہوجانے

کی التجاء کی آپ نے جملہ حاجتمندوں سے ارشاد فرمایا کہ یہ شہر حوالہ ہے حضرت شاہ مینا کے ابھی خورد سال بچّہ ہیں اور ان کو اپنے مراتبِ عالیہ و بلند درجات کی خبر نہیں ہے ۔ لہذا تم سب کی ان کے پاس اپنی حاجتوں اور التجاؤں کو پیش کرنا چاہیئے ۔ تم کو جو کچھ فیض پہونچ سکتا ہے انھیں سے پہونچ سکتا ہے ۔ لوگوں نے عرض کیا کہ حضور والا یہ شاہ مینا، کون ہیں اور کہاں ہیں ارشاد فرمایا کہ وہ ابھی بارہ سال کے بچے ہیں اور وہ اپنے باپ کے ساتھ حضرت شیخ قوام الدین کے ہمراہ جاروب کشی کیا کرتے ہیں وہیں تلاش کرو حضرت شاہ مینا، اپنے وقت کے قطب تھے جن کی قطبیت کی پیشین گوئی حضرت مخدوم شیخ قوام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے جو حضرت شاہ مینا، کے چچا تھے اس طرح کی کہ اپنے وصال سے پیشتر اپنی اہلیہ سے ارشاد فرمایا کہ میرے بھائی قطب الدین کو اللہ تعالےٰ فرزند عطا، فرمائے گا جو اپنے وقت کا قطب ہوگا ۔ جب وہ پیدا ہو تو تم اس کو دودھ پلانا ۔ بی بی صاحبہ نے فرمایا کہ نہیں معلوم کب وہ بچہ پیدا ہوگا ۔ اس وقت تک کیا دودھ رکھا رہے گا جو پلاؤں گی ۔ حضرت مخدوم شیخ قوام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اللہ پاک نے اس کے حصّے کا دودھ تمہارے پیٹ میں بطور ذخیرہ کے جمع کر رکھا ہے ۔ وہ اس کے واسطے پھر جاری ہو جائے گا ۔ جب ایک عرصہ دراز کے بعد جب حضرت مینا صاحب نے اپنے قدوم سے دنیا کو سرفراز فرمایا اور بی بی صاحبہ نے حسب الحکم اپنے محترم شوہر حضرت مخدوم شیخ قوام الدین صاحبؒ کے دودھ حضرت

شاہ مینا، صاحبؒ کو پلایا تو دودھ جاری ہوگیا۔ جو آپ تا حد ایام رضاعت پیتے رہے۔ حضرت شاہ مینا، صاحب جب پیدا ہوئے اور آپ کے والد ماجد حضرت قطب الدینؒ نے لاکر حضرت مخدوم قوام الدین صاحب کی گود میں دیا تو آپ نے محبت سے بوسہ دیا اور گلے لگاتے ہوئے ہندی زبان کے محبت بھرے الفاظ سے ارشاد فرمایا کہ (آؤ مورے مُنیا، اسی وجہ سے آپ منیا، کہے جانے لگے اور آخر میں لفظ مُنیا، کثرتِ استعمال سے مِنیا ہوگیا اور آپ شاہ مینا، کی عرفیت سے پکارے جانے لگے۔ بالآخر شاہ مینا ہوگئے۔ ورنہ آپ کا اصلی نام شیخ محمدؐ ہے اور آپ کے والد ماجد کا نام قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ اور آپ خلیفۂ اوّل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ کی اولاد سے ہیں۔ دوسری بار حضرت شاہ مینا، رحمۃ اللہ علیہ کی قطبیت کے شرف کو حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ نے ظاہر فرمایا۔ اس کا قصہ یوں ہے کہ قاضی شہاب الدین قدوائی ساکن موضع چملائی المعروف بڑا گاؤں جو دریا آباد ضلع بارہ بنکی کے نواح میں ہے کو جو حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص و خلیفہ تھے یہ خبر ہوئی کہ آپ لکھنؤ میں تشریف فرما ہیں تو قدم بوسی کے واسطے لکھنؤ چلنے لگے تو بہت سے لوگوں نے اپنی اپنی حاجتیں پیش کیں قاضی صاحب نے فرمایا کہ میں اپنے مرشد کی قدمبوسی میں جاتا ہوں میں ان کی خدمت میں تمہاری حاجتیں پیش کروں گا۔ پھر وہاں سے جو جواب ملے گا تم سب کو بتاؤں گا۔ چنانچہ جب قاضی شہاب الدین قدوائی

جن کو پرکالہ آتش بھی کہا جاتا ہے حضرت شاہ مدار قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہو کر قدمبوس ہوئے اور چند روز قیام کے بعد جب واپس ہونے کا قصد کیا تو سبھوں کی التجائیں عرض کیں۔ اس کے جواب میں حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اے شہاب الدین کیا تم کو خبر نہیں ہے کہ لکھنؤ کی ولایت تو شیخ محمد مینا، رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد ہے۔ تم سب لوگوں کو بتا دو کہ وہ اپنی اپنی مرادیں ان کے سامنے پیش کریں۔ قاضی صاحب نے تعجب کے ساتھ عرض کیا شیخ مینا، کون ہیں اور کہاں ہیں۔ حضرت شاہ مدار صاحبؒ نے فرمایا کہ تمہاری آنکھوں میں تو مرغ کی چربی آگئی ہے۔ (اس بناء پر قاضی صاحب کی نیاز مرغ کے گوشت پر ہوتی ہے) پھر فرمایا کہ ابھی شاہ مینا، ابھی خورد سال بچے ہیں اور صرف بارہ سال کی عمر ہے فلاں محلے میں رہتے ہیں اور محلہ کے بچوں کے ساتھ کھیلتے رہتے ہیں ابھی ان کو اپنی منزلت اور مقام و مراتب عالیہ کی خبر نہیں ہے۔ یاد رکھو کہ وہ قطب عالم ہوں گے۔ اور ان کا حلیہ شریف بھی بیان فرمایا اور ایک مصلّیٰ یعنی جانماز دے کر فرمایا کہ تم ان کو تلاش کر کے ملو اور میری طرف سے ان کو دُعا کہنا یہ جاء نماز بطور ہدیہ کے ان کی خدمت میں پیش کرنا اور یہ کہنا کہ شہر لکھنؤ کی خدمت ولایت خدا نے تمہارے حصّے میں رکھی ہے لہٰذا اب کھیل کود چھوڑ کر خلقت خدا کی حاجت براری کرو۔ اور ایک ضعیفہ اپنے مریض بیٹے کو لے کر آئے گی تم اس مریض کے واسطے بھی دُعا کرنا کیوں کہ اس کی صحت کا دارو مدار تمہاری دُعا پر ہے۔

قاضی شہاب الدین تلاش بسیار کے بعد جب حضرت شاہ مینا، رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہونچے تو بعد سلام مسنون کے حضرت مدار العلماء قدس سرہٗ کی دُعاء کہی اور مصلّیٰ پیش کیا اور حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام پہونچایا۔ مُصلّی پاکر حضرت شاہ مینا، صاحبؒ بہت خوش ہوئے اسی وقت کھیل کود سے الگ ہوگئے فوراً غسل کیا اور شکرانے کی نماز پڑھی۔ اور جب وہ ضعیفہ اپنے مریض بیٹے کو لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے اس مصلّیٰ کو سر پر رکھ کر اللہ تعالےٰ سے یہ دُعا مانگی اے اللہ یہ مصلیٰ دینے والے کے طفیل میں میری دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرما۔ آمین۔ اللہ پاک نے اس مریض کو شفاء بخشی اور تمام حاجت مندوں کی حاجتیں پوری ہوگئی۔ اس کے بعد تمام شہر لکھنؤ اور اطراف لکھنؤ میں حضرت شاہ مینا، رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ گھر گھر ہوگیا۔ اور حاجت مندوں کی حاجتیں حضرت شاہ مینا، کی دعاؤں کی برکت سے پوری ہونے لگیں۔

مرحبا اے قاصہ پروردگار ؛ مرحبا اے قطب کل قطب المدار

(انیس الابرار فی حیات قطب المدار ص۸۲ تا ص۸۴)

حضرت مدارِ عالم کا کنتور شریف میں قیام

حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار صاحبؒ لکھنؤ سے کنتور کی طرف قصد فرمایا۔ کنتور شریف ضلع بارہ بنکی میں آتا ہے۔ حضرت مولانا قاضی محمودؒ

کاشغر کے رہنے والے تھے۔ سکونت کے لحاظ سے کنتوری مشہور ہیں آپ حضرت قاضی محمود ملقب بہ تیغ برہنہ گرگ دانشمنداں۔ آپ علوم ظاہری و باطنی کے زبردست عالم تھے صاحب تصانیف تھے۔ وہاں کے مدرسۂ دینیات کے معلم اور جامع مسجد کے امام تھے۔ ظہر کے وقت حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ قدس سرہٗ معہ خلفاء باوقار کے ہمراہ مسجد میں تشریف لے گئے قاضی صاحب موصوف کی اقتداء میں آپ نے نماز ظہر پڑھی لیکن دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد آپؒ نے اقتداء سے باہر ہو کر اپنی الگ نماز ادا فرمائی قاضی صاحب نے جب بعد نماز دریافت کیا کہ آپ اقتداء سے باہر کیوں ہو گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک آپ اللہ کی نماز پڑھ رہے تھے یعنی رجوع الی اللہ رہے ہیں آپ کی اقتداء میں رہا جب آپ کے دل میں گھوڑی اور گھوڑے کی فکر پیدا ہو گئی میں نے اپنے آپ کو علیحدہ کر لیا۔ (اُسی روز ان کی گھوڑی کہیں غائب ہو گئی تھی بہت ڈھونڈے مگر نہیں ملی نماز کا وقت ہو گیا وہ مسجد کو آ گئے تھے، حالتِ نماز میں اچانک گھوڑی کا خیال آ گیا تھا۔) قاضی صاحبؒ یہ قلبی راز سُن کر متاثر تو ہوئے مگر فقہ کے متعلق سوال کیا جس کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا فقہی حیثیت سے دنیاوی خیال قلب میں آنے کے باوجود بھی نماز ہو جاتی ہے لیکن عارفانہ حق کے دل میں درونِ نماز اگر تنکے کا بھی خیال آ جائے تو شرک کا اطلاق ہوتا ہے (لاتقربوصلوٰۃ الا بحضور القلب) یہ سُن کر قاضی صاحب لرز اُٹھے۔

بے حب ذاتِ الٰہی کو سجدہ حرام ہے ؛ زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے

عرض کرنے لگے کہ جناب کا اسم گرامی آپ نے فرمایا فقیر کو بدیع الدین کہتے ہیں۔ معاً ان کو حضرت شیخ ابوالفتح عبداللہ شطاری رحمۃ اللہ علیہ کا وہ قول یاد آیا کہ جب یہ ان کی خدمت میں بیعت کے لئے گئے تھے تو انھوں نے فرمایا کہ یہ بڑے نصیبہ ور شخص ہیں۔ ان کو حضرت سید بدیع الدین قطب مدارؒ سے فیض حاصل ہوگا۔ پس یہ کانپتے ہوئے آپ کے قدمِ مبارک پر گر پڑے اور معافی چاہی۔ آپ نے ان کو تشفی دیتے ہوئے باری تعالےٰ کے حضور میں قاضی صاحب موصوف اور جملہ حاضرین کی مغفرت کے واسطے دعا فرمائی اور قاضی صاحبؒ نے بیعت کی درخواست کی آپؒ نے نہایت شفقت سے بیعت کیا مگر آپ نے فرمایا کہ اپنے علم کو بھلا دو انھوں نے عرض کیا کہ یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ آپؒ نے فرمایا ذرا مُنھ کھولو جب ہی انھوں نے مُنھ کھولا آپ نے اپنا لعابِ دہن ان کے مُنھ میں لگا دیا اسی وقت سے تمام پوشیدہ حالات ان کو روشن معلوم ہونے لگے آپ کی اس سے یہ غرض تھی کہ ذرا علمِ باطن کا ان کو کچھ چسکا لگ جائے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے حضرت شاہ مدار صاحبؒ کو وہ قوت مرحمت فرمائی تھی کہ بہت جلد حجابات رفع فرما دیا کرتے تھے۔ پھر آپ کو اس موقع پر تامل کیوں ہوتا۔ پھر تو قاضی صاحب کی یہ حالت تھی کہ ہر وقت مخمور رہا کرتے تھے۔ جہاں کسی نے کوئی شعر پڑھ دیا اور یہ وجد کرنے لگے۔ آخر سماع سننے لگے اور اس کے بہت مداح تھے اور فرماتے تھے کہ سماع میں منتوں

میں عروجی شان حاصل ہو جاتی ہے اور جب مست ہو جاتے تو یہ اشعار پڑھتے :-

ما زبالائیم بالا میرویم ما زدریائیم دریا میرویم
ما ازیں جاؤ وزاں جا نیستیم ما زبیجائیم بیجا میرویم
قل تعالوا آیت است از جذبِ عشق ما بجذبِ حق تعالےٰ میرویم
قل اللہ اندر پے الا اللہ است ہمچو لا مائیم باللہ میرویم
ہمتِ عالی است دو سرہائے ما از علی تا رب اعلی میرویم
کشتی توحیم در دریائے روح لاجرم فوق ثریا میرویم
راہِ حق تنگ است چوں سم الخیاط ما مثالِ رشتہ یکتا میرویم
ایں سخن خاموش کن بابا میا بین کہ ما از پیکِ بے ما میرویم

آپ سے گروہِ طالبانِ مدار جاری ہوا۔ (مدار اعظمؒ ص ۱۲۴، ۱۲۵)

حضرت شاہ مدار صاحبؒ گھاٹم پور میں

حضرت شاہ مدار صاحبؒ جب کنتور میں پہونچے ہیں۔ یہاں بھی بکثرت رجوعات ہوئی جناب قاضی محمود کنتوری صاحب جو بڑے عالم متبحر تھے سلسلہ میں داخل ہوئے اور اہلیان شہر بھی دامن مدار العلمین سے وابستہ و سربستہ ہوئے۔ اس کے بعد آپؒ گھاٹم پور تشریف لے گئے یہاں بھی آپ نے اپنے دستور کے مطابق نور محمدیؐ سے لوگوں کے دلوں کو منور کرتے رہے۔ اس زمانے میں یہاں جو راجہ تھا وہ لاولد تھا

اس نے حضرت مدار العلمین کی بارگاہ میں طالبِ دُعا ہوا سرکارِ سرکاران نے اس کے حق میں دعا فرمائی خدا کے فضل سے وہ صاحب اولاد ہوا۔ اور اسلام کے شرف سے مشرف ہوا اب تک اس کی ایک نسل قصبہ مذکور میں باقی ہے۔ اسی طرح آپ جا بجا اسلام کو پھیلاتے ہوئے اور ایک گاؤں میں تشریف لے گئے جہاں کے رہنے والے جادوگر تھے لوگوں کو بھونکنے والا کتا بنا دیتے تھے اور لوگوں کو اندھا کر دیتے تھے۔ جیسے وہ کبھی دیکھتے ہی نہ تھے۔ حضور سیدی قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ نے ارادہ فرمایا کہ ان کو رشد و ہدایت کے ذریعہ شر و فساد سے روکا جائے اور دعوت کلمہ اسلام دی جائے اور حکم فرمائیں بت خانوں کو منہدم کرنے کو اور روک دیں ان کو جادو کے تیر سے چنانچہ جب آپؒ نے استعانت فرمائی کفایت و ولایت سے تو ساحروں نے آپ پر سحر کرنا شروع کر دیا اور اسلام کو مسخر کرنا چاہا تو اپنی پوری قوت سے جادوگری۔ نظر بندی اور اپنے شواز کو پیش کیا لیکن آپ پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا نہ آپ کی سواری کو کوئی نقصان پہونچا۔ خدائے تعالےٰ نے آپ کو محفوظ رکھا تو وہ لوگ جب مایوس ہوئے اپنے کرتبوں سے تو حاضر ہوئے آپ کے حضور اور معافی کی درخواست کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا بہتر ہوا کہ تم لوگ اپنی حرکتوں سے باز آئے ورنہ تم سب سعہ اہل و عیال کے ہلاک ہو جاتے پھر ان لوگوں نے سلام پیش کیا اور قدمبوسی کی پھر حضور والا جاہ نے ان سب کو اسلام کی دولت سے سرفراز فرمایا

الحمد للہ رب العلمین ۵ پھر سرکار قطب المدار نے کچھ عرصہ وہاں قیام فرمایا۔ غمزدہ اور اشکبار الغیاث الغیاث یا ولی اللہ کہتا ہوا ایک جوڑا حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا ہمارے لئے ثمرہ قلب وفرد اور مطلوب ومحبوب خدا تعالےٰ نے ایک بیٹا عطاء فرمایا تھا وہ مرگیا جس سے ہم لوگ مضطرب ومضمحل ہیں چین وقرار چھن گیا۔ حضور اپنی نگاہِ مرحمت سے توجہ فرمائیں تو خدا تعالےٰ زندہ فرمادے جس میں ہم لوگوں کی زندگی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قادر مطلق نے آپ کو وہ طاقت عطاء فرمائی کہ جو چاہیں وہ ہو جائے۔ سرکار علیہ الرحمۃ والرضوان اُن سے شفقت ومحبت سے پیش آئے آپؒ لڑکے کے قریب پہونچے اور فرمایا "قُم بِاِذنِ اللہ" وہ "لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ" پڑھتا ہوا اٹھا اور عرض کیا یا سیدی دنیا کی زندگی میں کچھ بھلائی نہیں اور آخرت میں بھلائی اور باقی رہنے والی ہے۔ آپ ادھر ہی مجھے واپس کر دیجئے رضی اللہ عنہ، نے فرمایا کہ عیش دنیا نیکی اور پرہیزگاری کے ساتھ بہتر ہے اس موت سے جو بلا عمل ہو آخر تجھے لوٹنا ہے اپنے پروردگار کی طرف

ملازم رہ درودِ پاک کا ہر آن وہر ساعت
کہ نازل ہو سدا تجھ پر تیرے اللہ کی رحمت

آپؒ سیر فرماتے ہوئے ایک میدان سے گذر رہے تھے کہ سامنے ایک انسان کی کھوپڑی نظر آئی آپ قریب پہونچے اور اس کی طرف خطاب فرمایا: "مَن اَنتَ یا جُمجُمہ" اے کھوپڑی تو کون ہے مجھ سے بیان

کر کہ تیرا قصہ کیا ہے) اللہ تعالےٰ نے اسے قوت گویائی عطا فرمائی۔
عرض کیا کہ اے اللہ کے ولی میرے طرف سے خبر اور آپ کی طرف
سے اس پر تصدیق ہو میں فلاں ابن فلاں کی مزدوری کرتا تھا اور
اس کی تنخواہ سے اپنے بال بچوں میں خوش تھا اور اس کے پیچھے پیچھے چل
رہا تھا (یعنی اتباع کر رہا تھا) اچانک حضرت عزرائیل علیہ السلام
آ گئے اور میری روح عجلت میں قبض کر لی۔ بارہ سال کا عرصہ گذر
گیا طرح طرح کے آلام و مصیبت اور عذاب میں مبتلا ہوں۔ اس بیان
سے سرکار رضی اللہ عنہ کو بے حد احساس ہوا اور درگاہ رب العزت
میں تضرع و عاجزی سے عرض کیا اے مولیٰ اس بے جان کو زندگی
عطا فرما دے خدائے تعالےٰ نے آپ کی مناجات قبول فرمائی اور
اس کھوپڑی کو جسم و جان عطا فرمائی۔ اور بول اٹھا۔ آپ نے
خطاب فرمایا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور فرمایا
کہ تو نو سال اور زندہ رہ اور نیک عمل کر معہ اہل و عیال کے یہ تعجب
خیز خبر پھیل گئی شہروں اور دیہاتوں میں۔ راقم الکواکب اللہ راقم
کا ایک واقعہ میں ابن احمد ایک رات اپنے ایک دوست کے ہمراہ
احباب کے یہاں دعوت میں گیا تھا۔ متفکر تھا۔ حضرت قطب المدار رح
کی مدح تالیف کرنے کے سلسلے میں اور اشعار بناؤں اور اس کی کیفیت
میں بس ندائے غیبی سنی مجھ سے خطاب کر رہا ہے کوئی۔ ردیف المدد
یا مدار المدد۔ تو میں نے کہا اگر یہی مقصد ہے تو شکر ہے اللہ تعالےٰ کا

جس نے ہم سب کو ہدایت فرمائی۔ (الکواکب الدراریہ ص۳۸ ص۳۹)

منقبت قطب المدارؒ

فصحاء نے کہا یقیناً جیسی آپ کی تعریف کی گئی ہے اور ہم تک پہونچی وہ مکمل ہے۔ اے اقتدار کے خواہشمندو! خیر الدیار کے مرغوب رکھنے والو

جلد اور دل سے پکارو المدد یا مدارؒ

اے قطب ہمارے! ہمارے شیخ! ہمارے غوث ہماری مدد فرمائیے ہمارے شوق کو جھٹلا رہی ہے اشتیاق و شیفتگی سے اے مدار ہمارے درمیان اپ جمال کی چادر اوڑھے ہوئے ہیں اور خلقت پر ہر حال میں رحم فرماتے ہیں۔

اے ابن رسول اللہ! اے آبائی کریم۔ اے حلب سے آنے والے مدار آپ لوگوں کو حیرت اور تعجب میں ڈالتے ہیں۔

آپ جلیل القدر اور کم سونے والے ہیں۔ بزرگوں میں آپ کی زیادہ قدر و منزلت ہے۔ اے ولی مدار! اے زندگی کے ولی زندہ فرما دیجئے ہماری بندگی اور مناسک کی پرہیزگاری کو۔ آپ قوتِ مصطفیٰ در مجتبیٰ ذات اصطفی کی اصل ہیں درود و سلام ہو محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر اور زندہ شاہ مدار پر۔

(الکواکب الدراریہ ص۳۸ ص۳۹)

جادوگروں نے بھی اسلام قبول کیا

حضور سیّدی قطب المدار رضی اللہ عنہٗ نے اپنے ایک خادم کو قریب کے ایک گاؤں میں بھیجا کہ وہ کوئی معقول جگہ دیکھ کر عبادت خانہ بنائے جہاں صبح و شام کے اذکار و اشغال کئے جائیں۔ چنانچہ وہ خادم جب گاؤں میں پہونچا تو وہاں کے جادوگروں نے ان کو بکری بنا دیا آپ کو اس [illegible] خبر ہوگئی تو آپؒ تشریف لے گئے ان غافلوں ظالموں کی دو باندیاں جو کہیں سے اُدھار لائے تھے۔ آپ کی نظر پڑتے ہی خدائے تعالےٰ نے ان کے اجسام بدل ڈالے اور ہوگئیں وہ مرد۔ باندیوں کو بدلا ہوا دیکھ کر وہ لوگ سمجھ گئے اور آپ کے حضور حاضر ہوئے اور خطاؤں کی معافی چاہی۔ آپ نے اسلام لانے کا حکم فرمایا اور دُعا فرمائی اجسام بدلنے کی خدائے تعالےٰ نے ان اجسام پھر باندیوں سے کر دیئے اور وہ لوگ تہہ دل سے اسلام کے زیور سے آراستہ و پیراستہ ہوگئے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَالْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ مَدَارُ الْبَدِیْعُ الْکَرِیْمُ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔ وَکَمَا للہ کَمَا یَلِیْقُ بِجَمَالِہٖ

حضرتؒ کا رحیم پور کا سفر

حضور قطب المدار رضی اللہ المولیٰ تعالےٰ عنہٗ نے رحیم پور کا سفر کیا۔ وہاں کے انسان شریر تھے اور عفریت و شیاطین کی آبادی تھی اور کچھ

لیے تھے جو ریاضت کرتے علم تسخیر میں اور مشغول تھے اپنے فن میں جو کچھ
ن کے پاس تھا جب ان لوگوں کو آپؒ کی تشریف آوری کی خبر ہوئی
و آپ بر بنائے حسد و کینہ و سحر کیا۔ لیکن اس کا آپ پر کوئی اثر نہ ہوا
آخر مجبور ہو کر توبہ کی آپ کی اطاعت قبول کی اور اسلام کی نعمتوں
سے متمتع ہوئے۔ پھر آپؒ سے عرض کیا اے اللہ کے ولی ہم کو ضرر
سے بچائیے ہمارے قریب میں مردہ ابالیس و کفرہ طواغیث اور قدامی
ہماری معیشت کو نقصان پہونچاتے ہیں اور ہماری بنائی ہوئی عمارتوں
کو گرا دیتے ہیں خدا کے لئے آپ توجہ فرمائیں تو اللہ تعالےٰ ہم کو ان
بلاؤں سے نجات عطا فرمائے۔ آپؒ پہلے ہی سے ارادہ فرما چکے تھے
ان کو خواہش کی تکمیل کے لئے چنانچہ آپ نے دُعا فرمائی اور ان آیات
مقدسہ کی تلاوت فرمائی۔

لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا ۝ آخر سورۂ جن تک
پس خدائے تعالےٰ نے ہمیشہ کے لئے ان لوگوں کو اس مصیبت سے
چھٹکارا عطا فرمایا۔

حضرت مدار العلمین شہر قنوج میں

حضرت برہان العاشقیں! مدار العلمین ان تمام مقامات کا دورہ
فرماتے ہوئے شہر قنوج میں جلوہ افروز ہوئے وہاں بھی لوگ جوق در
جوق دائرہ شمس الافلاک فرد الافراد میں شامل ہوئے اور بہت سے

کافروں کو ایمان کی دولت نصیب ہوئی۔ (الکواکب الدراریہ ص ۲۱۲)

حضرت مخدوم شیخ اخی جمشیدؒ کی ملاقات

قنوج کے قریب ایک موضع رادھانگر میں جب حضرت مخدوم شیخ اخی جمشید قدوائی رحمۃ اللہ علیہ "خلیفہ حضرت مخدوم جہانیان جہاں گشت" کے تھے" کو حضرت برہان العاشقین مدار العالمین قدس سرہٗ کی جلوہ افروزی کی خبر ہوئی تو کمال محبت و اخلاص اور حسنِ عقیدت کے ساتھ خدمت شمس الافلاک میں حاضر قدمبوس ہوئے۔ دونوں بزرگوں کی آپس میں پرخلوص ملاقات ہوئی۔ خوب محوب راز و نیاز رموز و اسرار و تصوف و فقر سلوک کا مکالمہ رہا۔ حضرت مخدوم مدار العلمین کے روحانی فیضان سے مستفید ہوئے پھر واپس مستقر رادھانگر کو تشریف لے گئے۔

حضرت قطب المدارؒ کا مکن پور کی طرف تشریف لے جانا

چند دن بعد حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ، بھی اپنے خلفاء باوقار و مریدین جانثار و معتقدین وفادار کی ایک کثیر جماعت کے ساتھ آپ مکن پور کی طرف روانہ ہوئے یہ واقعہ ۸۱۸ھ کا ہے جس کا اشارہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو فرمایا تھا۔ شہر قنوج سے جنوب کی طرف میدان و گھنا جنگل و بیابان کے طرف روانہ ہوئے وہاں پر ایک دریا سے یا عزیز و کی آواز آتی تھی دریا کے اُس پار دیووں رکاسوں کا مسکن تھا

راتوں میں آبادی کے طرف آتے اور آدمیوں کو اُٹھا کر لے جاتے ان کو ہلاک کر ڈالتے اور ان کے جسم کا خون پی جاتے تھے ۔ ہر رات گاؤں والے ہیبت و خوف سے تھرا جاتے تھے ۔ ان کے لئے تو قیامت صغریٰ کا سا سماں ہوتا تھا ۔ دن بدن آدمیوں کی تعداد گھٹتے جا رہی تھی ۔ کچھ لوگ دیوؤں کے خوف سے دوسرے گاؤں میں چلے جا رہے تھے ۔ جو نہیں جا سکتے تھے وہ موت کو گلے لگا رہے تھے ۔ ان کا کوئی بھی یار و مددگار نہیں تھا سوائے خدائے ذوالجلال کے ۔ حضرت قطب الارشاد قطب العالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مبارک کو سینے سے لگائے اس جنگل و بیابان کی طرف روانہ ہوئے ۔ گھنا جنگل رات کی تاریکی نہ آدم نہ آدم ذات سوائے ذات ذوالجلال کے بہت تلاش بسیار کے بعد آپ رحمت اللہ اس تالاب کے قریب پہونچے جہاں سے یا عزیزو کی آواز آیا کرتی تھی ۔ قدرت خدا کی ملاحظہ فرمائیے کہ آپ کے پہونچتے ہی تالاب خود بخود خشک ہو گیا تا کہ بارگاہ لم یزلی حضرت اس کے خشک کرنے اور پاٹنے کی تکلیف نہ اُٹھانا پڑے اب وہ آواز یا عزیزو کی جو آیا کرتی تھی وہ بھی بند ہو گئی ۔ سرکار خیر الواصلین کے اصحاب اس جنگل کو صاف کر کے اپنے اور سرکار کے لئے ایک حجرہ گل و بے اور اپنے لئے خس و خاشاک کے حجرے بنا لئے اور سب عبادت الٰہی میں مشغول ہو گئے اور حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ عین اسی راستے پر جہاں سے دیو آتے تھے وہاں بیچوں بیچ اپنی جائے نشست

قرار دی اور اپنے سے چالیس چالیس قدم دور تک چاروں طرف حصار باندھ کر شاہ اجنہ عماد الملک اور ان کے ساتھیوں کو پہرے پر بٹھا کر آپؒ عبادت الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ دیوؤں کا سردار کنکاؤ سِدّہ جب راستے پر آیا تو دیکھا کے کوئی شخص درویش اس کا راستہ روکے بیٹھا ہے۔ مکنا دیو نے آپ کو بڑے غرور و تکبّر سے دیکھا اور چاہا کے آپ کو راستے سے ہٹا کر دور پھینکدے اس نے جیسے قدم حصار کے اندر رکھا محافظ موکل نے ایک ایسا تھپڑ مارا کہ وہ بدبخت طیورا کر زمین پر گر پڑا۔ وہ پریشان ہوا محافظ موکل اس کو نظر نہ آتے تھے وہ حیرت سے کھو گیا اور تعجب کیا کہ یہ بیٹھا ہوا شخص ہاتھ ہلایا نہ دھکا دیا اور میں بالکل چالیس قدم کے فاصلہ پر بطور سنگریزے کے گرا اور دل میں خیال کیا کہ یہ کون آدمی ہوگا جس کے ہاتھ نہ حرکت کرتے ہوئے زور آزمائی کے مطابق حملہ آور ہوا۔ اور وہ جلال مدار العلمین سے تھرانے لگا اور کہا کہ یہ کوئی بلا کا سامنا ہے یا فقیر خدا کا نظر آتا ہے میرا حملہ اس پر کارگر نہ ہوگا۔ پست ہمت اور نا علاج ہو کر بیرون حصار عاجز ہو کر زمین پر گر کر اپنی گستاخی اور بے ادبی کا قصور معافی کا خواستگار ہوا حضرت قطب مدار شمس الافلاک نے اس دیو بد ذات کا کفر غارت ہونے پر اس کی عجز و نیاز قبول فرمائے اور کہا اے نالائق اگر حق خدمت گذاری یعنی جاروب کشی کا اقرار کرے گا تو تیری جان بخشی ہوگی ورنہ تیری ہلاکت ہوگی۔ فی الحقیقت ایسی جرأت

کی گفتگو سُن کر اقرار بل احسان قبول کیا اور ہمیشہ حاضری و پاسبانی
کا خواستگار رہا۔ اور بار دیگر کسی مخلوق کو آزار نہ کرنے کے واسطے
حضرت نے اس کو مقید کر دیا

اس مقام پر حصول
کا ذریعہ تالاب تھا جب آپ کے تشریف لانے کے بعد وہ خود بخود
خشک ہوگیا تو پانی نہ ملنے یا دور دراز مقامات سے پانی لانے میں بہت
ہی پریشانیوں کا سامنا ہوا۔ اس بات کو دیکھ کر آپ نے شاہ یٰسین
کو جو آپ کے خاص ارادت کیشان اور جانثاروں میں سے بڑے
صاحبِ کمال بزرگ تھے ان کو حضرت شاہ مدار صاحبؒ نے اپنا اعصاء
مبارک دے کر ارشاد فرمایا کہ مغرب سے مشرق کو ایک لائن کھینچ دو
حکم کی تعمیل کی گئی جس سے دریا جاری ہوا آج تک یہ دریا شاہ ایسن جن
کے نام سے موسوم ہے جو میرے سرکارؒ کی ایک ادنیٰ کرامت ہے۔
اور رہتی دنیا تک قائم رہے گی۔ اور اس دریا کے پانی سے بھی کرامتوں
کا ظہور ہے۔ بیمار آدمی زخمی آدمی اور اثرات والا آدمی اس پانی سے
غسل کرے تو اس کے عوارض میں کمی ہوجاتی ہے۔ مسلسل استعمال سے
تمام چیزوں سے شفایاب ہوتا ہے۔ اور اس دریا کے پانی سے اور ایک
بات ظہور میں آئی ہے ۱۷ جمادی الاول کے وقت اس کا پانی دودھ
سے زیادہ تیز اور لذت شیر برنج کی اس میں پاتے ہیں اس میں بھی برکتوں
کا نزول ہے۔ قوت حافظہ تیز ہوتا ہے آنکھوں کی بینائی بڑھتی ہے۔

ضعف اعصاب کم ہو جاتا ہے۔ پریشر اور اختلاج اور گھٹیا بائی کے امراض سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا ہے۔ (رہبر اسلام سترھویں شریف مجلس دوم صفحہ ۲۰)

مکن پور میں آپ کا مستقل قیام اور حاجتمندوں کا ہجوم

حضرت شاہ بدیع الدین مدار قدس سرہٗ مستقل طور پر مکن پور میں قیام پذیر ہو گئے اور اس کی خبر تمام اطراف و جوانب میں پھیل گئی تو خلقت خدا شرف زیارت حاصل کرنے کو اور اہل حاجت کا حصول مرادات کے واسطے ہجوم رہنے لگا۔ اور ہر وقت میلے کی شان نظر آتی تھی جو شخص آپ کی زیارت سے مشرف ہو کر اپنی حاجت پیش کرتا وہ اللہ پاک کے فضل و کرم اور آپ کی دعاؤں کی برکت سے بامراد اور دلشاد واپس جاتا۔ آپ کی بارگاہ سے کوئی نامراد یا محروم واپس جاتے نہیں دیکھا۔ جو آپ کی بارگاہ میں آتا وہ اللہ والا ہو کر جاتا اللہ تعالےٰ اس کی دین و دنیا دونوں سنوار دیتا۔ پھر کسی کے آگے جانے کی اس کی حاجت نہ ہوتی تھی آپ کے تشریف لانے سے وہ جنگل پھر سے آباد ہو گیا۔ لوگ کثرت سے وہاں بسنے لگے لوگ جو بھی کاروبار کرتے اللہ تعالےٰ انھیں غیر معمولی برکت دیتا تھا۔ اور آپ کے وعظ بیان سے بھی۔ توحید و حقانیت کے چشمے ابلتے تھے اور کافی لوگ آپ کے دست مبارک پر اسلام قبول کر لیتے تھے

(انیس الابرار صفحہ ۹۱-۹۲)

حضرت مدار اعظم کی برکت سے وبا کا دور ہونا

ایک دن حضرت شاہ قطب مدار رحمۃ اللہ علیہ اپنے حجرہ شریف کے باہر مع اپنے چند خلفاء و مریدین و دیگر معتقدین کے تشریف فرما تھے اور رموز و اسرار تصوف و فقر سلوک پر تقریر فرما رہے تھے کہ دفعتاً ایک گروہ باشندگان قنوج اور اس کے حوالی کا حاضر خدمت بابرکت ہوکر فریادی ہوا کہ یا حضرت آپ ابن رسول اللہ ہیں آپ کے جد امجد محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت للعالمین تھے۔ آپ کے گھر سے ہمیشہ خلق اللہ کی مدد اور مشکل کشائی ہوتی رہی ہے اور ہمیشہ بہبودی و فلاح امت مدنظر رہی ہے آپ کے آباو اجداد نے عالم کو مصائب و آلام سے سدا محفوظ رکھا ہے۔ ہم خادمان حضور وباء سے خراب و تباہ ہو رہے ہیں ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں رنج و غم کے صدمات سے ہمارے کلیجے پھٹے جا رہے ہیں۔ کہاں تک اور کس کس کو لائیں۔ وقتِ امداد ہے للہ ہماری حالت زار پر نظر رحمت فرمائیے اور ہم مصیبت کے ماروں سے اس وبا کو دور فرمائیے جس نے ہماری بستیوں کو ویران کر دیا ہے۔ آپ نے سب کی داستان رنج و الم سُن کر حضرت قاضی شہاب الدین قدوائی کو حکم دیا کہ جلدی جاؤ اور اس موذی و تباہ کار مرض کو دفع کرو۔ قاضی شہاب الدین قدوائی ان فریادیوں کے ساتھ گئے اور تین شبانہ روز شہر سے باہر ہی رہ کر مشغول دعا دافع الوباء رہے

تین روز کے بعد ایک بہت ہی تیز آندھی سی اُٹھی تمام عالم تاریک ہوگیا۔ اس گرد و غبار کے اندر سے ایک شعلہ نمودار ہوکر قاضی شہاب الدین کے مُنہ کے پاس سامنے آگیا۔ قاضی شہاب الدین جو خود ہی شہاب ثاقب ہو رہے تھے منہ کھول کر اس شعلہ جوالا کو کھا گئے۔ اس کے بعد جو گرد و غبار تھا وہ خود بخود زائل ہو کر مطلع صاف ہوگیا۔ اس شعلہ کے کھانے سے قاضی شہاب کے پیٹ میں درد اور پیچش ہوگئی۔ اس واقعہ کی خبر جب حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ کو پہونچی تو آپ نے تشریف لاکر قاضی شہاب کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا درد اور پیچش کی شکایت دور ہوگئی اور آپ نے فرمایا کہ اے شہاب الدین جو شعلہ تم نے کھالیا وہ درحقیقت وبا، تھی۔ الحمد للہ کہ خدا نے تجھ کو بھی شفاء دی اور خلق خدا کو وبا، سے نجات ملی اب اٹھو اور کچھ کھانا کھالو قاضی شہاب الدین نے حکم کی تعمیل کی اور کھانا تناول فرمایا۔ اللہ اللہ جس شیخ کے مرید اور خلیفہ اس باطنی قوت و طاقت اور روحانی کے سرمایہ دار ہوں وہ شیخ و مرشد خود کس درجہ اور مرتبے کے ہوں گے۔

حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف

بانی گروہ عاشقانِ مدار ہیں حضرت سلطان الاولیاء قاضی مطہر رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور حضرت قاضی مطہر صاحب حضرت شاہ مدار کے اجل خلفاء میں سے ہیں آپ شریعت میں عالمِ عالمیان تھے اپنے دَور کے مفتیٔ اعظم تھے

وہ دو سو شاگردوں کے ساتھ ستر اونٹ کتابوں کے ساتھ حضرت زندہ شاہ مدارؒ سے مسئلہ وحدت الوجود پر بحث و مباحثہ کرنے مکن پور شریف تشریف لائے راہ میں ایک ندی ایسن نامی ملی کہ متصل آپ کی نشست کو گھیرے ہوئے رواں تھی۔ جب شتر باربرداری کے ندی مذکور میں اُتر گئے قدرت خداوندی سے دریا نے ایسا جوش مارا کہ کل اسباب وکتب وغیرہ بھیگ گئے جانیں بھی مشکلوں سے بچیں حیران و پریشان بارگاہ قطب المدارؒ میں حاضر ہوئے۔ روبرو شیخ المشائخ کے آئے اور حجت پیش کیا۔ آپ صاحب روشن ضمیر تھے۔ فرمائے بابا پہلے اپنی کتابیں فقہ شرعی دیکھو تاکہ اس پر عمل کیا جائے زبانی گفتگو سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ قاضی صاحب نے فرمایا آپ کی مونچھ بہت دراز ہیں ان کو از روئے شرع شریف کے کترنے کے بعد ہی کتاب دیکھنا ہوگا (قاضی جی در دست مقراض گرفت) قاضی جی قینچی سنبھال لئے پھر حضرت قطب المدار نے ارشاد فرمایا شرعی بال کاٹنا روا ہوگا۔ اور طریقت کے بال کاٹنا وبال ہوگا۔ قاضی جی نے غور سے قینچی چلائی کچھ بال کٹتے ہی چند بالوں سے خون کے فوارے اور کئی بالوں سے دودھ کے شرارے جاری ہو گئے بلکہ جائے نشینی کے بستر پر خون و دودھ جمع ہو رہا تھا قاضی جی یہ دیکھ کر خوف سے تھرائے اور کتابیں شرعی فقہ کی ملاحظہ کرنے کے لئے دوڑے اور ایک ایک کتاب نکال کر ملاحظہ کرنا شروع کیا اور جو جو کتاب دیکھی جاتی تھی ہر کتاب کا صفحہ صفحہ تحریرات سے

خالی پایا جاتا تھا۔ جس جگہ اللہ محمدؐ لکھا تھا وہ ہی باقی تھا۔ دانش کا امتحان
غارت ہوا عجائبات سے حیف ہوکر زبان گویائی سے بند ہوئی شرمندہ
ہوکر روبرو آنحضرت کے آیا اور کہا یا حضرت خدا کی خدائی کے رازدان
کیا کہوں کچھ کہا نہیں جاتا۔ جملہ کتابوں کا ملاحظہ کیا ہر کتاب کا ہر ورق
صاف ہے اب شرع شریف کی بناء پر احکام قضاءت روبرو آپ
کے درطاق ہے۔ جس ورق پر اللہ محمدؐ لکھا ہوا ہے اتنا ہی باقی ہے
آگے پیچھے کا کل مضمون ندارد ہے پھر آنحضرت پیر زندہ شاہ مدار صاحب
قدس سرہٗ نے فرمائے۔ اے قاضی مطہر تو نے قدرت خداوندی سے
آگاہ نہیں اپنی کاملہ سے کوئی بشر کو شرمندہ کرے دیا کسی کا احکام جاری
کرے سب غیب السموات کے کار ہیں یہ ماجرا سُن کر قاضی تعجب سے
نادم ہوکر کہا پھر احکام شریعت برخلاف طریقت کے تھے تو امامین فقہ
شناس اور یا محدثین اور یا راویان روایت کی دانش ماضی کو مستقبل
مخالفت میں کیوں بیان فرمائے ہوں گے شریعت برطریقت رہبری
کرتی ہے۔ یعنی حق تعالیٰ کی عبودیت کا راز بتانے مرنے کے آگے مارنا
اور معرفت میں مردہ زندہ کرنا شیوہ طریقت ہے تو مجھ کمترین کو معاف
فرمائیے چونکہ میری لاعلمیت کا ثبوت میرے ہی دل پر ہوا نیکر شرمندہ
ہوں دل وجان نثار کرکے قدم چوم کر عرض کرنے لگے :

مرحبا اے خاصہ پروردگار

مرحبا اے قطب کل قطب المدار

یا شاہ مدار العلیین اب طریقت راز کا سبق دے کر زمرہ میں داخل فرمایئے
پھر حضرتؒ نے کمال شفقت سے سرفراز طریقت میں منصوب کردی اور
وہ شتر اونٹ کتاب داخل حجرہ کر دی۔

چلا کر دیکھ دیدوں سے یہ کیا تازی کرامت ہے ؛ کہوں کیا میں تجھے غافل سراسر تیری غفلت ہے

ملازم رہ درود پاک کا ہر آن و ہر ساعت
کہ نازل ہو سدا تجھ پر تیرے اللہ کی رحمت

حضرت قاضی مطہرؒ بڑے عالم تھے اور باطنی علم میں تو حضرت شاہ مدار صاحب کے طفیل وہ مرتبہ حاصل ہوا تھا کم لوگوں کو وہ مرتبہ حاصل ہوتا۔ گروہ عاشقان مدار آپ ہی سے جاری ہوا۔ اس سے نو گروہ اور جاری ہوئے۔ آپ کے جانشین اور خلیفہ قاضی حمید الدین ہیں قاضی حمید صاحبؒ قاضی مطہرؒ کے عم بزرگوار تھے۔ جب یہ بیعت حضرت شاہ مدار صاحبؒ کی خدمت میں آئے ہیں تو آپؒ نے فرمایا قاضی مطہر کے پاس جاؤ انھوں نے عرض کیا وہ میرے بھتیجے ہیں مجھ سے ان کے سامنے آداب مریدانہ کیسے عمل میں آئیں گے۔ آپؒ نے فرمایا اگر طلب صادق ہے تو ان باتوں کا خیال نہ ہونا چاہیئے یہ عشق کی باتیں ہیں یہاں چھوٹے بڑے کا حساب نہیں ہے۔

در کیش جان فروشاں عقل و ہنر نہ زیبد
ایں جا حسب نباشد ایں جا نسب نباشد

غرض یہ قاضی مطہر صاحب کی خدمت میں آئے اور فیض حاصل کیا۔

اور سلسلہ جاری ہوا اس طرح قاضی مطہر کے خلیفہ قاضی حمید الدین ہوئے اور ان کے خلیفہ شیخ عبد الغفور عاشقانِ مدار ہوئے جس کو صاحب عبد الحی محدث دہلوی نے اپنی کتاب "اخبار الاخیار" نے لکھا ہے کہ شیخ عبد الغفور بابا کپور کے نام سے مشہور تھے آپ اصل میں کالپی کے رہنے والے تھے ابتداء حال میں علمِ باطن کے حصول میں آپ نے بہت سفر کیا اور بہت مجاہدہ آخر حضرت قاضی حیدر الدین عاشقانِ مدار کی خدمت میں جا کر تسکین ہوئی اور بیعت کی اور سلوک مداری طے کیا آپ اکثر استغراق کی حالت میں رہتے تھے بعد چند روز کے چند دانے آپ کھاتے تھے بکثرت آپ کی طرف لوگ رجوع ہوتے تھے اور فوارق عادات کا بکثرت ظہور ہوتا تھا۔ آخر میں آپ نے گوالیار میں قیام فرمایا اور وہیں آپ کا مزار شریف ہے۔ جو مشہور و معروف ہے۔ حضرت عبد الغفور بابا کپور مجذوب گوالیاری آپ کے وصال کی تاریخ ۹۸۹ھ ہے۔ آپ گوالیار کے قطب وقت تھے آپ کی محبت ولایت سے متاثر ہو کر گوالیار کے بادشاہ عارف کامل سید شاہ امام نوروزی عاشقانِ مدار سلطنت چھوڑ کر درویشی اختیار کئے تھے۔ وہ بھی اپنے دور کے قطب وقت تھے۔ آپ کی خانقاہ میں جو بھی آتا چند دنوں میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا تھا۔ آپ لوگوں نے سینکڑوں کو ولی بنایا آپ لوگوں کی وجہ سے سلسلۂ عاشقانِ مدار کو بہت وسعت اور شہرت ملی لاکھوں لوگ دامان قطب المدار سے وابستہ ہو کر دین و دنیا میں

سرخروی حاصل کی۔

حضرت سید طاہر یہ وہ بزرگ ہیں کہ ہمیشہ حضرت شاہ مدار صاحب کی خدمت میں رہتے تھے۔ ایک ہفتے کے بعد نیم کے پتے خشک کرکے کھاتے تھے۔ اسی طرح حضرت شیخ مطہر ایک ہفتے میں ایک مٹھی چاول کھایا کرتے تھے۔ بہت عرصے تک حضرت شاہ مدار صاحبؒ کی خدمت میں بحالت سفر رہے ہیں۔ جب حضرت قطب مدار ماوراالنہر پہونچے ہیں تو ان سے فرمایا کہ کھانے کی بو نے میرا دماغ پریشان کردیا تم یہیں رہو چونکہ قاضی مطہر صاحب کی علیٰحدگی برداشت نہیں کرسکتے تھے وہ کھانا بھی چھوڑ دیئے۔ اس پر حضرت قطب مدار نے ارشاد فرمایا تو تو میرا عاشق ہے اُس وقت سے آپ کو خطاب عاشقانِ مدار عطا ہوا۔ غرض حضرت شاہ مدار صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ترک و تجرید اور آپ کے خلفاء اور مریدین کی ترک و تجرید کی کیفیت کیا بیان کی جائے یہ خدا کے شیر تھے انہوں نے اس کی محبت میں تمام لذات دنیا کو خیرباد کہہ دیا تھا اسی کے عشق و محبت میں ہمیشہ سرشار رہتے تھے۔

عاشقی چیست بگو بندۂ جانان بودن ؛ دل بدستے دگرے دادن و حیران بودن

حضرت شاہ مدارؒ کا جونپور میں دوبارہ ورود

جب حضرت قطب المدار قدس سرہٗ پہلی دفعہ جونپور تشریف لے گئے اور پھر

وہاں سے جانے لگے تو وہاں کے لوگوں کا خلوص و اشتیاق دیکھ کر آپ نے دوبارہ تشریف لانے کا وعدہ فرمالیا تھا۔ حضرات جونپور نے بالخصوص سلطان ابراہیم شرقی نے بہت سی درخواستیں جونپور تشریف لانے کے واسطے ارسال خدمت کیں۔ آپؒ نے گزارشات اہل جونپور کی قبول فرماکر حسب الواعدہ دوبارہ جونپور کی طرف معہ اپنے چند مخصوص خدام و مریدین کے تشریف لے گئے۔ آپ کے پہونچنے پر باشندگان جونپور اور سلطان ابراہیم شرقی و مفتی سید صدرِ جہاں و ملک العلماء وغیرہ اور دیگر عمائدین و روسائے شہر نے بڑے زور و شور کا استقبال و خیر مقدم کیا اور انتہائی اعزاز و احترام اور شان و شوکت و جوش و عقیدت اور محبت کے ساتھ شہر میں لائے۔ اس موقع پر جو خوشی و شادمانی اہل جونپور کے دلوں میں جوش مار رہی تھی وہ نوکِ قلم سے ادا نہیں ہو سکتی یا جو سیلاب زیارت کرنے والوں کا امڈا ہوا تھا اس کا اندازہ بیان سے افزوں اور تحریر سے زیادہ ہے۔ اس وقت بہ سبب رسوخ عقیدت و خلوص و محبت اہل شہر وغیرہ کے آپ نے جونپور میں چند سال قیام رکھتے ہوئے ایک عالم کو اپنی قوت باطنی اور روحانیت سے فیض یاب فرمایا۔ آپ کے حجرہ مبارک کے گرد اہل حاجت کا ہر وقت میلہ رہتا تھا۔ آپ ایک وقت مقررہ پر حجرہ شریف سے باہر تشریف لاکر سب کو اپنی زیارت سے مشرف فرماتے اور حاجتمندوں کی حاجتیں پوری فرمایا کرتے تھے۔

قیام جونپور کے چند مخصوص واقعات

ایک بار ملک العلماء کے ایک شاگرد رشید عیسیٰ جونپوری نے حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا یا حضرت آپ کھانا کیوں نہیں کھاتے۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ عزیز من قرآنِ پاک کی تلاوت اس طرح پر کرنا چاہیئے کہ قرآنِ پاک کے نقوش و حروف اور کلمات طیبات تلاوت کرنے والے کی قوت جسم اور اس کے معنی قوت روح ہوتے رہیں۔ سو الحمد للہ کہ اس حقیقی فضل کرنے والے اللہ بزرگ و برتر نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھ کو اس کی مناسبت عطا فرمائی ہے۔ یعنی قرآن کا اس قدر اثر ہونا چاہیئے کہ پڑھنے والے کی بھوک و پیاس جاتی رہے۔ دیکھو حضرت یوسف علیہ السلام کا چہرۂ منور کو ایام قحط میں جب اہل مصر دیکھ لیتے تھے تو اس دیدار فرحت سے اہلِ مصر کی بھوک و پیاس جاتی رہتی تھی۔ پھر جس کو اللہ رب العزت اپنے کرم سے اپنے تجلیات میں استغراق کی توفیق عطا فرمائے تو اگر اس کو بھوک و پیاس نہ لگے تو اس میں تعجب کی کونسی بات ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

ایک بار موصوف الصدر شیخ عیسیٰ نے آپ کی خدمت میں ایک کیوڑے کا پھول پیش کیا آپ نے اس کے لینے سے انکار کیا شیخ نے عرض کیا کہ خوشبودار پھول کا رد کرنا یعنی قبول نہ کرنا جائز نہیں ہے۔ آپ نے

ارشاد فرمایا کہ بشرطیکہ مشکوک و مشتبہ نہ ہو اس سلسلے میں شیخ نے کچھ زیادہ گفتگو کرنی چاہی مگر اللہ کی قدرت اور آپ کی کرامت سے وہ پھول بزبان فصیح بات چیت کرنے لگا اور اپنے مشتبہ و مشکوک ہونے کی بدلائلِ قطعیہ شہادت دی۔ اس کرامت سے شیخ عیسیٰ کو بھرے مجمع میں شرمندہ ہونا پڑا۔ اس قسم کے بہت سے واقعات جونپور میں ظہور میں آئے جن کو بنظرِ اختصار ترک کر دیا گیا۔ جب آپ جونپور سے روانگی کا قصد فرمایا تو اہل جونپور اور باشندگانِ مضافات جونپور کو آپ کی جدائی بہت شاق گذری ہر شخص متمنی تھا کہ آپ مستقل طور پر جونپور میں قیام فرمائیں اور کبھی کہیں تشریف نہ لے جائیں مگر اس قسم کے مقدس و بزرگ حضرات مامورین من اللہ ہوتے ہیں ہمیشہ راضی برضاء اللہ رہتے ہیں کبھی حکم خدا سے انحراف یا تجاوز نہیں کرتے اس لئے حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کسی کی درخواست قبول نہیں فرمائی اس پر سب نے عرض کیا کہ اگر آپ تشریف رکھنا قبول نہیں فرماتے تو ہماری تسکین خاطر اور دلجوئی کے واسطے حضرت صاحبزادے سید ابو محمد خواجہ ارغون ہی کو چھوڑے جائیے تاکہ ہم انھیں کی خدمت اور فرمانبرداری سے سعادت دارین حاصل کریں۔ آپ نے ان کی اس عقیدت و محبت اور ہمتِ بلند کی بہت تعریف اور آفرین فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ خدا کا پیارا بندہ میرا لختِ جگر نورِ بصر رفیقِ سفر و حضر ہے مجھ سے جدا نہیں ہو سکتا آپ کا یہ ارشاد بالکل صحیح ہوا۔

جس کا ظہور اس طرح ہوا کہ حضرت خواجہ ارغون رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مقدس خانقاہ شریف کے قریب زیارت گاہ خواص و عوام ہے۔
الغرض آپ نے ایک دن معہ حضرات صاحبزادگان و رفقاء کے جونپور سے سورت کی طرف مراجعت فرمائی۔ (انیس الابرار ص ۹۳، ۹۴)

حضرت شاہ مدار صاحبؒ سورت میں

حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ سورت کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں ایک گاؤں میں قیام فرمایا۔ وہاں پر کچھ اشرار آپ کی بزرگی اور روشن ضمیری کے قائل نہیں تھے۔ آزمائش کی خاطر ایک زندہ شخص کو مُردوں کی طرح کفنا کر مصنوعی جنازہ تیار کروایا اور چند آدمیوں کے ساتھ وہ جنازہ آپ کی خدمت میں بھجوایا لوگوں کو ہدایت کر دی کہ آپؒ سے وہ نماز پڑھانے کے لئے کہیں مقصد یہ تھا کہ آپ روشن ضمیر بزرگ ہیں تو زندہ شخص کی نماز نہیں پڑھیں گے اور اگر آپ نے پڑھ دی تو آپ کی مصنوعی بزرگی کا اس طرح پول کھل جائے گا غرض لوگ جنازہ لے کر آپ کی خدمت میں پہونچے اور نماز پڑھنے کے لئے آپ سے عرض کیا آپ اٹھے اور نماز پڑھادی نماز پڑھ کر آپ حجرے کے اندر تشریف لے گئے لوگوں نے قہقہہ لگاتے ہوئے سر سے کفن ہٹایا وہ شخص جسے مردہ بنایا تھا وہ مر چکا تھا جب یہ حالت دیکھی تو سب کے سب حضرت قطب مدارؒ کے قدموں میں

گر کر معافی مانگنے لگے۔ سرکار سرکارانؒ نے ان سب کو معاف فرمایا آپ کی کرامت سے وہ مردہ شخص زندہ ہوگیا۔ سارا گاؤں آپ کے حلقۂ غلامی میں داخل ہوگیا۔ جب آپ سورت پہونچے ہیں تو چاروں اطراف سے لوگ آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہونے لگے۔ راستہ میں ایک نابینا بیٹھا ہوا تھا جو سوال کیا کرتا تھا۔ آپ کو اس کی حالت دیکھ کر رحم آیا اور آپ نے اسی وقت وضو کرکے وضو کا پانی تو اس کی آنکھ میں لگایا اور دعاء کے لئے ہاتھ اٹھایا آپ کی دعا وہ بارگاہ خداوندی میں فوراً مقبول ہوئی اور وہ اندھا سیانکا ہوگیا (لایرد القضاۃ الا الدعا) کا پورا پورا ظہور ہوگیا۔ سورت اور آس پاس کے علاقوں میں آپ نور وعرفان کی بارش فرماتے رہے ہزاروں آدمی آپ سے مستفیض ہوئے۔

وہاں سے آپ مکن پور کی طرف روانہ ہوئے لیکن مکن پور پہونچنے سے پہلے محض اپنے مخصوص اور پیارے مرید کی خاطر سے قصبۂ کنتور تشریف لے گئے اور چند روز وہاں قیام فرمایا۔ یہ پیارے مرید اور خلیفہ کون تھے؟ حضرت قاضی محمود کنتوری تھے۔

حضرت قاضی محمودؒ پر خاص کرم

حضرت سید ابوالحسن میٹھے مداریہ صاحبزادگان حضرت قاضی محمود صاحبؒ کے وطن آپ کا کنتور ہے آپ اجلہ اولیاء اللہ میں سے ہیں جس زمانے میں

حضرت شاہ مدار صاحبؒ جونپور سے مکن پور تشریف لے جاتے تھے راستہ میں چند روز حضرت قاضی محمود صاحب کی خاطر سے اور نیز یہاں کے لوگوں کو فیضیاب فرمانے کے لئے کنتور میں بھی قیام فرمایا تھا ایک روز قاضی محمود صاحب نے حضرت شاہ مدار صاحبؒ مسرت کی حالت میں دیکھا تو عرض کیا کہ حضرت کی ذات بابرکات کے واسطے سے خاکسار کو رحمت الٰہی و انوار و برکات محمدی سے جس طرح نوازا گیا ہے۔ ایک تمنا اور میرے دل میں ہے کہ خدا اس سے بھی مشرف فرماتا مگر حضور کی ہیبت اس قدر ہے کہ عرض کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا کہ یہ وقت نزول رحمت کا ہے جلد کہو انہوں نے عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ میرا ایک لڑکا ہوتا جو حضور کے مقامات اور حالات سے سرفراز ہوتا اور مثل حضور کی ہوتا حضرت شاہ مدارؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے ایک فرزند رشید میری پشت میں ودیعت رکھا تھا لیکن میں متاہل نہیں ہوا اور یہ تقدیر معلق ہے۔ اس فرزند کو میں نے تم کو دیا اور جیسا تم چاہتے ہو انشاء اللہ ویسا ہی ہوگا۔ اس کا نام میٹھے مدار رکھنا یہ کہہ کر حضرت شاہ مدار صاحبؒ نے اپنی پیٹھ سے قاضی صاحب کی پیٹھ کو مس کر دیا۔ قاضی صاحب نے یہ خبرِ مسرت سُن کر بارگاہ خداوندی میں سجدۂ شکر ادا کیا اس کے بعد حضرت شاہ مدار صاحب مکن پور کو تشریف لے گئے اور قاضی صاحب کو حکم دیا کہ آپ کنتور میں رہیں جب آپ کے لڑکا پیدا ہو تو مجھے اطلاع کرنا کہ جو

امانت میں نے اس فرزند کے لئے رکھ چھوڑی ہے۔ وہ میں تم کو دیدیا
غرض اس واقعہ کے تین سال بعد میٹھے مدار پیدا ہوئے حضرت شاہ
مدار صاحب کی خدمت میں گئے اور یہ مژدہ سنایا حضرت شاہ مدار
صاحب یہ مژدہ سُن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ میٹھے مدار
فرزند متولد شد پس مارا دریں دیار ماندن چہ کار ست۔

حضرت ابو داؤد زمانی بن خواجہ مرقس معشوق

علم ظاہری حاصل کرنے کے بعد حضرت ابو داؤد زمانی بن خواجہ مرقس
معشوق کا علم معرفت کے لئے سیاحی کرنا۔ صاحب گلزار اناؤ مفتی حضرت
نور الدین ضیائی نے اپنی کتاب کے ساتویں باب میں وضاحت سے
لکھا ہے۔ مختصر یہ کہ پہلے حضرت مولانا عبد الباسطؒ سے تعلیم حاصل کی اور
سلسلہ تعلیم میں مولانا کا جھوٹا پانی پی لیا اس کی برکت سے بہت
بڑے عالم فاضل ہو گئے اور مدرسہ جاری کیا طلباء کو خوب پڑھایا
کرتے تھے۔ ایک روز اپنے دل میں کہا کہ علم معرفت دیگر علم ہے۔
اور یہ ظاہری علم ہے باطنی علم حجاب الاکبر ہے۔ بس والد صاحب سے
اجازت لے کر علم معرفت کے لئے سیاحی اختیار کی پہلے بیت اللہ
کا حج کیا پھر مدینہ طیبہ میں نبی کریمؐ کے آستانہ مبارک پر حاضری دی
وہیں پر حضرت قطب المدار صاحب کے خلیفہ حضرت زین العابدین
موحد سے ملاقات ہوئی اور ان کے کشف و کرامات دیکھ کر بیعت ہوئے

درخواست کی تو انھوں نے کہا کہ اے بھائی میرے نصیب کہاں کہ میں تم کو بیعت کروں آپ کے نصیب میں تو بہت بڑے بزرگ ہیں قطب عالم مدار اعظمؒ ہیں تو مجبوراً وہاں سے رخصت ہوئے بہت دن سیاحی کی بہت سے بزرگوں سے ملاقات کی مگر کسی پر طبیعت مائل نہیں ہوئی۔ تھک ہار کر کہا کرتے تھے کہ اے کاش حضرت قطب المدار صاحب کی قدمبوسی حاصل ہو جاتی۔ آخر خراسان میں جا کر حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدارؒ سے بیعت ہوئے تعلیم سلوک اس قدر جلد طے ہوئے ایک روز حضرت مدار صاحبؒ نے خوش ہو کر دستار خلافت سے ممتاز فرمایا آپ میں زہد و تقویٰ بلند تھا اور باہمت جوان تھے دائمی پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ پندرہ روز میں ایک بار پانچ مثقال میوہ افطار کرتے کبھی وہ بھی ناغہ کرتے تھے۔

سیّد ابو محمدؒ ارغون کا نکاح

ایک روز حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون سے کسی نے نکاح کے بارے میں کہا انھوں نے انکار کیا۔ اس کا حال حضرت شاہ مدار صاحبؒ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اے فرزند تمہارا اور تمہارے بھائیوں کا نکاح ہوگا اور اولاد کا سلسلہ چلے گا اس سے انکار نہ کرنا چاہیئے۔ غرض وہ خاموش ہو گئے جب نکاح کا وقت آیا تو آپ نے فرمایا اے فرزند ولادت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک راہ صلبی دوسری روحانی۔ صلبی تو

ماں باپ سے تعلق رکھتی ہے اور اس کا تعلق عام خلق سے ہے جو کوئی آتا ہے اس لباس ظاہری کو پہنے ہوئے آتا ہے ایک روز اس کو ترک کرنا ہوگا اور دوسری ولادت روحانی ہوتی ہے جو میرا اور تمہارا تعلق ہے یہ قیامت تک قائم رہے گا اس کو فنا نہیں ہے۔ میں نے تم کو اپنا جانشین کیا ظاہری تعلق میں تمہارے ساتھ یہ ہے کہ تم میرے بھائی کی اولاد ہو اور بھائی کی اولاد بھائی کی طرف منسوب ہوا کرتی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے: وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَائِیْ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ۔ اور ظاہر ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے ملتا ہے چونکہ حضرت اسحٰق حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بھائی تھے ان کو بھی باپ کہا گیا ہے۔ حضرت اسمٰعیل کی اولاد بھی حضرت اسحٰق کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ لہٰذا تم بھی میری اولاد ہو شریعت و طریقت میں تم میرے جانشین ہو۔ غرض قصبہ جتھرا میں سادات کے گھرانے میں ایک دختر نیک اختر کے ساتھ بروز جمعہ یکم ربیع الاول ۱۲۴ھ کو (اس وقت حضرت کی عمر ۸۴ سال تھی) ان کا عقد کیا گیا خدا نے ان کی اولاد میں وہ برکت عطا فرمائی ہے کہ اب تک ان کے نسب کا سلسلہ قائم ہے۔ آپ کے بعد آپ کے بھائیوں کے بھی نکاح ہو گئے وہ سب مکن پور شریف میں آباد ہیں۔ بڑے بڑے اولیاء ان کی اولاد میں ہوئے اور ایسے ترک و تجرید میں رہے کہ مکان تک نہ بنایا۔ امراء سلاطین نے بہتیرا چاہا کہ اچھے اچھے مکانات تعمیر کرا دیں مگر ان بزرگوار

نے اس کو پسند نہ کیا ورنہ آج مکن پور کی حالت بھی فتح پور سیکری وغیرہ جیسی ہوتی بارہ مواضع سلطنت مغلیہ کی طرف سے مقرر کئے گئے تھے وہ بھی سرکار انگلشیہ نے ضبط کر لئے اصل یہ ہے کہ ان سادات نے اس کو پسند ہی نہ کیا ان لوگوں نے اپنی اولاد اور خلفاء کو خاص طور پر وصیت کی تھی کہ امراء و سلاطین کی مجلس سے پرہیز رکھیں چنانچہ بہت سے بزرگ اس خاندان کے ترک و تجرید میں بسر کر کے گزر گئے۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ حضرت شاہ مدار صاحبؒ نے جس قدر ہندوستان میں اپنی روحانی قوت سے اسلام کے پھیلانے میں حصہ لیا ہے ایسے بزرگ بہت کم ہیں جیسا حضرت سلطان الہند خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے بکثرت قوم ہنود میں اسلام پھیلایا اسی طرح حضرت قطب مدار صاحبؒ اس کثرت سے کام کیا کہ باید و شائد مشتے نمونہ از خروارے۔ آپ نے ساڑھے نو کروڑ کافروں کو دولتِ اسلام سے مالا مال فرمایا۔

قصّہ پل رائے

ایک موضع گردامئو قنوج کے متصل وہاں ایک شخص پل رائے رہتا تھا وہ لاولد تھا۔ جب حضرت پیر زندہ شاہ مدار صاحبؒ کا شہرہ ہوا تو وہ معہ اپنی زوجہ کے حاضر مکن پور ہوا۔ آپ نے اس کے حق میں دعاء کی اس کے بیٹا پیدا ہوا جس کا نام الرائے رکھا گیا۔ مگر ولادت عجیب طرز سے ہوئی بالکل ایک مضغہ گوشت کی مانند پیدا ہوا وہ اس کو اٹھا کر

لئے ہوئے حضرت کی خدمت میں آئے آپ نے اس کو بغور دیکھا اپنی باطنی قوت سے اس کے نقائص کو دور کر دیا جس کے اثر سے وہ رونے لگا اور اس کے ہاتھ پیر وغیرہ ظاہر ہو گئے پھر وہ پلا اور بڑھا اس کی نسل اب تک باقی ہے۔ ہندی کی ایک گیت اس کے بارے میں مشہور ہے وہ یہ ہے :۔

پل کو تار لیو رچھن مان لتھر لتھر کر آپ دکھائیو ؛ بی بی بھور کو ڈھانک لیو اور رائے مل پر دیا
اندھوں آنکھوں کو رچھن کایا رچھن سکھ پنت پائیو ؛ کھمبتگار کے طالع دَو وجگ ماں شاہ مدار کہائیو

یہ شعر قصہ طلب ہیں بی بی بھورا ایک مجذوبہ تھیں ہمیشہ برہنہ رہتی تھیں۔ لوگ دریافت کرتے کہ آپ برہنہ کیوں ہیں تو فرمایا کرتیں تھیں کوئی مرد ہی نہیں ہے جس سے پردہ کروں۔ چنانچہ حضرت شاہ مدار صاحبؒ کے تشریف لانے کی خبر سن کر کپڑے پہن لئے رانی مامل ایک عقیمہ تھیں وہ شاہ مدار صاحبؒ کی دُعا کی برکت سے صاحب اولاد ہوئی تھی۔ یہ تھے کرامات حضرت شاہ مدار صاحبؒ کی کہ اس طریقہ سے قوم ہنود کے دلوں میں اسلام کی وقعت پیدا کی اور ان کو راہ راست پر لائے۔ اس واقعہ کو دیکھ کر بل رائے معہ اپنی بیوی کے مسلمان ہو گیا۔ آپ کی دعا سے اس کا بیٹا الرائے بڑا شاعر ہوا اور ہمیشہ حضرت شاہ مدار صاحبؒ کی تعریف میں شعر کہا کرتا تھا۔ اس کی اولاد بارہ پشت تک صرف ایک ایک ہی ہوتی رہی اس کے بعد مداری رائے جو پیدا ہوا اس کے اولاد ایک مدت تک نہیں ہوئی۔ آخر اس نے حضرت شاہ مدار صاحبؒ کے آستانہ پر جا کر معروضہ کیا کہ

حضور کی دُعاء کے بموجب بارہ پشت تک سلسلہ نسب چلا اب کیا میں لاولد ہی جاؤں گا۔ خدا کی شان تھوڑے عرصہ کے بعد اس کے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام حشمت رائے رکھا گیا۔ پھر اس کے اور دوسرا لڑکا ہوا جس کا نام خمت رائے رکھا گیا یہ لوگ اب تک موجود ہیں اور اہل اسلام کے طریقے پر زندگی بسر کرتے ہیں۔

حضرت شاہ مدار صاحبؒ کے کرامات جس طرح آپ کی حیات میں تھے بعد وصال کے بھی اسی طرح جاری و ساری ہیں لاکھوں دلوں سے آپ نے حجاب غفلت کو دور کیا اور نجاست شرک سے پاک کیا سچ ہے العلماء ورثۃ الانبیاء ہوتے ہیں۔ ایسے عالم ظاہر و باطن کے انبیاء کی جانشینی کے لائق ہوتے ہیں اور ان کے کام پورا کرتے ہیں۔

مرتے کو ماریں زندہ شاہ مدارؒ

عوام میں یہ مثال ایسے وقت بولا کرتے ہیں کہ جو شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اس پر اور کوئی ظلم کرتا ہے تو کہتے ہیں مرتے کو مارے زندہ شاہ مدارؒ۔ یہ ایک عام محاورہ ہے۔ اصل میں یہ صوفیائے کرام کے تعلیم سلوک اس پر روز سے وحیلہ کشی جن کو عوام نے توجہ القائیل بما لا یرضیٰ بہ قائلہ یہ معنی من گھڑت کر لئے ہیں۔ ان لوگوں کی اور غرض تھی اور انھوں نے اس کے خلاف معنے لئے جیسے مولانا رومؒ نے لکھا ہے کہ حدیث میں آیا ہے حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ ہ (وطن سے اصلی محبت

ایمان کی نشانی ہے) مگر عوام وطن سے یہ عارضی وطن کی محبت لیتے ہیں
حالانکہ یہ نہیں ہے کیونکہ اصلی وطن تو ہمارا وہی ہے جہاں سے ہم آئے
اور وہیں ہماری بازگشت ہوگی۔ دُنیا میں تو ہمارا قیام چند روزہ
یہ تو ایسا ہے جیسے مسافر خانہ تو اس عارضی جگہ کو اصلی وطن نہیں کہتے
اور اس کی محبت سے اور ایمان سے تعلق بھی کیا اسی طرح اس مثال
کی حالت ہے کیونکہ حضرت شاہ مدار صاحبؒ کو دربار خداوندی میں
مرتبہ حاصل تھا کہ آپ ان لوگوں کو جو سلوک کی حالت میں مرتبہ فنا
حاصل کرتے تھے آپ اس فنا کو بھی فنا کر کے مقام بقاء (ابدی زندگی
میں پہونچا دیا کرتے تھے اور ان تعینات سے نکال کر لاتعین کے مرتبے
سے سرفراز فرما دیا کرتے تھے کیونکہ فنا کے معنے یہ ہیں کہ انسان کی
صفات بشریہ حسد و غرور۔ غصہ۔ بخل۔ طمع۔ طوال۔ امل وغیرہ جاتی
رہیں جب یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے تو "موتوا قبل انت موتوا"
(موت سے پہلے مر کر دکھاؤ) نفس امارہ کو ختم کر دینا تو اس کا لطف
آجاتا ہے اور انسان مثل مردے کے ہو جاتا ہے جیسا کہ حضور سید
عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا: من اراد ان ینظر الی میت یمشی
علی وجہ الارض فلینظر الی ابن ابی قحافہ ؓ یعنی جو شخص چاہے
کہ کسی مُردے کو زمین پر چلتا ہوا دیکھے وہ ابو قحافہ کے بیٹے کو دیکھ لے
یعنے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تمام خصائل رزیلہ سے پاک صاف ہو گئے تھے

متخلق باخلاق اللہ ہو گئے تھے کلام پاک میں ارشاد ہے اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝ حضور سرور عالم تمام صفات بشریہ سے پاک اور صاف تھے اور متصف باخلاق اللہ تھے ۔ نیز آپ کے اصحابؓ بھی صفات بشریت وخصائل رذیلہ سے صاف تھے اہل دل اس موت سے جس کی بابت کلام پاک میں ارشاد ہے حیوانوں کی سی موت مراد نہیں لیتے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور کے وصال کے وقت یہ فرمانا کہ جو کوئی شخص یہ کہے گا کہ آنحضرت کی موت ہو گئی میں اس کی گردن مار دوں گا ۔ اسی بناء پر تھا ۔ اس وقت آپ پر روحانیت کا غلبہ تھا ۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد ظاہری جسم کی بناء پر تھا ۔ چونکہ آپ پر تو نبوت اثر کئے ہوئے تھا جب آپ نے تقریر فرمائی اور خدا کی توحید بیان فرمائی اس وقت حضرت عمرؓ کی حالت میں نزولی شان ظاہر ہوئی اور آپ نے حضرت صدیق اکبر کے بیان کو تسلیم کیا ۔ غرض صوفی جب تک صفات باری تعالیٰ جو ننانوے ہیں متصف نہیں ہوتا اور جب صفات باری تعالےٰ کے ساتھ متصف ہو جاتا ہے تو پھر اس کی موت کو موت نہیں کہہ سکتے بقول حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ :

جانِ چیست چنیں لطفہ صلب قضاء ؛ دنیا رحم است مشیمہ است فردا
تلخی ترعش ولادت مادر طبع ؛ دین مردن زادن است در دارِ بقاء

پس اولیاء اللہ کی موت کے یہ معنے ہیں کہ وہ ایک مکان سے دوسرے مکان

میں چلے جاتے ہیں کیونکہ انسان دنیا میں عالمِ علوی سے بغرض تحصیل کمالات آیا ہے جب یہ کمالات حاصل ہو جاتے ہیں تو وہ پھر اپنی اصل جگہ روانہ ہو جاتا ہے۔ اس کو موت نہیں کہیں گے بقول شخصے:۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است برجریدۂ عالم دوام ما

پس فنا کے معنے خصائل رذیلہ سے صاف ہونے کے ہیں اور فنا الفنا کے معنے یہ ہیں کہ اس فنا کا بھی علم نہ رہے۔ اور جب باری تعالےٰ میں مستغرق ہو جائے اور مقام بقاء میں بسیرا کرنے لگے یہ بات سالک کو حضرت شاہ مدار صاحبؒ کی صحبت سے حاصل ہو جاتی تھی۔ کیونکہ آپ مقام بقاء میں تھے اوروں کو بھی آپ اسی مقام پر پہونچا دیا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے یہ بات زبان زد خلائق ہو گئی کہ مرتے کو مارے زندہ شاہ مدارؒ یعنے جو صوفی مرتبہ فنا میں ہوتے تھے آپ اس مقام سے نکال کر مرتبہ فناء الفناء میں پہونچا دیا کرتے تھے جس طرح اللہ تعالےٰ نے حضرت شاہ مدار صاحبؒ کو روحانی قوت سے مالا مال فرمایا تھا۔ ظاہری قوت میں بھی آپ یکتائے زمانہ تھے۔ کسی شخص کہا ہے:

حضرت شاہ بدیع الدین مدار — انکہ شمشیریں بوقت کارزار
از وجود کافراں خود ریختہ — کفر را از جان بر آوردہ دمار

حضرت مدار اعظمؒ داعیٔ اسلام

قطب الاقطاب ! قطب الارشاد ! قطب العالم ! قطب المدار ! المعروف بہ شہنشاہ حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ شیخ العرب والعجم مدار الاولیاء ! مدار العلمین حسینی وحسنی سادات و آلِ رسول عاشق رحمۃ للعلمین ! محبوب رب العلمین چودہ سال کی عمر شریف تک جملہ علوم ظاہری میں کامل و اکمل ہو کر باطنی علوم کی طرف کمربستہ ہوئے آپ نے کامل تحصیل علم سے فراغت پائی اور توارد مثل ہمیاء ۔ علم ریمیاء علم سیمیاء علم کیمیاء میں کمال حاصل کیا ۔ اپنے والد ماجد کے دستِ حق پرست پر کیا سلسلہ جعفریہ جدی سے اجازت و خلافت سے سرفراز ہوئے ۔ خدائے بزرگ و برتر نے اس میں بھی اپنی رحمتِ کاملہ سے سرفراز فرمایا زمین و آسمان میں آپ کا شہرہ بپا ہو گیا ۔ بہت جلد سلوک و معرفت کی تمام منزلیں طے کر کے کلمہ توحید کا پرچم بلند کرنے کے لئے اپنے والدین سے اجازت لے کر قصبۂ جُنار شہر حلب ملکِ شام کو خیرباد کہہ کر جنگلوں اور پہاڑوں اور بیابانوں میں عبادت الٰہی کرتے ہوئے بہ ہدایتِ غیبی بیت المقدس کی طرف سفر فرمایا ۔ بایزید بسطامیؒ سے بیعت کی پھر مکہ معظمہ حاضر ہوئے ۔ کبھی بصرہ کبھی حصرہ ! کبھی عرب کبھی عجم ۔ کبھی فارس کبھی یوروپ کبھی المانیہ کبھی برطانیہ کبھی روم و کبھی یونان ۔ کبھی مصر تو کبھی سوڈان ! کبھی مراکش و کبھی ایران ! کبھی سوڈان و کبھی بغداد

کبھی چین کبھی جاپان، کبھی ترکستان کبھی افغانستان، کبھی پاکستان کبھی سری
کبھی کولمبو کبھی سنگاپور! کبھی انڈونیشیا، کبھی ملائشیا، الغرض آپ
نے ساری دنیا کا سفر کیا اور ہر جگہ اسلام کا جھنڈا بلند کیا مگر حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک پر آپ بار بار ہندوستان تشریف
لاتے رہے۔ آپ کی شروعات کی پہلی صدی تو زیادہ تر ریاضت الٰہی
میں گذری کوئی درّہ (یا غار) خوبصورت نظر آتا تو آپ کو غارِ حرا
یاد آجاتا بس اسی غار میں عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتے آپؒ حبس دم
کثرت سے کرتے چت لیٹ کر ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے سانس رک
جاتی اور آپ کی روحِ مبارک عالم بالا کی سیر کو نکل جاتی۔ آپ چھ
چھ مہینے تک اسی عالم میں پڑے رہتے اور زندہ رہتے اس وجہ سے
بھی آپ کا لقب (زندہ شاہ مدارؒ) ہوا۔ (جو لوگ تمام پریشانیوں
سے تنگ آکر آپ کی دستگیری طلب کرتے آپ اُن کو بھی حبسِ دم
کی تعلیم دیتے اسی وجہ سے لوگ مرتے کو مارے زندہ شاہ مدار کہتے ہیں)
آپ ایک ہی مقام پر بارہ بارہ سال کے چھلے کئے ہیں۔ آپ کو کوئی اونچا
پہاڑ نظر آتا تو آپ کو احد کا پہاڑ یاد آتا آپ اس پر بارہ بارہ سال تک
ریاضت فرماتے دنیا میں آپ نے بہت سے مقامات پر ایسے چھلے
کئے ہیں آپؒ کوہ طور پر بھی زیارت کے لئے تشریف لے گئے تھے جہاں
سے حضرت موسیٰؑ کو شرف ہمکلامی اللہ تعالےٰ سے ہوا تھا۔ اور خطاب
کلیم اللہ عطا ہوا تھا۔ آپؒ نے وہاں بھی بارہ سال کا چھلہ فرمایا تھا۔

۲۸۰ھ میں جب آپ پہلی بار ہندوستان تشریف لائے تھے ساحل ملابار پہونچے وہاں بھی پہاڑ پر آپ نے چودہ برس عبادت الٰہی میں گذارے ۲۹۴ھ میں آپ پہاڑ سے نیچے اُترے اور تبلیغ کا کام شروع فرمایا سندھ کی طرف بڑھے آپ نے ایک مجمع میں ان کی زبان میں تقریر فرمائی یہ خدائے تعالیٰ کا خاص کرم تھا۔ آپ جس ملک میں بھی جاتے اُن ہی کی زبان میں ایسی فصیح و بلیغ تقریر فرماتے متاثر ہو کر ہزاروں آدمی داخل اسلام ہوتے۔ انھیں میں خوش نصیب راجہ بلوان سنگھ آپ کی نگاہ فیض سے مستفیض ہوا۔ سرکارِ سرکاراںؒ نے خوش ہو کر زور آور خاں کا خطاب مرحمت فرمایا جب آپ پہلی مرتبے ہندوستان تشریف لائے مالابار سے سندھ گجرات کاٹھیاواڑ سورت کے علاقہ میں تبلیغ شروع فرمائی اور آپ نے ایک ایسے ملک میں تبلیغ کا آغاز فرمایا جہاں جوگیوں بیراگیوں۔ صانع ان صنام و بائع الاصنام کا راج تھا۔ وہ اپنے سحر و شعبدوں اور کرتبوں سے راج راجگان کو مسحور کر رکھا تھا جو تبلیغ کی راہ میں حائل تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبؐ کے محبوب سیدنا قطب المدارؒ کو ایسی کرامت عطا فرمائی تھی جس کے سامنے سحر و سامریت سجدہ ریز تھی۔ آپ جب خطبہ دیتے حاضرین پر ایسا اثر ہوتا کہ مجبور ہو کر کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنا پڑھتا۔ تھوڑے ہی وقت میں آپ نے لاکھوں کو تفخات اسلامیہ سے سرفراز فرما کر غلامیٔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا پٹّا پہنایا جس کو انشاء اللہ العزیز قیامت تک کوئی نہیں اتار سکے گا۔ اس علاقہ میں تقریباً

آٹھ سال تبلیغ فرما کر بغرض حج ہندوستان سے حجاز کے لئے روانہ ہوئے لیکن راہ بدل کر تبلیغ دین متین فرماتے ہوئے حجاز پہونچے۔ مکہ معظمہ جاکر کعبۃ اللہ کا طواف کرتے ارکان حج مکمل فرماتے پھر دربار رسالت میں بازیابی کا شرف حاصل کرتے زیارت سے مستفیض ہوتے۔ مزید ہندوستان کے لئے حکم ملتا۔ تعمیل حکم کے لئے پھر ہندوستان کے لئے روانہ ہوتے۔ بغداد ایران خراسان۔ ترکستان۔ چین وغیرہ میں تبلیغ کرتے پھر ہندوستان میں تشریف لاتے۔ ایک بار مالابار سے تشریف لائے ایک بار سندھ سے تشریف لائے ایک بار کلکتے سے تشریف لائے۔ ایک بار مدراس سے تشریف لائے۔ ایک بار ساحل بمبئی سے تشریف لائے۔ ایک بار آپؒ بطور تبلیغ المانیہ پھر برطانیہ پھر جاپان فلپائن ملائشیا۔ انڈونیشیا، جاوا سماترا کولمبو سیلون۔ سنگاپور۔ سنگلدیپ سے تبلیغ فرماتے ہوئے ہندوستان تشریف لائے۔ تقریباً چودہ سو بیالیس ۱۴۴۲ مقام پر قیام فرمایا اور کروڑوں کو حلقہ بگوش اسلام فرما کر عشق مصطفیٰ ﷺ کے نور سے منور کیا۔ آپ نے ہندوستان سے سات حج فرمائے ہر مرتبہ راہ بدل بدل کر آتے جاتے اور گلہائے عشق محمدیؐ بکھیرتے جاتے تھے۔ رسالہ سید ظہیر الدین الیاس مداری نے ۸۴۰ھ میں لکھا ہے۔ اس میں حضرت قطب المدارؒ کے خلیفہ جملہ ایک لاکھ چوبیس ہزار تین سو ساٹھ نقل کرتے ہیں اور آپ نے ساڑھے نو کروڑ کافروں کو دائرہ اسلام میں شامل فرمایا۔ آپ جہاں جہاں جاتے تبلیغ کے لئے وہاں پر اپنے خلفاؤں کو مامور فرماتے تھے اور لوگوں کے دلوں پر

اپنے عادات واطوار و انوار محمدیؐ سے مستفید فرماتے تھے۔ آپ نے اقصائے عالم میں اپنے خلفاؤں کو پھیلا دیا تھا جو علم وعمل میں پابندِ شریعت پیرِ طریقت واقف رموزِ حقیقت اور اہل معرفت تھے۔

ہندوستان میں تبلیغ اسلام

حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدارؒ ہندوستان میں تقریباً بہت سے شہروں کا دورہ فرمائے ۲۸۰ھ سے آپ کا ورودِ مسعود ہندوستان میں شروع ہوا۔ سورت اور گجرات میں آپ کا کئی مرتبے گذر ہوا۔ راجستھان کے طرف بھی بہت آپ کی تبلیغ رہی اجمیر شریف میں آپ کی تین بار تشریف آوری ہوئی۔ سندھ۔ ملتان۔ سمرقند۔ تاشقند۔ بخارا اور خراسان۔ کابل۔ کشمیر۔ لاہور۔ آسام۔ بہار۔ کلکتہ۔ پٹنہ۔ یوپی۔ کانپی۔ قنوج۔ لکھنؤ۔ جونپور۔ کانپور۔ مکن پور۔ جبل پور۔ آگرہ۔ بدایون۔ بدری ناتھ۔ گرنار پہاڑ۔ نیپال۔ مدراس۔ بجواڑہ۔ وجئے واڑہ۔ بمبئی۔ سرینگر۔ بہرائچ میں اسلام کا ڈنکا بجادیا۔ آپ کے خلفائے باوقار کی تعداد صرف ہندوستان میں چودہ سو بیالیس ہے جو سفر وحضر میں ہر وقت سرکار مدار العالمین کے ہمراہ رہتے تھے آپ نے ہر ایک کو ایک ایک مقام پر اپنا نائب بنا کر تبلیغ و ہدایت کے لئے مامور فرمادیا علاوہ ازیں دیگر سلاسل کے تیس ہزار بزرگوں نے بھی آپؒ سے استفادہ حاصل فرماکر قلوب ونفوس کو منور کرنا شروع کر دیا۔ آپ کی یادگار کوئی کاغذی

تصانیف نہیں بلکہ وہ تصانیف ہیں گوشت پوست کے بنے ہوئے جن
تقویٰ وطہارت میں ڈھلی ہوئی روحیں ہیں۔ ان زندہ تصانیف کی
تعداد لاکھوں تک پہونچی۔ آپ برابر اسی میں لگے رہے کہ زندہ ہستیوں
کو اپنا نفخ دم کرتے رہیں اور اپنے چراغ سے دوسرے چراغ جلاتے
کرتے رہیں۔ ۵۹۶ برس کی عمر شریف تک آپ تبلیغ دین متین میں
صرف کئے۔

تو نے پہونچایا بلندی پر مقامِ زندگی ؛ تو نے عریاں کر دیا رازِ دوام زندگی
رحمت خالق جہاں بھی جائیں تیرا وجود ؛ جھجھنا اٹھے تیرے نغمے سے سازِ ہست و بود
قادری چشتی نظامی سہروردی نقشبند ؛ تیرے فیضان کرم سے ہو گئے ہیں ارجمند

مناقب اولیاء یا سیر الفقراء یا کرامات مداریا اس سے ملتی جلتی ناموں
کی پرانی جتنی بھی کتابیں ملتی ہیں اُٹھا کر دیکھ لیجئے۔ آپ نے اپنی عمر میں صالحین
صادقین۔ متقین۔ محسنین۔ صابرین۔ شاکرین۔ عابدین۔ مخلصین کی انگنت
ہستیاں تیار ملیں گی۔ علم وعمل کی حال وقال۔ قلب ونظر کی ظاہر وباطن
کی فقہ درویشی کی جامع ہوئیں۔ اور آپ کی خاص روحانی تعلیم کا یہ اثر
ہوا کہ ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے فیضان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نمودار ہوا۔ اسی نسبت سے ہر سلسلہ کے بزرگ آپ کو دادا مدار کہتے
ہیں۔ آپ کے فیضان کا یہ عالم تھا کہ کوئی سالک خواہ وہ کسی منزل میں کیوں
نہ ہو آپ کی توجہ کی برکت سے باری تعالیٰ منزلِ کمال پر پہونچا دیتا تھا۔
نسبت اویسیہ مداریہ کا تفصیلی ذکر آپ کو "آئینہ تصوف" (فصول مسعود

("اصول المقصود") میں دیکھئے وہ لکھتے ہیں کہ حضرت قطب المدار سید بدیع الدین المعروف بہ شہنشاہ حضرت زندہ شاہ مدارؒ سے واسطہ اور بلاواسطہ تمام اکابرین سلاسل یعنی قادریہ۔ چشتیہ۔ نقشبندیہ۔ سہروردیہ مجددیہ۔ قلندریہ سے تعلق رکھنے والے وابستہ اور فیضیاب ہوئے۔ اس وجہ سے کہ سلسلہ مداریہ میں اجرائے نسبت زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر موقوف ہے۔ اور زیارت کی تین صورتیں ہیں۔ پہلی صورت عالم رویا میں حضرت سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا۔ یہ مرتبہ مبتدیوں کو حاصل ہوتا ہے۔ دوم مثال عالم میں حضرت سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ مبارک سے استفادہ حاصل کرنا یہ منصب متوصلین کے لئے مخصوص ہے۔ تیسری صورت کاملین کو میسر ہوتی ہے کہ بالمشافہ دربار رسالت میں حاضر ہوں۔ اسرارِ باطنیہ اور رموزِ عالم سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ اس مرتبے پر پہونچنے والے حضرات درباری ہے۔ تمام بزرگانِ سلاسل نے اس قسم کی سعادتوں کو حاصل کرنے کے لئے سلوک مداریہ عالیہ سے اپنے آپ کو منسوب و مربوط فرمایا۔

اور فرماتے ہیں :۔

تیری رسائی پر تصدق دو جہاں کی عظمتیں ؛ راست قلب مصطفیٰ سے تجھ کو حاصل نسبتیں

حضرت قطب المدار کی روحانی نسبتیں

آنحضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سلاسل خمسہ کی نسبتوں یعنی

جعفریہ ۔ طیفوریہ ۔ صدیقیہ ۔ مہدویہ ۔ اویسیہ ۔ سے منسلک و مربوط ہیں

آپ کی نسبت جعفریہ معہ صلبی نسب کے یہ ہے :۔

۱ حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار ابن حضرت سید قدوۃ الدین علی حلبی بن سید بہاؤ الدین بن حضرت ظہیر الدین بن حضرت سید احمد بن حضرت سید محمد اسمٰعیل بن حضرت امام المتقین جعفر و صادقؒ بن حضرت امام المتقین باقرؒ بن حضرت امام المتقین سید زین العابدینؒ بن حضرت سیدنا امام المتقین حسینؓ شہید دشت کربلا بن خلیفۃ المسلمین حضرت سیدنا علیؓ ابن ابوطالب کرم اللہ وجہٗ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ اصل خدا صلی اللہ علیہ وسلم ۔ (مدار عالم ص۵۴ تا ص۵۶ ۔ تحفۃ الابرار فی مناقب قطب المدار)

نسبت طیفوریہ مداریہ

۱) حضرت سلطان الانبیاء و مرسلین امام الاولین والآخرین شفیع المذنبین رحمۃ للعلمین ابوالقاسم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

۲) امام المتقین خلیفۃ المسلمین اسد اللہ الغالب علیؓ ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ۔

۳) امام المسلمین مرشد العاشقین خواجہ خواجگان حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ ۔

۴) زبدۃ العاشقین امام الزاہدین حضرت خواجہ حبیب عجمی رضی اللہ عنہ ۔

۵) سلطان العارفین قطب العاشقین طیفور الدین شامی بایزید پاک بسطامی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ۔

۶) شمس الافلاک فرد الافراد سرکارِ سرکاران حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار

المعروف بہ شہنشاہ حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ۔

سلسلۂ صدیقیہ مداریہ

(۱) شفیع المذنبین۔ رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
(۲) حضرت سید الصادقین، امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ۔
(۳) سید المومنین حضرت سیدنا عبداللہ علمبردار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔
(۴) مصباح المتقین سیدنا خواجہ حضرت یمین الدین شامی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ۔
(۵) حضرت امام العارفین سیدنا خواجہ عین الدین شامی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ۔
(۶) حضرت سلطان العارفین سیدنا خواجہ بایزید پاک بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔
(۷) قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت پیر روشن ضمیر سید شاہ بدیع الدین قطب المدار المعروف بہ شہنشاہ حضرت پیر زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ (سیرت مدار صـ۲۹)

حضرت قطب المدار کی نسبتِ مہدویہ

(۱) حضرت محمد مصطفےٰ رسول معظم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔
(۲) امیر المومنین خلیفۃ المسلمین حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔
(۳) روح پاک حضرت امام مہدی موعود آخر الزماں علیہ السلام۔
(۴) مرشد کامل، ہادی آگاہِ دل، ماہر شریعت و طریقت، فاضل سبحانی، عاشق رحمانی ذاکر روحانی حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

آپؒ کی نسبت مہدویہ کا مقصد یہ ہوا کہ روحِ پاک حضرت امام مہدی علیہ السلام سے روحانی وابستگی حضرت قطب المدارؒ کو حاصل ہے اور قربِ قیامت میں جو سلسلہ باقی رہے گا وہ مہدویہ مداریہ ہی ہوگا (حصول مسعودیہ)

نسبت اویسیہ مداریہ

حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار راست قلب حضرت سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجرائے نسبت فیض اویسیہ مداریہ سرکارِ سرکاران کو حاصل ہے۔ آپؒ سے سید محمود کنتوریؒ نے شجرہ کی فرمائش کی حضرت نے ارشاد فرمایا اکتب اسمی بعد انا اسمی بعد اسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (بحوالہ فصول مسعودیہ)

حضرت قطب المدارؒ کا آخری خطبہ

حیٰ المدار میں رسالہ الیاس کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت شاہ مدارؒ نے اپنے وصال سے گیارہ دن قبل ۶ جمادی الاول ۸۳۸ھ کو تقریباً ڈیڑھ لاکھ مریدین و معتقدین و خلفاء کی موجودگی میں خطبہ پڑھا جو آپ کا آخری خطبہ جس کو خطبہ حجۃ المدار بھی کہتے ہیں۔ سرکارِ مدار العالمین نے اللہ تبارک و تعالےٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائی پھر حضور سرورِ عالم کی شانِ رحمۃ للعلمین پر رقت انگیز وعظ فرمایا۔ تمام حاضرین پر ایک سکتہ سا طاری تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آسمان سے صحیفے نازل ہو رہے ہیں۔ آپ نے سبھی کو

قرآن وحدیث پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی۔ پھر اپنے عزیزی سید عبداللہ کے صاحبزادے خواجہ ابو محمد ارغون۔ خواجہ سید ابو تراب فضور۔ خواجہ سید ابوالحسن طیفور کو جن کو آپ نے اپنی فرزندی میں قبول فرما چکے تھے طلب فرما کر ہمہ خلفاؤں سے ارشاد فرمایا کہ آج سے ان ہر سہ فرزندوں کو بجائے میرے تصور کرنا۔ اور جو مشکل آئے تو ان کے جانب رجوع کرنا۔ انشاء اللہ تعالےٰ ان مصائب کی عقدے کشائیاں ہوتی رہیں گی۔ اور تم سب ہراساں مت ہو میری روح جس طرح کہ اب تمھاری باطنی بیماریوں کا علاج کر رہی ہے انشاء اللہ بعد وصال کے بھی تمہاری خبر گیری رہے گی۔ بلکہ والستہ یا میرے دامن عاطفت کے سائے میں پرورش ہونے والوں سے منسلک بہ سلسلہ ہوگا یا جو کہ اللہ محمدؐ مدار کی محبت میں فنا ہوگا اس کو اللہ رب العزت بلاحساب وکتاب جنت الفردوس میں داخل کرے گا کیونکہ خدائے قدوس نے میرے جد امجد کو خلعت رحمۃ اللعلمین وخطاب حیات النبی کا اور مجھ بندے کے سر پر تاج مدار العلمین کا رکھکر خطاب "حَیُّ المدار" سے سرفراز فرمایا۔ ہمارے دشمنوں کو بروزِ محشر اسفل السافلین میں داخل کرے گا۔ پھر آپؒ نے خواجہ ابو محمد ارغون کو اپنی مسند شہنشاہیت پر بٹھایا اور تاجِ رسولِ خدا اور عمامہ حضرت علی شیر خدا کا سر پر رکھ کر علم سینہ اور سند خلافت وجانشینی کی عطا فرمائی۔ خلفاء باوقار اور حاضرین جلسہ نے نظر وفتوح پیش کئے حضرت قدس سرہٗ نے بغرض ہدایت وارشاد واطاعت وسلسلہ تمام اپنے خلفا

ذی وقار کو ہفت اقلیم عرب و عجم شام مصر کابل ہندوستان
میں صادر فرمایا۔ آقائے نامدار نے ہر سہ خواجگان سے دریافت کیا تھا
اے میرے نور نظر کس ملک و نواح و دیار کو پسند کرتے ہو۔ تین
بھائیوں نے عرض کیا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر
منکم اقدام شریف و خدمت آستانہ حضور مشرف بشرف من خدمتوں
کا ہونا چاہتا ہوں۔ ہر سہ خواجگان کو قصبۂ مکن پور ہی میں رہنے کا
دیا۔ شمس الدین عرب میر رکن الدین حسن عرب کو موضع دھرم شاہ وار
سید جمال الدین جان من جنتی کو بہار قصبہ بیلسہ جتی نگر جن سے بیلا گروہ
دیوانگان مداریہ جاری ہوا۔ قاضی مطہر کو ماورشریف جن سے گروہ عاشقان مداریہ
گروہ جاری ہوا۔ قاضی محمود کنتوری جن سے تیسرا گروہ طالبان مداریہ
ہوا کنتور شریف میں رہنے کا حکم ہوا۔ حضرت قاضی سید عبدالملک المعروف
بہ شاہ اجمل بہرائچی کو بہرائچ میں۔ ان سے ایک گروہ اجملیہ مداریہ جاری ہو
شاہ نتھن دیوان کو بہار میں رہنے کا حکم دیا۔ سید احمد کالو کو کلوان میں
شاہ نصیر میاں و مختار شاہ و جہندہ شاہ نرگس شاہ و حمید شاہ۔ احمد نور
احمد الدین در شہر بدایون و قصبات و جائے نشست شاہ مدار متصل عیدگاہ
جانب شمال جس کے جانب مغرب درگاہ شاہ ولایت ہے۔ احمد الدین
میاں کو قیام کا حکم دیا۔ ہنوز وہاں حیدر شاہ وہاں خدمت گذاری
کرتے ہیں۔ شاہ برق دیوانہ عرف شاہ دانہ کو شہر بانس بریلی۔ ان حضرت
نے بریلی کے مضافات میں ضیائے اسلام سے قلوبِ کفار کو منور کر دیا

غریب و غریب فیضان کا دریا جاری ہے۔ آپ نے خلافت مولانا قاضی
نجات علی و برکت علی و قاسم حسین لقبی کو بھی عطا کی جن کی اولاد آستانہ
مبارک پر کثرت سے ہنوز موجود ہے۔ جیسے چھدن میاں سید غفران
علی سید نبی علی سید مختار حسین سید عبدالغنی سید علی حسین سید ریاست
حسین سید جان محمد شاہ مجذوب سعدالدین بھیکا کو خیر آباد میں رہنے کا
حکم ہوا۔ حضرت مخدوم جہانیان جہاں گشت کو بھی حضرت سے شرف
خلافت حاصل ہے۔ آپ کو پہلے سرکار سرکاراں نے قنوج میں تبلیغ کے
لئے مقرر فرمایا تھا۔ سید خواجہ در بہرائچ سید محمود شاہ راجے کو دہلی
میں مامور فرمایا۔ شاہ الہ کو قلعہ ناگور میں شاہ الیاس کو گجرات میں علی شیر
ماوراالنہری کو قصبہ مکن پور میں رہنے کا حکم دیا۔ آپ کی اولاد سے ہنوز
ایک محلہ آباد ہے۔ حاجی نعیم الدین کو بھی قصبات بہرائچ میں تبلیغ کا حکم
دیا۔ شیر محمد و محمد بخش و جنگ علی عظیم اللہ و احسان اللہ و جان اللہ اور
نور محمد و حاجی محمد سلیمان کو قصبہ میواڑ و صوبہ بہار کو روانہ فرمایا۔
محمد غزنوی و حاجی حرمین شریفین کو ظفر آباد میں قیام کرنے کا حکم دیا۔ ان
میں بہت سے حضرات تو پہلے سے ہی نعمت خلافت سے سرفراز ہو چکے تھے
اور بہت سوں کی اس آخری مجلس میں دستار خلافت سے سرفراز فرما کر ایک
ایک مقام کی قطعیت سے سرفراز فرمایا۔ سید آدم مداری صوفی شیخ
محمد صاحب۔ شیخ فرید شاہ۔ قاضی لہری۔ سید طہ۔ شیخ محمد بادیا۔
امیر الملک اور سلطان ابراہیم شرقی و عمائدین سلطنت اس مجلس میں

حاضر تھے۔ میاں لعل دیوانہ منجلے سوداگر سلطان شہباز۔ شاہ محمد سلیمان سیف اللہ۔ شیخ فخرالدین سید شاہ صدرالدین کویخ کا بری شاہ قاسمی اور بہت سے دوسرے حضرات تھے۔ حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ نے اس آخری خطبہ میں جس میں ڈیڑھ لاکھ کا مجمع تھا جملہ خلفاء و مریدین و معتقدین سے ارشاد فرمایا۔ میں نے خواجہ ابو محمد ارغون کو تم سب کے سامنے اپنا جانشین بنا دیا تاکہ میرے بعد کسی کو جھگڑا کرنے کا مجاز نہ ہو اور فرمایا کہ بھائیوں میں بڑے ہو اور خواجہ فضور اور خواجہ طیفور یہ دونوں تمہارے چھوٹے بھائی ہیں۔ تم ہمیشہ ان سے پیار و اخلاص کا برتاؤ کرنا اور ان کی دلداری اور دلجوئی کرتے رہنا۔ میں تم سب کو اللہ رب العزت کے سپرد کرتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں ہمیشہ اللہ پاک سے ڈرتے رہنا دامن تقوٰے ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔ اللہ تعالیٰ تم سب کو دین و دنیا کی دولت سے ہمیشہ مالا مال رکھے۔ آمین۔ اس کے بعد تمام مریدین و حاضرین مجلس پاک سے ارشاد فرمایا میں نے تم سب کے سامنے برخوردار خواجہ ارغون سلمہٗ خواجہ سید محمد فضور اور ابوالحسن خواجہ سید محمد طیفور کو اپنا جانشین کیا اب تم سب اس کو میرا جانشین سمجھتے ہوئے ادب کا لحاظ رکھنا۔ اپنی ہر ضرورت اور حاجت اس سے بیان کرنا خدا نے چاہا تو تمہاری ہر تمنا اس کی دعا سے پوری ہو گی۔ اب میں صرف چند روز تمہارے ساتھ رہوں گا اس کے بعد رخصت ہو جاؤں گا۔

میرا وصال بتاریخ ۱۷ جمادی الاول شب پنجشنبہ بوقت نماز تہجد ہو گا ان فراقی

کلمات کو سُن کر ہر شخص زار و قطار رو رہا تھا۔ عاشقان مدار مثل ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگے (کنفسٍ واحداۃٍ) تینوں صاحبزادگان اس قدر روئے کہ بے ہوش ہو گئے۔ آپؒ نے ان کے ہوش میں لانے کی تدبیر کی۔ جب وہ ہوش میں آئے تو اگرچہ بلحاظ بشریت آپ کا دل بے قرار تھا۔ مگر انتہائی کوشش ضبط گریہ کرتے ہوئے صاحبزادگان نیز تمام حاضرین مجلس مقدس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا بڑے تعجب کی بات ہے کہ باوجود صبر و ضبط کے بھلائی و خوبی کا علم رکھتے ہوئے تم لوگ اس قدر روتے ہو جب کہ تم سب لوگ جانتے ہو اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف منتقل اور بظاہر چشم عالم سے پوشیدہ ہو جاتے ہیں۔ تو پھر یہ آہ و زاری کیوں ہے صبر کرو اور ضبط سے کام لو۔ کیا یہ تمہارے لئے شکر گذاری کی بات نہیں ہے کہ اللہ پاک نے بہت عرصہ تک مجھ کو تم سب کے ساتھ رکھا اور اس طویل عمری ۵۹۶ برس کے عرصے میں کوئی بھی مجھ کو حادثہ جان کا نہیں گزرا اور اللہ رب العزت نے مجھ کو ہمیشہ اپنی ظلِ عاطفت میں محفوظ رکھا تم کو چاہیئے کہ اس بات پر اپنے خالق و مالک کا شکر بجالاؤ اور مجھ کو اللہ کریم کے سپرد کرو۔ آپ کے اس ارشاد پر حاضرین میں سے ایک شخص نے دست بستہ گذارش کی کہ بعض احباب کو صحبت شریف سے یہ معلوم ہوا ہے کہ حضور کو ایک جسم سے دوسرے جسم میں نقل روح کا علم حاصل ہے جبکہ اولیاء اللہ ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف منتقل ہوتے ہیں تو حضور

دنیا میں ہمارے ساتھ رہتے ہوئے اپنے جسم سے اپنی روح مقدس کو
دوسرے جسم میں منتقل فرمالیجئے۔ آپؒ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اگر یہ
مجھ کو ہے مگر میں اس پر اس وجہ سے عمل نہیں اور نہ کرنا چاہتا ہوں کہ
حق تعالیٰ نے ہر روح کو اس کی استعداد و علی قدر مراتب ایک جسم عطا
فرمایا ہے۔ پس جس روح کے واسطے جو جسم اللہ پاک نے پسند فرمایا وہ ٹھیک
و درست ہے اور جب کہ جس محل عطیہ حق میں ذکر و شکر کا شغل ہی ہوتا
ہو وہ محل تو خود ہی انوار و تجلیات باری تعالیٰ سے منور ہو جاتا ہے تو
اس سے بہتر اور پسندیدہ حق اور کامل جسم کو چھوڑ کر ناقص جسم کو قبول
کرنا عبث ہے۔ یہ عمل جس نے کیا بعد کو اس کو پچھتانا پڑا گویا اس نے
اپنے آپ کو برباد کر لیا۔ بعض لوگوں کو میں نے دیکھا نقل روح کیا اور
ناقص جسم میں گرفتار ہو کر افسوس کرتے تھے۔ پس چاہیئے کہ جو جسم
اللہ پاک نے اپنے اندازہ کے بناء پر جسکو عطا فرمایا ہے اسی پر راضی رہتے
ہوئے کسب کمالات اور حصولِ عرفان الٰہی کی کوشش کرتا رہے کہ اسکا
کام (راضی) برضائے خدا رہتا ہے۔ اب آپ کی یہ حالت تھی کہ وقت
وصال جس قدر قریب آتا جاتا تھا آپ عبادت اور ریاضاتِ شاق
میں زیادتی فرماتے تھے۔ دوسرا کام آپ نے یہ اختیار فرمایا کہ اپنے صاحب
استعداد مریدین کو منازل سلوک جلد طے کرا کے عرفان کی آخری منزل
پر پہونچا کر خلافت و دستار بندی سے سرفراز فرماتے تھے۔ مریدان خوش قسمت

کی ایک کثیر جماعت آپ کی توجہ خاص سے عارف باللہ ہو کر رشد و ہدایت کے مراتب و درجات سے فائز ہو گئی اور آپؒ نے ہر خلیفہ کو اطراف و جوانب کے مختلف مقامات پر رہ کر خلقِ خدا کی رہنمائی کرتے رہیں۔

(فی حیاۃ قطب مدارؒ صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۶)

وصالِ حضرت قطب المدارؒ

۱۶ جمادی الاول ۸۳۸ھ صبح پنجشنبہ کو آپ نے اپنے خدام خاص سے ارشاد فرمایا۔ آج تم چند نئے گھڑے خرید لاؤ اور ان کو دریائے ایسن سے بھر کر میرے حجرے میں رکھ دو اب وقت وصال از محبوب حقیقی قریب آگیا ہے۔ حکم کی تعمیل کی گئی یہ سُن کر شمع مداریت کے پروانے دیوانہ وار جاننا ہونے لگے۔ آپ نے سب کو تسلی و تشفی دے کر ارشاد فرمایا:۔

برادرِ من دنیا روزے چند است عاقبت کار بخدا وند است بیدار باش نمی گویم از عالم جدا باش بہر کارے کہ باشی از خدا باش۔ اللہ بس باقی ہوس۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام جب تم کو ہمارے دیکھنے کی خواہش ہو تو ہمارے مزار پر آنا درود شریف اور باحتیا بر مقبا کثرت سے پڑھنا بعد وصال کے بھی مجھ کو اسی طرح دیکھو گے پھر خدام و دیگر مریدان خاص نے عرض کیا کہ آپ کو غسل کون دے گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ خدمت تو ازل سے مردان غیب کے لئے مقدر ہو چکی ہے وہی انجام دیں گے پھر خدام نے عرض کیا آپ کی نماز جنازہ کون پڑھائیں گے؟

آپ نے ارشاد فرمایا یہ خدمت بھی ازل سے مولانا حسام الدین سلامتی کے لئے مقدر ہو چکی ہے وہی ہمارے جنازے کی نماز پڑھائیں گے۔ آپ کے اس ارشاد سے لوگوں کو تعجب ہوا کہ حسام الدین تو جونپور میں ہیں کیوں کر وہ اس خدمت کو انجام دیں گے پھر جونپور قریب بھی نہیں ہے جو فوراً ان کو خبر دی جائے اور وہ آجائیں یہ خیال سبھوں نے دل میں رکھا اور خاموش رہے اس کے بعد آپ نے سب کو زہد و تقوے کی ہدایت فرمائی اور سب کو خداوندے کریم کے سپرد کئے۔ جب شب وصال آئی آپ سب کو خدا حافظ کہکر حجرے شریف کے اندر تشریف لے گئے اور اندر سے دروازہ بند کر لئے اور ذکر پاس انفاس میں مشغول ہو گئے جس کی کسی قدر آواز حاضرین در حجرہ سنتے رہے بعد تہجد کے یہ آواز خاموشی میں بدل گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ جب صبح ہوئی مولانا حسام الدین سلامتی جونپور سے آنسو بہاتے رنج و غم سے دیوانوں کی صورت بنائے تشریف لائے۔ اور حاضر آستانہ ہوئے دیکھا جو عالم خواب میں دیکھا تھا وہی نقشہ یہاں موجود ہے کہ عاشقان آفتاب مداریت زمین پر فراق مرشد میں لوٹ رہے ہیں اور چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد۔ مولانا سلامتی نے دروازہ حجرہ پر دستک دی دروازہ کھل گیا۔ دیکھا حضرت نہلانے کفنانے موجود ہیں۔ معلوم ہوا یہ کام مردانِ غیب کا ہے جنازہ باہر نکالا گیا۔ آپ کے ارشاد کے مطابق جہاں آپ آرام فرما رہے تھے اسی حجرہ شریف میں آپ کی قبر شریف تیار کی گئی۔ باشندگان قرب و جوار

جس نے بھی آپ کی رحلت کا حال سُنا بے تابانہ دوڑ کر آیا اور گریہ وزاری میں مبتلا ہوگیا۔ جمعہ کی نماز تک تقریباً دو لاکھ کا مجمع جمع ہوگیا (حضرت مولانا حسام الدین سلامتی نے ایک بار حضرتؒ کے جمال مبارک کو بے نقاب دیکھا تھا اسی عوض میں آپ کو حضرت کے نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی) بعد نماز جمعہ خلیفہ حضرت قطب المدارؒ مولانا حسام الدین سلامتی نے دو لاکھ کے مجمع میں حضرتؒ کی نماز جنازہ پڑھائے۔ اس کے بعد جنازہ اٹھا یا اللہ اللہ وہ جسم اطہر جو تمام عمر اسلام کی خدمت میں ہر پہلو سے کوشاں رہا تھا جس پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی تھی۔ جس کا کپڑا کبھی میلا و پرانا نہیں ہوتا تھا۔ جس نے تمام عمر کچھ کھایا نہ پیا جس نے لذات دُنیا کو یکلخت ترک کیا جس نے اس دُنیا کو "الدُّنیا یوم انا فیہا یوم" (یہ دنیا ایک روزہ ہے اور میں اس میں روزہ دار ہوں) جانا جو کل بالکل نور کا پتلا ہوگئے تھے وہ دفن کر دیئے گئے۔ یہ واقعہ ۱۰ جمادی الاول سنہ ۸۳۸ھ تاریخ ولادت صاحب عالم بروز پیر یکم شوال سنہ ۲۴۲ھ ساکن بہشت مادہ وصال۔ وقت وصال آپ کی عمر شریف (۵۹۶) سال ۶ ماہ ۱۶ یوم کی ہوئی۔

قطعۂ تاریخ

زندگانی تھی تیری مہتاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

مثل ایوان سحر مرقد فروزاں ہو تیرا
نور سے معمور یہ خاک شبستاں ہو تیرا
آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

آمین ثم آمین

ولادت: صاحب عالم
سنہ ۲۴۲ھ

وصال: ساکن بہشت
سنہ ۸۳۸ھ

(مزار عالم ص۱۱)

یہ اس حجرہ کی جگہ پر سلطان ابراہیم شرقی جونپوری نے نہایت شاندار اور خوبصورت روضہ مبارک بنوایا جو اب تک زیارت گاہ خاص و عام ہے مکن پور شریف میں ہر سال ۶ جمادی الاول سے عرس شریف کا آغاز ہوتا ہے۔ مزار شریف کو عرق گلاب سے غسل دیا جاتا ہے اب بھی مزار پر سات غلاف ہمیشہ پڑے ہوتے ہیں اور ہر وقت مزار شریف سے عطر و غلبہ کی خوشبو مہکتی ہے۔ صرف ہر چاند رات کو گنبد شریف کا چھوٹا دروازہ تبدیلی غلاف مبارک و قدم بوسی کے لئے کھولا جاتا ہے۔ مخصوص حضرات کو غسل شریف میں اندر آنے کی اجازت ہے۔ ۱۷ جمادی الاول سے ۲۰ جمادی الاول تک میلا ہوتا ہے سارے ہندوستان سے تقریباً آٹھ دس لاکھ زائرین عرس شریف میں شرکت فرما کر فیضان مزار العلمین سے مالا مال ہوتے ہیں۔

اور ہندی کے مالوے علاقہ میں بسنت پنچمی کو ایک بہت بڑا ۱۵ دن کا میلا ہوتا ہے جس میں ہزاروں آدمیوں کا مجمع ہوتا ہے۔

ھُوالبدیع

منقبت

یامدار العالمین ہم تیرے در کے سامنے ؛ کیا مزا ہو گر لگائیں دھونا بسر سامنے
قبلہ دیں تو ہمارا کعبہ ایمان ہے ؛ ہو نماز اپنی ادا تم ہو نظر کے سامنے
اس کو میں کعبہ کہوں یا طور یا طیبہ کہوں ؛ جنت الفردوس کیا ہے تیرے در کے سامنے
قم باذن اللہ صدا ہے جنبش لب آپ کی ؛ زندہ مردہ دل ہوئے تیری نظر کے سامنے
ہے تمامی اولیا، میں ایک تم زندہ ولی ؛ ماند تیرے حسن سے ہیں چاند اختر سامنے
ہے تمنا روح نکلے تیرے قدموں پر مری ؛ ہاں تمہارا سنگِ در ہو میرے سر کے سامنے
تیرے خادم جن و بشر پاسباں کروبیاں ؛ سرنگوں شاہانِ عالم تیرے در کے سامنے

اے نرالے کافر و مشرک جو آتے پاس تھے
پڑھتے تھے کلمہ نبی کا آکے اکثر سامنے

(از: حضرت سید شاہ حفیظ الرحمٰن عرف نرالے شاہ جعفری عاشقان مدار)

آپ کے کشف و کرامات کا آئے دن ظہور ہوتا ہے۔ اب بھی آپ کی بارگاہ سے اندھوں کو آنکھوں کی روشنی۔ پاگل کو عقل سلیم عطا ہوتی ہے۔

بے اولاد صاحب اولاد ہوتے ہیں۔ محتاج مالدار ہوتے ہیں۔ پریشان حالوں کی پریشانیاں دور ہوتے ہیں۔ اثرات و بلیات جن و شیاطین تو حضرت کے جہاں جہاں آستانے ہیں وہاں پابندی سے حاضری دینے سے دفع ہو جاتے ہیں (حضرت کے آستانے مبارک یعنے چھلے شریف تقریباً ڈیڑھ ہزار سے زیادہ ہیں) جو جو فیضان آپ کی زندگی میں تھے بعد وصال بھی جاری و ساری ہے۔ نیازمند صادق العقیدہ ہونا چاہیئے اس کی ہر مشکل ہر مراد پوری ہوگی یقین کامل شرط ہے۔ گھروں میں عورتیں بھی حضرت کے نام منت مانتے ہیں اور پوری ہو جاتی ہے وہ لوگ ماہ کی ۱۷ تاریخ کو حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدارؒ کے نام سے کھارے چکولیاں پکا کر فاتحہ دلاتے ہیں۔ اگر قریب میں کوئی حضرت کا آستانہ ہو تو وہاں پر سہرے کے پھول، ملیدہ یا مٹھائی وغیرہ فاتحہ دلا کر اپنی دلی عقیدت کا ثبوت دیتے ہیں ایسے گھروں میں ہمیشہ خوشحالی و مرفے حالی رہتی ہے (آزمائش شرط ہے)

مراسم دھمال

شمس الافلاک و فرد الافراد شہنشاہ حضرت زندہ شاہ مدارؒ کے جہاں ہزاروں لاکھوں کرامتیں ہیں وہاں ایک زندہ جاوید کرامت مراسم دھمال ہے۔ جو اکثر اولیائے کبار کے عرسوں میں ہوتا ہے اور حضرت زندہ شاہ مدارؒ اور وابستگان سلسلہ طبقاتیہ کے بزرگوں کے عرسوں

میں خصوصاً رسم دھمال ادا کرتے ہیں۔ ایک دھمال لوہے کے چمٹوں کا ہوتا ہے جسے بہ الفاظِ طریقت (دست پنا) کہتے ہیں شاہ اہل طبقات کے فقرا لوگ اس کو بجاتے ہوئے رقص کرتے ہوئے اپنے سروں پر مار لیتے ہیں دوسرا طریقہ فقرائے ملنگان جو دیوان گانِ مدار سے تعلق رکھتے ہیں اکثر ان کے گیسو دراز ہوتے ہیں وہ اپنے زلفوں کو کھول کر دست پناہ وقت نوازی پر کلمہ حق پڑھتے ہوئے اپنی زلفوں کا دھمال کرتے ہیں کہ دیکھنے والا بھی بے خود ہو جاتا۔ رسم دھمال خوشی کا دھمال ہوتا ہے پہلے بادشاہوں کے زمانے میں رسم تاج پوشی کی خوشی میں جشنِ سلطنت و جشن چراغاں ہوتا ہے اس میں صادق الاعتقاد و نیاز مندان حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار المعروف بہ حضرت پیر زندہ شاہ مدارؒ کی دھمال کراتے ہیں۔ اگر کسی نیاز مند کی مراد ہو یا کسی ملنگ فقیر یا کسی بزرگ ولی کا صندل عرس ہو یا امامِ تن کی خلافت کا مجمع درویشوں کا ہو یا کسی بادشاہ کی رسم تاج پوشی ہو انھیں لازم ہے کہ سلطنت کے ابواب ماہی علم و مراتب و نقارہ اور نشان قائم کیا جاکر المست قلندری کا دھمال کیا جائے اور دھمال ہر وقت خوشی کا دھمال ہوتا ہے۔ کلمے کے ذکر کے ساتھ انگار میں کودنا اور انگار کو بجھا دینا ہوتا ہے (یہ طریقے کا دھمال ہے) نعرہ المست قلندری

لطفِ انبیاء کرم اولیاء با فضل پنجتن یا علی مدد

حضرت پیر زندہ شاہ مدار کی دوستی بولو یارو دین

سلسلہ عالیہ عاشقانِ مدار برکاتیہ کے فقرا شاہ اہل طبقات دہکتی آگ میں

کو دکر حضرت پیر زندہ شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی روحانی وابستگی
کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ حق اللہ محمدؐ مدار = دم پیر شاہ مدار
جس کسی کو بھی اس میں ذرہ برابر بھی شک ہو تو عرسوں کے موقع پر دارالنور
مکن پور شریف حاضر ہو کر ان تینوں قسم کے دھمالوں کا مظاہرہ کر سکتے ہیں
آپؒ کے آستانے اور سلسلے کے لوگ سارے ہندوستان میں پھیلے ہوئے ہیں۔

مرحبا اے خاصہ پروردگار ٭ مرحبا اے قطب کل قطب المدار

دنیا حیف ہے کہ مردوں کی دھمال ہو چکی : آگاہ اس سے خلق بہر حال ہو چکی
روشن چراغ حضرت قطب المدار کے : اب سیدھے چوک پر چلو دھمال ہو چکی

غزل

اے مدار دو جہاں قطب زمانے والے
میں تصرف تیرے مردوں کو جلانے والے

رحمتیں آپ کی ہیں رحمت رب رحمٰن ٭ آپ کے قہر میں بجلی کے گرانے والے
دیکھ کر آفریں کہتے تیرے فیضان کرم ٭ آدمی ہوتے جو عیسیٰ کے زمانے والے
کحل ما زاغ ہے تاثیر میں خاک در یار ٭ روشنی پاتے ہیں آنکھوں میں لگانے والے
مرجع خلق خدا جب ہوئی ذات مدار ٭ حشر میں اور کہاں جائیں گے جانے والے
موسم عرس ہے حاضر ہیں ہزاروں زائر ٭ کیا مجھے بھول گئے مجھ کو بلانے والے

جلوہ طور مکن پور میں دیکھا افضلؔ
یہیں دیدار خدا پاتے ہیں پانے والے

آستانہ پاک پر شہنشاہ جونپور ابراہیم شرقی کا نذرانۂ عقیدت

شہنشاہ ابراہیم شرقی کو جو عقیدت حضرت سرکار مدار العلماء سے تھی وہ کچھ ایسی معمولی نہ تھی جس کے بھگتنے کو ایک الگ کتاب ہو۔ حضرت کا وصال ہو گیا تو آپ کے جانشین حضرت خواجہ ارغون نے یہاں پہونچ کر اس کے روضہ شریف اور متعلقہ عمارات تعمیر کرانے کا بندوبست کیا۔ تعمیرات کے علاوہ پانچ سو بیگہ اراضی آستانہ عالیہ کے نام وقف کی اور معتمد خاص محمد نظام مداری کو پھولپور اجونیہ والیں آ کر محمد نظام مداری کی معرفت خواجہ محمد ارغون کی سجادہ نشینی کے دور میں روضہ منورہ اور دروازے تعمیر ہوئے۔ صدر دروازے پر محمد نظام مداری کے نام کا کتبہ سن تعمیر کا نصب ہے۔ اور صدر دروازے کے دوسرا دروازہ دار الامان کے نام سے موسوم ہے۔ اس پر بھی ایک کتبہ نصب ہے۔ یہ سب عمارتیں ۸۶۸ھ سے ۸۷۴ھ تک تعمیر ہوئیں اس اراضی کا تملیک نامہ حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون صاحب کے پاس بھجوا دیا۔

آستانہ پاک پر جلال الدین اکبر اعظم کی حاضری

اس تملیک نامے کی تجدید ابراہیم شرقی کی وفات کے بعد خلجیوں نے جب صوبہ قنوج کو اپنی حکومت میں شامل کر لیا تو برابر ہر بادشاہ کرتا رہا۔ یہاں تک ابراہیم لودھی کی مُہر بھی تملیک نامے پر موجود ہے۔ شہنشاہ بابر اور شہنشاہ ہمایوں کی شدید جنگی مصروفیتیں ان کے حاضری آستانہ پر مانع رہیں البتہ شہنشاہ اکبر نے اپنے دورِ حکومت کے اولین

جلوس ۱۰۱۵ھ میں آستانہ مبارک پر حاضر ہو کر فرمان شرقی کی تجدید کی اور اس میں ۱۰ بیگہ آراضی کا اضافہ کیا اور مزار پر غلاف پیش کیا اور فرمان جاری کیا۔ اس نواح کے ناظموں جاگیرداروں اور قاضیوں کو اس فرمان میں تاکید کی کہ سجادگان آستانہ عالیہ کا خاص احترام ملحوظ رکھیں۔

آستانہ پاک پر نورالدین جہانگیر کی حاضری

شہنشاہ جہانگیر نے اپنے عہد حکومت میں حاضر آستانہ عالیہ ہو کر دریائے الین پر سے ایک پل تعمیر کرایا جو امتداد زمانہ سے شکستہ ہو گیا۔ کتبہ تعمیر اب بھی موجود ہے۔

آستانہ پاک پر شاہجہاں کی حاضری

شہنشاہ شاہجہاں نے حاضر آستانہ ہو کر ایک وسیع دالان اور اس سے متعلقہ حجرہ کی تعمیر کرائی۔ اس پر کتبہ تاریخ کندہ ہے۔

حضرت اورنگزیب عالمگیر کی دوسری حاضری

حضرت عالمگیرؒ نے حاضر آستانہ ہو کر روضہ شریف کے چاروں طرف سنگ مرمر کی جالیاں نصب کیں۔ مسجد اور دھمال خانہ کی تعمیر اسی زمانے میں ہوئی۔ اولاد ہر سہ خواجگان میں سے موجود تھے۔ ان بزرگوں حضرات میں سے بابا لاڈ درباری۔ شاہ ابوالفتح باگی شاہ۔ چاند شاہ رحمۃ اللہ علیہم کے علاوہ بہت سے بزرگوں کو متعدد مواضعات معاش کے نذر کئے جن کے فرامین آج بھی موجود ہیں۔

[illegible] پیش کی :-

[illegible] بیاکہ مرجع ہر قصیر و کثیر ہیں است
بیاکہ اوج کمالات رانہ بوا نہیاست
جناب اقدس شہنشاہ مدار ہیاں بیائے دیدہ بیا و ہیں اللہ ہیاں است

شاہ عالم فرخ سیر و محمد شاہ کی عقیدت

اس کے علاوہ شاہ عالم فرخ سیر محمد شاہ اور [illegible] جو انھوں نے اپنے زمانے میں سجادگان درگاہ عالیہ کو تحصیل دعا کی خاطر لکھے ہیں جو معہ دستخط و مہروں کے مکتوب پور شریف میں موجود ہیں۔ بران مزید ہندو راجاؤں کے فرامین بھی ملتے ہیں جنھوں نے آستانہ کو دکیل دُعا بنانا اور اس مہینے میں اپنے یہاں سے نذر و نیاز روانہ کرنا شاہد ہے۔ مہاراجہ دتیا۔ مہاراجہ گوالیار۔ راجہ بھوپال اور بہت سے راجاؤں کی تحریرات موجود ہیں۔ جن میں سے اکثر درباہ مدار العالمین میں حاضر ہو کر لکھی ہیں اور وہیں سے اپنی غرض کے لئے [illegible] وکیل بنایا۔ بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اولیاء اللہ سے وابستگی رکھتے ہیں قطب المدار کا اپنے سروں پر سایہ کئے ہوئے ہے اور بدعت میں مبتلا عقیدہ جو اب تک شرک و بدعت کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں دور کر رہے ہیں اور منکر ہو کر اپنی تقدیر کو بگاڑ لیا ہے

شہزادہ داراشکوہ کی حاضری

شہزادہ داراشکوہ ایک صوفی منش شہزادے تھے حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار المعروف بہ مدار الاولیاء حضرت زندہ شاہ مدار کے عرس کا چشم دید منظر اس طرح بیان کرتے ہیں کہ آپ نے [illegible] الاول ۱۰۳۵ھ میں وفات پائی آپ کا مزار مکرم [illegible]

مقبرہ مکنپور کے مضافات میں ہے۔ ہر سال جمادی الاول کے پہلے ہفتے میں عرس کی تقریب منائی جاتی ہے جس میں پانچ چھ لاکھ آدمیوں کا مجمع ہوتا ہے اور دور دور سے زائرین آتے ہیں اور نذر و نیاز پیش کرتے ہیں۔ آج بھی اتنی مدت گزر جانے کے باوجود عجیب و غریب واقعات رونما ہوتے ہیں۔ اہل ہند (ہند و پاک) کے آبادی کے چار حصوں میں سے ڈیڑھ حصہ آبادی کے اشراف تو حضرت غوث الثقلین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضؓ کے حلقہ ارادت میں داخل ہیں۔ ایک حصہ حضرت شاہ مدار کے مریدوں میں شمار ہوتا ہے۔ جن میں خواص بھی ہیں اور عوام بھی ہیں۔ نصف حصہ خواجہ خواجگان حضرت معین الدین سنجری چشتی کے مریدوں پر مشتمل ہے اور بقیہ نصف حضرت مخدوم بہاؤ الدین ذکریا ملتانی کے ارادت مندوں کا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ ہر شخص کو صوفیائے کرام سے دلی عقیدت تھی۔ وہ حضرت سید نا بدیع الدین زندہ شاہ مدار کے عرس میں گیا اور بڑی عقیدت سے ہر بار گیا۔ اس نے اپنے تذکرہ میں لکھا ہے کہ جب میں مکن پور شریف میں عرس کے موقع پر گیا ہوں تو پانچ چھ لاکھ کا مجمع تھا۔ اس میں بیرون ممالک کے مشائخ اور صوفیہ کے خانوادے اور ہندوستان کے مشائخ کے علاوہ ہندو مسلمان مرد و زن کافی تعداد میں زیارت کے لئے دارالعوالمین میں آئے تھے۔ اس نے سفینۃ الاولیاء میں حضرت قطب مدار کے گھر کے پدری و مادری کو بھی لکھا ہے۔ اس کو آپ سے دلی عقیدت تھی۔ اگر داراشکوہ سیاست کی خاردار اور گندی وادی میں قدم نہ رکھتا تو تصوف میں اس کا بہت بڑا مقام ہوتا۔

حضرت مدار العلیمنؒ کی طویل العمری

حضرت مدار العلیمنؒ کی پیدائش کی تاریخ ہے۔ اور ۸۳۸ھ سنہ ۲۴۲ھ صاحب عالم آپ کی پیدائش کی تاریخ ہے۔ اور ۸۳۸ھ ساکن بہشت وفات کی۔ اس حساب سے آپ کی عمر ۵۹۶ (پانچ سو چیانوے) سال کی ہوتی ہے۔ لوگ تعجب کرتے ہیں کہ اتنی عمر ہونا ناممکن ہے۔ مگر تاریخ پر اگر گہری نظر کی جائے گی تو ایسے عمر رسیدہ لوگ حضورؐ کی امت میں متعدد ملیں گے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک اکثر اعمار امتی بین ستین وسبعین یعنی اکثر میری امت کے لوگوں کی عمریں ساٹھ ستر کے درمیان ہوں گی۔ اس سے اکثریت کا پتہ چلتا ہے۔ باقی ایسے لوگ بھی نکلیں گے جن کی عمریں زیادہ ہوں گی" اصابہ فی تمیز الصحابہ" میں ہے کہ حضور کے زمانے میں اور آپ کے اصحاب میں ایسے ایسے لوگ تھے جن کی عمریں زیادہ تھیں۔ چنانچہ ذیل میں ان حضرات کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔

① صحابی حضرت ربیع بن صبع بن وہب بن بغیض بن مالک بن سعد بن عدی بن فرازۃ الفرازی۔ ان کی عمر ۳۰۰ سال ہوئی۔

(اصابہ فی تمیز صحابہ ج ۱ ص ۳۷۲)

② صحابی حارثہ بن عبید الکلبی۔ ان کی عمر ۵۰۰ سال کی ہوئی۔

③ صحابی حیدہ بن معاویہ بن الفشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعقہ العامری وفات ۹۶ھ جملہ عمر ۳۲۰ سال (اصابہ ج ۱ ص ۶۴)

④ صحابی آمد بن ابد حضرمی کی تین سو سال عمر تھی۔ آپ کا انتقال حضرت امیر معاویہ کے دور میں ہوا۔ (اصابہ ج ص ۱۱۳)

⑤ صحابی ابن ریاح بن حارث بن فحاشن بن معاویہ بن شریف بن جردۃ

بن اسعید بن عمرو بن تمیم الحکیم المشہور بہ حنظلہ بن ربیع بن صیفی الاسدی کے چچا تھے۔ ابو حاتم کہتے ہیں کہ ان کی عمر ۳۳۰ سال کی ہوئی۔ اور ان کے والد کی عمر ۲۷۰ سال کی ہوئی (اصابہ ج ۱ صہ ۶۲)

⑥ صحابی حضرت ابو عبداللہ سلمان فارسیؓ کی عمر تین سو پچاس ہوئی (اور ایک روایت میں آپ کی عمر چار سو سال ہے) (اصابہ ج)

⑦ صحابی حضرت خواجہ رتن ساہوک وفات سنہ ۶۳۲ھ جملہ عمر ۶۵۰ سال مزار شریف خواجہ رتن موضع حاجی رتن مضافات بھٹنڈہ ریاست پٹیالہ۔ پنجاب الھند۔ اصابہ فی المتیز صحابہ میں تقریباً ایسے تیس حضرات کا ذکر ہے جن کی عمریں کافی طویل ہوئی ہیں۔

آستانہ پاک پر ملاقاری کابلیؒ کا نذرانہ عقیدت

شاہے کہ کمال اسم اعظم باوست
نقش آدم نگین خاتم باوست
در ہند ظہور کرد بر نام مدار
حقا کہ مدار عالم با اوست

ترجمہ رباعی حضرت علامہ نیاز احمد صاحب نیازؔ مکن پوری

ہر اوج ہر کمال کا مظہر ہے اس جگہ
امید گاہِ شاہ و تونگر ہے اس جگہ

قطعات

یہ آستانہ قطب مدار عالم ہے
معاف ہو نہیں سکتی یہاں کی بے ادبی
نگاہ شوق مودب جنون دل ہشیار
اس آستاں سے عیاں ہے جمال مصطفوی

یہاں حصول طلب کا شعور ملتا ہے
بقدر ظرف جو مانگو ضرور ملتا ہے

در مدار جہاں مرکز تجلی ہے
یہیں سے عشق محمد کا نور ملتا ہے

حضرت قطب المدارؒ کے خلفاء

حضرت شاہ مدار صاحبؒ کی عمر شریف ۵۹۶ سال کی ہوئی اور آپ مادر زاد سعید ازلی ہیں۔ بچپن سے آپ سے کرامتوں کا ظہور ہو رہا ہے اور آپ داعی اسلام ہیں اور ساری دنیا کا سفر کئے ہیں ہر جگہ آپ نے اپنے خلفاء و مریدین و معتقدین کی کثیر جماعت چھوڑے ہیں۔ آپ کے خلفاء باوقار کی صحیح تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تین سو ساٹھ ہے جو اقصائے عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ خلفاؤں کے حالات آگے پیش ہوں گے سب سے پہلے حضرتؒ کے برادر زادے اور سرکار سرکاران کے خلیفہ اور جانشین کے مختصر سے حالات پیش کر رہا ہوں۔ اس سے ان کی ولایت اور معرفت کا بھی اندازہ ہو جائے گا۔ آپ کے خاندان کے حضرات جن کو حضرت

شاہ مدار صاحبؒ کی خلافت و جانشینی کا رتبہ حاصل ہوا۔ یہ تین حضرات ہیں جن کو اہل اللہ "کنفس واحدہ" کہتے ہیں اور ایک ہی لقب سے تینوں کو ملقب کرتے ہیں۔ گروہ خادمان مدار ان ہی سے جاری ہوا وہ یہ ہیں۔ حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون۔ حضرت سید ابو تراب فنصور۔ حضرت سید ابوالحسن طیفور۔

حضرت خواجہ ابو محمد ارغون رضی اللہ عنہ

آپ سرچشمہ۔ بحر رضاء۔ کعبہ یقین و رجاء۔ منبع اسرار الٰہی۔ مخزن جود و کرم جن نطق اعجاز۔ وعظ سیرت ساز، ہادی اہل ہدایت آل رسولؐ اولاد علیؓ اور جانشین قطب المدار رضی اللہ عنہ۔

اسم مبارک ابو محمد۔ لقب مقدس ارغون۔ آپ سادات حسینی و حسنی سے ممتاز ہیں جن کی مقدس نسبت والد ماجد کی طرف سے حضرت سیدنا امام عالی مقام حسین علیہ السلام شہید کربلا اور والدہ محترمہ کی جانب سے حضرت سیدنا امام اعلیٰ مقام حسن علیہ السلام سے ملتا ہے۔ آپ تین بھائی تھے سب سے بڑے آپ ہیں۔ شجرۂ مقدس اس طرح ہے۔

(۱) خواجہ سید ابو محمد ارغون رضی اللہ عنہ (۲) خواجہ سید ابو تراب فنصور رضی اللہ عنہ (۳) خواجہ سید ابوالحسن طیفور رضی اللہ عنہ (ابن) خواجہ سید عبد اللہ رضی اللہ عنہ (ابن) خواجہ سید کبیر الدین رضی اللہ عنہ (ابن) خواجہ سید وجیہ الدین رضی اللہ عنہ (ابن خواجہ سید محمد داود رضی اللہ عنہ (ابن) خواجہ سید محمد ابراہیم رضی اللہ عنہ

(ابن) خواجہ سید محمد اسمٰعیل رضی اللہ عنہ (ابن) خواجہ سید محمد اسحٰق رضی اللہ عنہ
(ابن) خواجہ سید نظام الدین رضی اللہ عنہ (ابن) خواجہ ابو سعید رضی اللہ عنہ
(ابن) خواجہ سید محمد جعفر رضی اللہ عنہ (ابن) خواجہ سید محمود الدین رضی اللہ عنہ

یہ برادر حقیقی ہیں حضرت سیدنا مدار العالمین سید بدیع الدین قطب المدار الملقب بہ زندہ شاہ مدارؒ کے۔

حضرت خواجہ ابو محمد ارغون

ولادت شریف | یوم جمعہ بوقت فجر یکم ربیع الاول ۷۴۳ھ قصبہ جُبّار شہر حلب ملک شام میں یہ چاند طلوع ہوا۔ جس کی روشنی سے تمام عالم منور ہوا۔ **تعلیم و تربیت** | مدرسہ ابراہیمیہ خانقاہ بدیعیہ مداریہ مقام بیروت "لبنان" یہ مدرسہ آپ کے جد امجد حضرت علامہ خواجہ سید مخدوم ابراہیم رضی اللہ عنہ نے جاری فرمایا تھا جو اپنے زمانے کے متبحر عالم و صاحب کمال صوفی تھے، خانقاہ بدیعیہ مداریہ کے سجادہ نشین تھے یہ خانقاہ بلّہ ہے سرکار سرکاران سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کا یہ مدرسہ آج بھی آپ کے نام سے جاری ہے۔

حضرتؒ سے بازیابی | آٹھویں صدی ہجری کے آخر میں حضور سیدی قطب المدار رضی اللہ عنہ بغرضِ حج ہندوستان سے حجاز کو روانہ ہوئے مکہ معظمہ پہونچے دور دور تک آپ کی آمد کی شہرت ہوگئی حضرت خواجہ سید ابو سعید ابو محمد ارغونؒ کو جب معلوم ہوا اور والد بزرگوار سے عرض کیا کہ ہمارے جدِ اعلیٰ تشریف لائے ہیں۔ آپ مجھ کو ان کے حضور لے چلئے

حضرت خواجہ سید عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے تینوں صاحبزادوں کو ہمراہ
مکہ معظمہ اپنے جدِ اعلیٰ کے حضور حاضر ہوئے اور تینوں بھائیوں کو سرکار
سرکاراں رضی اللہ عنہ کے حضور پیش کیا۔ آپ نے صحن مسجد الحرام میں بٹھا
فرمایا۔ بڑی نوازشیں فرمائیں اور تقربِ خاص عطا فرمایا اور اپنے
جگر گوشوں کو ہمیشہ ساتھ رکھنا پسند فرمایا اس وقت آپ کی عمر شریف
چودہ سال تھی۔ یہ واقعہ ۷۵۴ھ کا ہے۔ زیارت حرمین شریفین سے فارغ
ہو کر واپس ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے۔ جس شہر میں جس قریہ
جس راہ سے گذر ہوتا نور ہدایت کی شمعیں روشن کرتے اور گل ہائے
عشقِ مصطفےٰ بکھیرتے چلتے بے شمار لوگوں کو کامل اور عارف باللہ بنا
مختلف مقامات کا دورہ فرماتے نجفِ اشرف آکر تین سال چلہ کشی
لڑی ریاضتیں فرمائیں اور مقامات پر تبلیغ کرتے ہوئے بحکم رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم وارد ہندوستان ہوئے۔ ۷۹۷ھ میں جونپور تشریف
لے گئے۔ یہاں سے پھر آپ آخری آرام گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جس کی
نشاندہی حضور سرورِ عالم نے فرمائی تھی جہاں آپ جلوہ فرما ہیں یعنے مگر
شریف یہ غیر آباد مقام جہاں ایک بڑا سا تالاب اور گھنا جنگل تھا۔ حضور
سرکار سرکاراں جب اس مقام پر پہونچے وہاں اس تالاب سے یا غریز
کی آواز آیا کرتی تھی۔ سرکارؒ کے آنے کے بعد سے آواز بند ہوگئی تالاب
بھی خشک ہوگیا۔ آپ نے اسی تالاب میں قیام فرمایا۔ حضرت کے قدموں
برکت سے اسی جنگل میں بہار آئی۔ لوگ آآکر آباد ہونے لگے۔ آپ نے

اس بستی کا نام ابتداً خیر آباد رکھا بعد کو حضرت سید مکن سرباز مداری
کی درخواست پر مکن پور رکھ دیا۔ آج بھی اسی نام سے مشہور ہے
مکن پور عاشقوں کا دارالنور مدینۃ البشر بنا ہوا ہے۔

خوارق وعادات آپ علوم ظاہری و باطنی میں یکتائے زمانہ تھے آپ
حافظ و قاری تھے۔ فن تجوید میں ماہر استاد تھے۔ خدائے تعالےٰ
نے آپ کو وہ خوش الحانی عطا فرمائی تھی کہ حسن داؤدی معلوم ہوتا تھا
آپ کی آواز بہت دلکش تھی۔ جب آپ نماز فجر کے بعد تلاوت قرآن
فرماتے تو چرند پرند سب آ آ کر آپ کے پاس جمع ہو جاتے۔ کبھی آپ
جنگل کی طرف روانہ ہوتے تو جنگل کے تمام جانور آپ کے ہمراہ ہوتے
تھے۔ آپ حضرت قطب المدارؒ کے محبوب تھے۔ آپ جس وقت ذکر فرماتے
تھے آپ کے اعضاء سے عجیب دلکش آواز سنائی دیتی تھی اسی وجہ سے
حضرت قطب المدار صاحبؒ نے آپ کو ارغول کے لقب سے ممتاز فرمایا
تھا۔ ارغون مخفف ہے (عربی میں نہایت دلکش آواز اور ایک باجے
کو ارغون کہتے ہیں)۔ آپ جس وقت کلام مجید تلاوت فرماتے تھے جانور
بے ہوش ہو کر آپ کے گرداگرد جمع ہو جاتے تھے اور جب انسان سنتے
تو وجد طاری ہو جاتا تھا۔ ایک روز حضرت شاہ حامد اصفہان اس
حالت میں آپ کے پاس چلے آئے جس وقت یہ آئے ہیں حضرت کی
زبان پر پڑی فوراً مست ہو گئے اور غشی کی حالت طاری ہو گئی جب
تلاوت سے فارغ ہوئے آپ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا

کیوں کیا حالت ہے۔ انہوں نے قدموں پر سر رکھ دیا۔ حضرت نے ان کو اٹھا
اپنے سینے سے لگالیا۔ وہ جوش و جذب بسکون ہوگیا۔ ایک مرتبہ چند
فقیر آپ کی خانقاہ میں حاضر ہوئے کچھ روز قیام فرمایا۔ پھر حضرت سے
دست بستہ رخصت چاہی۔ آپ نے ایک فقیر کی طرف اشارہ کرتے
ہوئے فرمایا۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ کفر کے اندھیروں میں کب تک رہوگے
اور دل کی سیاہی کب دور کروگے۔ ان فقیروں میں رہ کر بھی اب تک
تم نہ ہوئے۔ (دراصل یہ جوگی کافر تھا جو آپ کو دیکھنے آیا تھا) اتنا
سنتے ہی وہ جوگی جو بھیس بدلے ہوئے تھا آپ کے قدموں میں گرا اور
کلمہ شہادت پڑھ کر داخل اسلام ہوا۔ نام عبیداللہ رکھا گیا۔ عبیداللہ
نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم لوگ جاؤ میں اور کچھ دن یہاں رہوں گا
اس کے ساتھی رک گئے وہ سب کچھ عرصہ تک خواجہ بزرگ کی خدمت
میں رہے۔ خواجہ ارغون رحمۃ اللہ علیہ اپنی خصوصی توجہ سے چند ہی دن
میں ان کی کایا پلٹ دی۔ سلسلہ پاک کی نسبتوں سے سرفراز فرمایا اور
عارف باللہ اور ایک ایسا قاری بنایا کہ استاد زمانہ ہو کر رہے۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں :: جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

تعلیمات حضرت خواجہ سید محمود رحمۃ اللہ علیہ (جو آپ کے صاحبزادے
اور جانشین ہیں اور سلسلۂ عالیہ مداریہ کے سربراہ اور سجادہ نشین ہوئے ہیں)
عرض کیا یا سیدی نماز شریعت اور نماز طریقت میں کیا فرق ہے۔ ارشاد
فرمایا یہی سوال میرے پیر بھائی حضرت قاضی مظہر قلندر شیر رحمۃ اللہ علیہ نے

[illegible] رضی اللہ عنہ سے کیا حضور والا جاہ نے
[illegible] تھا۔ نماز طریقت و شریعت کے پڑھنے میں کوئی فرق نہیں
[illegible] شریعت ادا کرنے والا نماز پڑھ رہا ہو اور اس کے دل میں
[illegible] وسوسہ آئیں جبھی تو نماز بلا کراہت ہو جاتی ہے۔ لیکن نماز طریقت
[illegible] کرنے والا جب مشغول نماز ہو اور خیال دنیا کا ستر ہواں حصہ بھی
ذہن میں آئے تو یہی نہیں کہ نماز نہیں ہوتی بلکہ وہ مشرک ہے (نماز
باطل حضور الا اللہ) ہونا چاہیئے۔ پھر عرض کیا حضور مجھے نماز طریقت
سکھلا دیجئے۔ ارشاد فرمایا جب وقت نماز آئے ظاہر کا وضو پانی سے
اور باطن کا وضو توبہ سے اور مسجد میں پہونچ کر مسجد الحرام کا تصور کرو
اور مقام ابراہیم کو دونوں ابروؤں کے درمیان۔ بہشت کو دائیں۔
دوزخ کو بائیں۔ پل صراط کو زیر قدم اور ملک الموت کو پشت پر سمجھو
دل کو خدائے تعالےٰ کے سپرد کر کے لا موجود الا اللہ پر یقین کامل کر کے
تعظیم کے ساتھ تکبیر حرمت سے قیام۔ ہیبت سے قرأت تواضع سے رکوع
تضرع سے سجدہ حکم سے قعود اور شکر سے سلام پھیرو۔ عرض کیا یا
سیدی کچھ نصیحت فرمائیے۔ ارشاد فرمایا اے فرزند اللہ کے لئے
زندہ رہو اور اللہ کے لئے مرو۔ عبادت اس لئے نہ کرو لوگ عبادت
گذار سمجھیں۔ عالموں کی صحبت جاہلوں کی برداشت اور صوفیوں کی محبت
رکھو کسی مست شرابی کو دیکھو تو ملامت نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم بھی اسی
بلا میں مبتلا ہو جاؤ۔ اور دنیا کے لئے غصہ ہرگز نہ کرنا۔ اور فرمایا سعادت کی

علامت یہ ہے کہ اطاعت کرو اور ڈرو کہ مردود نہ کئے جاؤ۔ فرمایا
کی علامت یہ ہے کہ گناہ کرو۔ اور بخششیں کی امید رکھو۔ فرمایا صرف
کو راضی رکھو اور اس سے راضی رہو۔ پوچھا فقیر کسے کہتے ہیں۔ فرمایا
فقیر خدائے تعالیٰ کا فقیر اس کے پاس ایک راز ہے اور راز راز رہے
تو امین ورنہ فقر ختم۔ پوچھا کیا معرفت الٰہی کے لئے علوم ظاہری حاصل
کر لینا طالب علم کو کافی ہے اور معرفتِ حق حاصل ہو جائے گی۔ فرمایا
انسان اگر تمام علوم ظاہری حاصل کر لے علمائے کرام اور مشائخ عظام
کی خدمت میں رہے پھر بھی وہ مردانِ خدا کے زمرہ میں شریک نہیں ہو سکتا
جب تک کسی کامل شیخ کے فرمان کے مطابق نفس کو مشغول ریاضت نہ
کرے اور ایسا شخص تمام فوائد سے جو اولیاء اللہ اور مردانِ خدا کی صحبت
سے برکات و انوار حاصل ہوتے ہیں محروم رہے گا۔ اور فرمایا کوئی شخص
کسی اعلیٰ مرتبے پر نہیں پہونچتا جب تک آداب عبودیت خاطر خواہ بجا
لائے جائیں۔ اور فرمایا بندہ جب تک لذتِ نفس میں مشغول رہتا ہے
معرفت حاصل نہیں ہوتا۔ آپ کے بے شمار اقوال اور کرامتیں ہیں۔ آپ
کی تعلیمات معرفتِ حق کا خزانہ ہے۔ اس مختصر سی کتاب میں پیش کرنا
ہے۔ بس مختصراً ذکر باعث سعادت سمجھا۔ ہمیشہ سید ابو محمد صاحب
سے کرامات بکثرت سرزد ہوتے تھے۔ اہل حوائج آپ سے بہت مستفید
ہوتے تھے۔ آپ کے خدام ہمیشہ تجرید و تفرید میں بسر کرتے جب حضرت
قطب المدار کا زمانہ وفات آیا تو وہ آپ کو جانشین خاص کیا

وصیت فرمائی کہ فقرائے مداری دور دور ولایتوں میں رہتے ہیں ایک گروہ خادموں کا ایسا ہونا چاہیئے جو ان کی خبر لیتا رہے اور ان سے وابستہ لوگوں کو بھی فیضان پہونچاتا رہے۔ یہاں سے گروہِ خادمانِ مدار جو تھا گروہ جاری ہوا۔

وفاتِ شریف آپؒ نے اپنی وفات سے تین دن قبل اپنے خلفاء و مریدین کو جمع فرمایا اور ارشاد فرمایا مجھ پر تم لوگوں کے جو حقوق تھے میں نے ان کی ادائیگی کی کما حقہ کوشش کی۔ پھر بھی اگر نادانستگی میں کسی کا کوئی حق مجھ پر باقی ہو تو خدا کے لئے بلا کسی حجاب کے طلب کر لے یا معاف کر دے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ یکتا و یگانہ ہے ہمارا خالق و مالک ہے اور اس کے حقوق کی ادائیگی بھی لازمی ہے اور فرمایا وہ تمہارے ساتھ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ تم بھی اپنے حقیقی ساتھی کے ساتھ رہو کہ وہ تمہارا محافظ اور ذمہ دار ہے اور کبھی بھی قرآن اور سنتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے غفلت نہ کرنا۔ ہمارے سرکارِ محترم حضرت سیدی بدیع الدین قطب المدارؒ کا ارشاد گرامی ہے جو سنتِ فخرِ کائنات کو لائحہ عمل نہیں بناتا۔ ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ ٹوٹ جائے جس کو ٹوٹنا ہے جڑ جائے جسے جڑنا ہو۔ اور فرمایا آقائے محترم سیدنا قطب المدار رضی اللہ عنہ سے جو فیوض و برکات تم تک پہونچے اس کی حفاظت کرنا۔ اور میرا سفر تمام ہوا۔ مجھے شرم ہے کہ میرے مالک کے جو حقوق میرے ذمے تھے میں اس طرح ادا نہ کر سکا جیسا کہ اس کا حق تھا۔

اللہ تعالیٰ ہم کو معاف فرمائے اور ہم سب کو اپنے اور پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت پر قائم و دائم رکھے اور حقیقی دوستی و دیعت فرمائے آمین
اس کے بعد ارشاد فرمایا میرے بھائی منصور میرے جنازے کی نماز پڑھیں
اور فرمایا میرے بعد میرے سرکار محترم کی خانقاہِ عالیہ قدسیہ کی
اور میری جانشینی کے فرائض میرے بھائی انجام دیں گے۔ ان کی حیات
میں میرے کسی بچّے کو کوئی حق نہیں (چنانچہ) ایسا ہی ہوا۔ آپ کی وفات
شریف ۶ جمادی الثانی ۸۹۴ھ کو اس دنیائے بے ثبات کو خیرباد فرمایا
آپ کی عمر شریف ۱۵۴ سال ایک ماہ پانچ دن رہی۔ آپ کی مزار شریف
مکن پور میں حضرت قطب المدارؒ کے بالکل روبرو ہے۔ آپ کی بارگاہ بھی
زیارت گاہ خلق ہے۔ آپ کی بارگاہ سے بھی ہر حاجت مند بامراد ہوتا ہے

طلب کا ڈھنگ وفا کا اصول ملتا ہے ؛ دُعا کا حوصلہ حسنِ قبول ملتا ہے
جنابِ خواجہ ارغون کا آستاں ہے نیاز ؛ یہاں سلیقۂ عشقِ رسول ملتا ہے

قطعۂ تاریخِ وفات

قبلہ دیں خواجہ ارغون — حجت العارفین و اسوۂ دیں
جانشین جناب قطب جہاں — آفتابِ سپہرِ صدق و یقیں
حامیٔ دیں و ماحی بدعت — متکہ از یکہ و تلقیں
چو رشتم جمادالثانی — عزم فرمود سوئے خلدِ بریں
سال نقلش از سرِ الہام — شد بدار النعیم قدوہ دیں

حضرت خواجہ سید ابو تراب فنصور رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید ابو تراب فنصور جامع علوم ظاہری و باطنی تھے اور دو
علم کے آپ کو لوگ ملک العرفا کہتے تھے۔ آپ حضرت خواجہ ابو الحسن
کے بعد آپ سجادہ نشین ہوئے۔ اور حضرت خواجہ ابو الحسن
سب سے چھوٹے بھائی تھے۔ یہ تینوں بھائی چندے آفتاب
ماہتاب تھے۔ یہ تینوں حضرت سید عبداللہ کے صاحبزادے تھے
سید شاہ بدیع الدین قطب المدار کے برادر زادے تھے۔ آپ
سلسلہ نسب حضرت خواجہ ابو محمد ارغون کے حالات میں
سید ابو تراب فنصور رحمۃ اللہ علیہ کے بکثرت خوارق و کرامات
ہوئے ہیں اور کیوں نہ ہوتے کیسے بڑے شخص یعنے حضرت
صاحب سے فیضیاب تھے۔ ایک تاجروں کا قافلہ جا رہا تھا
نے جب وہ لوگ مقیم ہوئے کھانے میں زہر ملا دیا ان میں سے
شخص باہر گیا ہوا تھا۔ اس نے جو آکر دیکھا کہ سب
ہیں۔ آہ و واویلا کرنا شروع کیا۔ حضرت ابو تراب کا
ہوا۔ آپ نے حال دریافت کیا۔ اس نے آپ سے عرض کی
لوگوں کے لئے دعا فرمائیں۔ حضرت کو رحم آیا اور جناب
نہایت عاجزی سے دعا کی خدا کی شان ان سب پر
اس کے بعد وہ لوگ پھر واویلا مچانے لگے کہ ہمارا مال
حضرت اپنے اپنے اسباب میں دیکھو تو سب نے دیکھا

ن سب کا مال لیا گیا۔ اور وہ لوگ خوشی خوشی اپنے اپنے شہروں کو چلے

سلطان ابراہیم شرقی نے حضرت قطب مدار صاحبؒ کی خدمت میں حا
کیا کہ اگر حکم ہو تو بیس پچیس دیہات ان صاحبزادوں کی نذر کروں۔ حضرت
شاہ مدار صاحبؒ نے صاحبزادوں کو بلا کر مشورہ کیا۔ حضرت خواجہ منصور
نے عرض کیا۔ ہم لوگوں نے نعمت لازوال کی کوشش کی ہے اور اسی
میں رہتے ہیں اور اللہ تعالےٰ نے ہمیں اس نعمت سے سرفراز فرمایا ہے۔
اب ہم کو اب کسی چیز کی حاجت نہیں ہے۔ تو ہم یہ دولت جو زائل ہونے
والی ہے لے کر کیا کریں گے۔ حضرت قطب مدار صاحبؒ نے یہ عارفانہ جواب
سن کر مرحبا، فرمایا تھا۔ اور بہت خوش ہوئے تھے اور ان کے حق میں دعا
فرمائی۔ حضرت خواجہ منصور رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت عالم محویت و استغراق
میں رہتے تھے۔ مساکین کی بہت خدمت کرتے تھے۔ آپ کے دور میں
خانقاہ عالیہ مداریہ طبقاتیہ بہت عروج میں تھی۔ ہزاروں آدمیوں
کا مجمع بھرا رہتا تھا۔ اور خانقاہ مداریہ سے دو وقت کا کھانا سب
مہمانوں کو کھلایا جاتا تھا۔ لوگ دور دور سے آکر حضرتؒ کی صحبت
بابرکت سے فیضیاب ہوتے تھے۔ آپ کی بارگاہ میں دوسرے
کے بزرگ بھی آپ سے اکتساب فیض حاصل فرماتے تھے۔ آپؒ نے
انتقال سے تین دن قبل اپنے چھوٹے بھائی حضرت ابوالحسن طیفورؒ کو
جانشین اور خانقاہ مداریہ کا انتظام حضرت ابوالحسن طیفورؒ کے سپرد
۳ رمضان المبارک ۸۵۷ھ کو اس دنیا سے پردہ فرمایا۔ آپ کا مزار

بھائی حضرت طیفور کے بازو زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

قطب آفاق خواجہ منصورؒ — راحت ہستی چو زیں جہاں برلیت
سال نقلش بگفت ہاتف غیب — عمدہ واصلین بحق پیوست

(مدار اعظم ص۱۲۳)

حضرت خواجہ ابو السید الحسن طیفورؒ رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت سید ابو محمد ارغون کے تیسرے بھائی ہیں۔ طیفور ایک کبوتر کو کہتے ہیں جس کی پرواز بہت بلند ہوتی ہے۔ منازل سلوک آپ بہت جلد جلد طے کر لیتے تھے اس وجہ سے حضرت شاہ مدار صاحبؒ ان کو طیفور فرمایا کرتے تھے۔ آپ بھی جامع کمالات تھے۔ تقویٰ و طہارت و قناعت میں آپ بے مثل تھے۔ ریاضت و مجاہدہ آپ نے بکثرت کئے تھے۔

آپکی دعا سے بارش ایک بار آپ کے زمانے میں قحط شدید پڑا۔ بہت سے لوگوں نے دعائیں کیں مگر قبول نہ ہوئیں۔ آخر حضرت طیفورؒ کی طرف رجوع کیا۔ آپ نے صحن مسجد میں کھڑے ہو کر دعا کی۔ آپ کا دعا کرنا تھا کہ چاروں طرف سے ابر محیط ہوا اور اس کثرت سے پانی برسا کہ سب خشک سالی رفع ہو گئی۔ ایک روز آپ سیر کرتے ہوئے مقام سدھن میں پہونچے۔ **جوگی کا قبول اسلام** : وہاں ایک جوگی ہوا میں معلق بیٹھا تھا۔ حضرت ابو الحسن طیفورؒ سے جیسی آنکھیں چار ہوئیں وہیں زمین پر گر پڑا۔ اور آپ سے بزبان سنسکرت میں باتیں کرنے لگا۔ آپؒ نے بھی

اس کی ہی زبان میں جواب دیا حالانکہ آپ سنسکرت نہیں جانتے تھے۔ جوگی آپ کی یہ کرامت دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہوا۔

حضرت کا شہید ہو کر زندہ ہونا : حضرت خواجہ سید ابوالحسن طیفور رحمۃ اللہ علیہ کسی خاص ضرورت سے کہیں معہ چند رفقاء کے تشریف لے گئے تھے۔ واپسی میں چند چوروں نے گھیر لیا۔ ساتھی تو ساتھ نہ دے سکے آپ نے جواں مردی کے ساتھ مقابلہ کیا مگر ایک شخص ایک گروہ کا کب تک مقابلہ کر سکتا ہے بالآخر آپ شہید ہو گئے یہ خبر وحشتناک جب حضرت شاہ مدارؒ کو پہونچی تو آپ کو انتہائی صدمہ ہوا فوراً جائے وقوع پر تشریف لے گئے۔ حضرت خواجہ طیفور کی نعش مبارک خون آلود پڑی تھی یہ منظر دیکھ کر آپ کا دل بے قرار ہو گیا۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اسی حالت بے قراری آہ و زاری میں آپ نے گڑگڑا کر حضرت خواجہ ابوالحسن طیفور کے زندہ ہو جانے کی دعا فرمائی درگاہ مجیب الدعوات میں قبول ہو گئی حضرت خواجہ طیفور نے دوبارہ زندگی پائی اور "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت شاہ مدارؒ کو کھڑے ہوئے دیکھا فوراً قدمبوس ہوئے آپ نے سینے سے لگا لیا اور اپنے جائے قیام کی طرف تشریف لے گئے جس نے یہ خبر سنی انتہائی خوشی کا اظہار کیا۔ اور آپؒ نے خدائے قدوس کا شکر ادا کیا۔ حضرت خواجہ ابوالحسن طیفور بھی صاحب کشف و کرامات بزرگ گذرے ہیں۔ آپ بھی سلسلہ خادمان [illegible] کے تیسرے بزرگ ہیں۔ آپ بھی اپنے انتقال سے تین روز [illegible]

و مریدین و معتقدین کو جمع کر کے سب نصیحتیں کیں اس کے بعد فرمایا میرے بعد میرے سرکار محترم کی خانقاہِ عالیہ قدسیہ مداریہ برکاتیہ کا نظام اور میری جانشینی کے فرائض میرے بڑے بھائی خواجہ ارغون کے صاحبزادے سید محمود الدین انجام دیں گے۔ ان کی حیات میں میرے کسی بچے کو کوئی حق نہیں پہونچتا وہ سب اپنے برادر محترم کی اطاعت و فرمانبرداری کریں گے اور میرے جنازے کی نماز بھی میرے بھائی کے صاحبزادے سید محمود الدین پڑھائیں گے۔ آپؒ ۳ رمضان المبارک ۸۹۹ھ کو آپکا وقت سفر تمام ہوا۔ اللہ کے اس پیارے محبوب نے اس جہانِ فانی کو خیرباد فرمایا۔ واصل حق ہوا۔ آپ کا مزار شریف بھی دارالنور مکنپور شریف مرجع خلائق خاص و عام ہے۔ اور کرامتوں کا ظہور ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

قطعۂ تاریخِ وفات

شہ ابوالحسن شاہ طیفور دلشاں — ز دنیا چہ شد عزم فرمائے عقبیٰ
بگفتا بسائے وصالش سروشے — شدہ زیب افزائے فردوسِ اعلیٰ

(مدارِ اعظم ص ۱۲۱، ۱۲۲)

حضرت سید جمال الدین جانِ من جنتیؒ

آپ سرگروہ سلسلۂ دیوان گانِ مدار ہیں آپ کا نام نامی اسم گرامی حضرت سید جمال الدین جانِ من جنتی المعروف بہ "جُمّن جَنّتیؒ" اور خواہر زادہ

حضرت محبوب صمدانی میراں سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے حضرت بی بی نصیبہ رحمۃ اللہ تعالےٰ کے بطن سے یہ اور ان کے برادر خورد سید احمد حضرت شاہ مدار صاحبؒ کی دُعا سے پیدا ہوئے تھے جیساکہ پہلے تحریر ہوچکا ہے اصل میں آپ کا نام مبارک سید محمد تھا۔ حضرت شاہ مدار صاحبؒ جب ایک عرصہ کے بعد بغداد واپس آئے ہیں تو اس روز کا یہ واقعہ ہوا کہ یہ بالاخانہ سے گر کر مُردہ ہوگئے۔ حضرت بی بی نصیبہ نے اس گھبراہٹ میں حضرت شاہ مدار صاحبؒ کو اطلاع کی حضرت شاہ مدار صاحبؒ نے جو یہ حالت دیکھی آپ بیتاب ہوگئے اور فوراً آپ نے نہایت عاجزی سے بارگاہ الٰہی میں دُعا فرمائی آپ کی دُعا مقبول ہوئی اور سید جمال الدین میں حرکت پیدا ہوئی اور یہ اُٹھ بیٹھے۔ حضرت شاہ مدار صاحبؒ نے ارشاد فرمایا "جَانِ مَن جنّتی است" جب سے لوگ آپ کو اسی لقب سے پکارتے ہیں۔ عوام میں میر جمّن جنتی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ بڑے عالِم ہوئے اور صوفی اعلیٰ مقام تھے۔ آپ سے سلسلہ دیوان گان مدار جاری ہے آپ کے خلفاء و مرید بکثرت ہوئے۔ یوں تو آپ کے تصرفات بہت ہیں۔ ایک ادنیٰ تصرف جو آپ کا ہوا ہے اس کو حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے بھی لکھا ہے کہ ایک بزرگ شیر پر سوار اور سانپ کا کوڑا ہاتھ میں لئے چلے آتے ہیں۔ شیخ سعدیؒ کہتے ہیں کہ مجھ پر یہ حالت دیکھ کر بے حد رعب طاری ہوا۔ ان بزرگ نے ان کی بہت تسکین و تشفی کی اور فرمایا:

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ ؛ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

یہ بزرگ حضرت سید جمال الدین جان من جنتی تھے۔ اسی طرح ان کی ملاقات حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ سے بھی ہوئی تھی۔ حضرت سید جمال الدین جب جنگل میں تشریف لے جاتے تو تمام درندے باطاعت تمام آپ کے ہمراہ ہوتے تھے۔

"لفظِ ملنگ" یہ اصطلاح سلسلہ عالیہ مداریہ کی ہے۔ جو زبان زدِ خاص وعام ہے۔ ملنگ حضرات کی زندگیاں تجریدی ہوتی ہیں اور مثلِ اصحاب صفہ کے ہمہ وقت ذکر وفکر خداوندی میں مستغرق رہتے ہیں۔ ان سب کا تعلق سرکار مدینہ سے ہے حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدارؒ سے متعدد گروہ جاری ہوئے۔ گروہ خادمان مدار۔ گروہ دیوانگانِ مدار گروہ عاشقانِ مدار۔ گروہ طالبان مدار جن کا ذکر کتب صادقہ میں موجود ہے۔ یہاں ذکر صرف ان چند بزرگ حضرات کا کرم ہے جن کا تعلق گروہ دیوان گان مدار سے ہے۔ سرکار جمال الدین جان من جنتی المعروف بہ جمن جنتی ہے۔ اور سرکارِ سرکاران حضرت قطب المدارؒ کے جلیل القدر خلفاء میں ہیں۔ آپ نے بھی مثل اپنے پیر ومرشد حضرت قطب المدارؒ کی طرح شادی نہیں کی اور ترک تجرید کی زندگی بسر کی آپ کی بھی عمر شریف چار سو برس ہوئی۔ ایک بار سرکارِ سرکاران کا دستِ اقدس جانِ من جنتی کے سر مبارک پر پہونچ گیا۔ جس کی وجہ سے آپ اپنے سر کے بال زندگی بھر نہیں بنوائے وہ اس لئے کہ بال کٹ کر نیچے گریں گے بالوں کی بے حرمتی ہوگی۔ یہ آدابِ محبت ہیں۔ یہ ملنگ حضرات بھی اپنے شیخ کی اتباع کرتے ہوئے سر کے بال نہیں کٹاتے ہیں یہ ملنگان کرام بہت ہی باکمال

ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں ہزارہا ملنگانِ کرام گذرے ہیں جن کی درگاہیں
بہت مشہور ملنگ حضرت حاجی عبدالرحمٰن ملنگ شاہ بابا کلیان میں ہیں
میں جن کی مزار شریف زیارت گاہ خلائق عام بنی ہوئی ہے۔ حضرت
حاجی علی دریائی رحمۃ اللہ علیہ جن کا مزار شریف بمبئی میں سمندر میں پانی
کے اندر ایک ٹیلے پر بنی ہوئی ہے۔ وہ بھی زیارت گاہِ خاص و عام ہے
اور بمبئی میں وہ علاقہ "حاجی علی" کے نام سے مشہور ہے۔ اور ملنگ حضرات
اپنے گیسو بہت دراز رکھتے ہیں اس دور میں بھی ہزاروں ملنگ ایسے
تو گز تک گیسو رکھنے والے موجود ہیں۔ یہ سب حضرات آبادی اور عوام سے
پوشیدہ جنگلوں بیابانوں میں رات دن عبادت الٰہی میں مصروف رہتے
ہیں اگر ان خدا پرستوں کا نظارہ کرنا ہو تو حضرت قطب المدارؒ کے عرس
شریف کے موقع پر دارالنور مکن پور شریف جاکر دیکھ سکتے ہیں۔

حکایت : امروہہ میں حضرت شاہ ابن صاحبؒ کے عرس کے موقع پر
بہت سے ملنگ حضرات آئے۔ ان ملنگوں کو دیکھ کر کوئی دو سو قدم کے
فاصلہ پر کچھ فقیر حضرات جمع تھے۔ اس میں ایک صاحب نے تذکرہ کیا
کہ اب یہ ملنگ رسمی رہ گئے ہیں ورنہ پہلے یہ بڑے باکمال ہوا کرتے تھے
یہاں یہ ذکر ہو رہا تھا ان ملنگوں میں سے کچھ ملنگ اُٹھے جن کی آنکھوں
سے نور محمدیؐ صلی اللہ علیہ وسلم ٹپک رہا تھا۔ مستانہ چال سے اس طرف
پہونچے اور یہ شعر پڑھا :-

خاکسارانِ جہاں را بحقارت منگر

اور سوار باشد سوار باشد کہتے ہوئے چلے گئے اس وقت ان کی نسبت کا لوگوں پر بہت اثر ہوا۔ اور اپنے خیال سے توبہ کی۔ "بحوالہ مدار اعظمؒ"

نوٹ:۔ حضرت حاجی ملنگ باباؒ کا شجرۂ رشدی یہ ہے:۔ حضرت سیّد بدیع الدینؒ حضرت جمال الدین جان من جنتی۔ حضرت سید ماہی پوست شاہ شہباز عرف اللہ داد۔ دیوان گانِ مدار حضرت حاجی عبدالرحمٰن المعروف بہ حاجی ملنگ باباؒ

اس دل سے اگر جوڑو دل کا رشتہ ★ تم مستحق رحمتِ باری ہو جاؤ
بن جاؤ گے محبوبِ خدا کے محبوب ★ اے دوست بس صرف مداری ہو جاؤ

آپؒ کے ایک اور خلیفہ قطب عالم حضرت سید قطب غوری دیوانگانِ مدار کولار میسور کرناٹک میں مزار شریف ہے۔ آپ بھی اپنے دور کے جلیل القدر بزرگ گزرے ہیں آپ نے بھی اسلام کی بہت تبلیغ فرمائی۔ ہزارہا لوگوں نے آپ کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول فرمایا۔ آپ کی بارگاہ بھی مرجعِ خاص وعام ہے۔ حضرت سید جمال الدینؒ شیر شاہ سوری کے دور تک تھے۔

ایک بار شیر شاہ سوری حضرت جان من جنتی سے ملنے کا ارادہ کیا اور محل سے روانہ ہوتے وقت اس نے دل میں خیال کیا اگر یہ درویش فقیرِ کامل ہوں گے تو مجھے آم دیں گے حالانکہ اُس وقت آم کا موسم نہیں تھا۔ جب شیر شاہ سوریؒ حضرتؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت حضرت جان من جنتیؒ کے ہاتھ میں آدھا آم تھا۔ آپ نے وہ آم شیر شاہ سوری کو دے دیا اور شیر شاہ سوری آپ سے فقیری و درویشی کے بارے میں بحث و مباحثے کے دوران وہ آم اپنے خادم کو دے دیا۔ بعد بحث تمام حضرت کے قدمبوسی کر کے رخصت ہوا اور

حضرت کی ولایت کا قائل ہوا۔ اس کے جانے کے بعد حضرت شاہ جہاں نے فرمایا اگر یہ آم کھا لیتا تو اس کی اولاد میں نسلاً بعد نسلاً بادشاہت قائم ہوتی مگر اللہ پاک کو منظور نہ تھا۔ آپ سے گروہ دیوان گان مدار جاری ہوا جس سے بہتر سلسلے نکلے۔ دیوان گانِ حسینی، دیوان گانِ سلطانی۔ دیوان گانِ رشیدی۔ دیوان گانِ دریائی۔ دیوان گانِ سرمودی۔ دیوان گانِ دلی۔ دیوان گانِ آتشی۔ دیوان گانِ کالی۔ دیوان گانِ جمشیدی۔ دیوان گانِ قدوسی۔ دیوان گانِ مداحی۔ دیوان گان شریفی۔ حضرت محمد غوث و ابوالعلائی۔ دمائی پوست د دیوان گانِ کریمی و دیوان گانِ قادری و دیوان گانِ لولنگر لنکھا پتی۔ دسدو شاہی و مقبول شاہی و دیوان گانِ خاک نوری د دیوان گان جام نوری وغیرہ اجمعین یہ بہتر دیوان گان کی پٹیاں یعنے سلسلے حضرت سید شاہ جانِ من جنتی کو پہونچتے ہیں۔ آپ نے چار سو برس کی عمر شریف میں وصال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک ہلیسہ شریف میں ہے جو نواح بہار میں ہے۔ تاریخ وفات آپ کی یہ ہے۔

۱۴ محرم الحرام ۹۵۱ھ۔

اہلِ حق سید جمال الدین حسن — عازمِ عقبیٰ چو گشتہ ناگہاں
سال او از انتہائے رنج شد — اہلِ باطن حیف رفتہ از جہاں

آپ نے ہندوستان کے بہت سے شہروں میں تبلیغ کی تردیتی میں بھی آپ نے تبلیغ فرمائی تھی پہاڑ کے نیچے کا علاقہ "جمن جنتی نگر" کے نام سے مشہور ہے۔

(مدار اعظم ص ۱۳۰-۱۳۱، سترھویں شریف ص ۲۷ ص)

سلسلۂ عاشقانِ مدار

حضرت عارف کامل سلطان العارفین ، شریعت پناہ، دستگاہ شیخ الاسلام ماہر شرع احکام ، العلماء متین فقہ المبین قاضی مطہر ظاہر قلہ شیر عاشقانِ مدار قدس سرہٗ العزیز سے سلسلۂ عاشقان مدار جاری ہوا جس سے متعدد سلسلے جاری ہوئے:-

(۱) عاشقانِ امام نوروزی (۲) عاشقانِ سوختہ شاہی (۳) عاشقانِ کمربستہ (۴) عاشقانِ لعل شہبازی (۵) عاشقانِ باباگوپالی (۶) عاشقانِ مکھاشاہی (۷) عاشقانِ قادرشاہی (۸) عاشقانِ کریم شاہی (۹) عاشقانِ امام نوروزی

امام نوروز گوالیار کے شہزادے تھے۔ آپ مرید وخلیفہ حضرت عبدالغفور باباکپور عاشقانِ مدار کے تھے۔ آپ کو عشقِ الٰہی نے اپنی طرف راغب فرمایا تو سلطنت شاہی کو چھوڑ کر فقیری اختیار کی۔ آپ سے بھی ایک سلسلہ وجود میں آیا۔ آپ کے مریدین ومعتقدین عاشقانِ مدار نوروزی کہلاتے ہیں۔ یہ نو سلسلے گوالیاری حضرت قاضی مطہر قلہ شیر سے ملتے ہیں حضرت قاضی مطہر قلہ شیر عاشقانِ مدار کی وفات ۸۲۲ھ میں ہوئی۔ آپ کا مزارِ پُرانوار ماورشریف ضلع کانپور میں مرجع خلائق ہے آپ کی تعلیماتِ معرفت کا دریا ہے۔ ہزاروں عقیدت مند آپ کی بارگاہ کے بحرولایت سے فیضیاب ہیں۔

حضرت خواجہ حسام الدین سلامتی جونپوری

حضرت خواجہ حسام الدین سلامتی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ خلیفہ حضرت قطب المدارؒ کے ہیں۔ آپ واقف رموزِ شریعت وطریقت ہیں۔ بڑے بڑے اکابرین بزرگوں نے آپ سے اکتساب فیض حاصل کیا۔ جونپور کے اطراف واکناف ومواضعات میں آپ کی بہت تبلیغ رہی۔ حضرت کے ارشادِ مبارک سے ہی آپ شہر جونپور کو اپنا مسکنِ ہدایت بنائے۔ اور آپ کو حضرت شاہ مدارؒ سے ایک قرب خاص تھا۔ ایک روز مولانا حسام الدین بغیر اذنِ حضرت شاہ مدارؒ کے حجرہ میں چلے آئے۔ آپؒ نے فرمایا ہیچ بے ادب بخدا نرسیدہ کسی بے ادب کو خداوندی دربار میں رسوخ نہیں ہوا۔ حضرت حسام الدینؒ نے چند شعر فی البدیہ کہے جس میں حضرتؒ کی زیارت کے شوق کو ظاہر کیا تھا۔ اور عرض کیا: اگر من کردے از جمال اللہ مرحوم بودمے اکنوں؛ کہ ترک ادب کردم بخدا رسیدم۔ آپ یہ سُن کر خوش ہوئے اور فرمایا: سلامتی۔ سلامتی۔ اُسی روز سے حضرت مولانا حسام الدین کا لقب سلامتی ہوگیا۔ نیز یہ خوش نصیبی تمام خلفاء باوقار میں آپ کو حاصل ہوئی۔ سرکار قطب المدارؒ نے اس وقت فرمایا میری نماز جنازہ مولانا حسام الدین پڑھائیں گے۔ یہ اس وقت وہاں موجود نہ تھے جونپور میں تھے۔ یکایک ان کو حضرت کے وصال کا حال معلوم ہوا اور آپ وہاں سے روانہ ہوئے اور مکن پور میں تشریف لائے۔ حضرت قطب المدارؒ نے

حجرے کا دروازہ بند کر لئے تھے۔ حضرت حسام الدین جس وقت حاضر خانقاہ تشریف ہوئے دیکھا حجرے کا دروازہ بند ہے۔ جب دروازے کے قریب ہوئے تو دروازہ کھل گیا۔ دیکھا کہ حضرت قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار غسل اور کفن سے آراستہ ہیں۔ معلوم ہوا یہ خدمت مردان غیب کی طرف سے ہے۔ لہذا تمام حضرات جنازہ اٹھا لائے باہر لاکر نماز جنازہ حضرت مولانا حسام الدین سلامتی نے پڑھائی۔ وہ جسد اطہر جو تمام عمر اسلام کی خدمت میں ہر پہلو سے کوشاں رہا جس کے جسم پر کبھی مکھی نہ بیٹھی تھی۔ جس کے جسم مبارک کا کپڑا کبھی میلا یا پرانا نہیں ہوا تھا جو نور کا پتلا تھا ۸۳۸ھ کو دفن کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مولانا حسام الدین اس کے بعد سے ہر وقت فراق مرشد میں بے قرار رہتے تھے۔ حضرت قطب المدار کی رحلت کے بعد سے آپ کا دل اس دنیائے بے ثبات سے اٹھ گیا تھا۔ آپ ہر وقت وصال مرشد میں بے چین رہتے تھے۔ حضرت مولانا حسام الدین سلامتی کی وفات شریف ۸۴۰ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک جونپور میں مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ آپ کے بھی بہت سے خلفاء ہوئے آپ کے تمام خلفاؤں کے خلفاء سب صاحب کشف و کرامات گزرے ہیں۔

حضرت میٹھے مدار کی ولادت

حضرت قاضی محمود حضرت شاہ مدار صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جب اپنے لڑکے میٹھے مدار کی ولادت کا مژدہ سنایا حضرت

شاہ مدار صاحبؒ یہ مژدہ سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ میٹھے کا
فرزند متولد شد پس مارا دریں دیار ماندن چہ کار ست۔ غرض حضرت
شاہ مدار صاحبؒ سے ان کو مشرف فرمایا بس اب کیا تھا ہو بہو حضرت
شاہ مدار صاحبؒ کی زندہ مثال ہوگئی پھر اس قدر ریاضت کی کہ تیس
سال تک ایک مسجد میں جو ویران پڑی تھی قیام کیا۔ آخر فضلِ خداوندی
شامل حال رہا اور حضرت شاہ مدار صاحبؒ کی پیشین گوئی سچی ثابت
ہوئی کہ قطب مدار کے مرتبے سے سرفراز ہوئے۔ اسی وجہ سے ان کو حضرت
شاہ مدار صاحبؒ کی فرزندی سے منسوب کرتے ہیں اور حضرت شاہ
مدار صاحبؒ کے عرس کے دن ہی ان کا بھی عرس ہوتا ہے۔ حضرت قاضی
محمود صاحبؒ نے اپنے خدام کو جہاں اور نصیحتیں فرمائی تھیں ان میں ایک
یہ بھی تھی کہ جو شخص عرس میں مکن پور نہ جا سکے وہ میرے فرزند بیٹے
سید ابوالحسن میٹھے مدار کے عرس میں آئے وہی بات حاصل ہوگئی
حضرت میٹھے مدار بڑے عالم ظاہر و باطن کے تھے اور صاحب کشف و کرامات
و تصرفات تھے۔ ایک مرتبے آپ کے خدام میں سے ایک شخص کو پولیس
نے پکڑ لیا اور ایسا قصور اس کے ذمے لگایا کہ اس کی سزا یہ تجویز ہوئی کہ
دیوار میں چن دیا جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کسی نے حضرت میٹھے مدار
صاحبؒ کو اطلاع کی آپ نے فرمایا وہ دیوار میں زندہ ہے جاؤ نکال لاؤ۔
لوگ گئے اور دیوار کھودنا شروع کیا مگر سخت تعجب سے کھود رہے تھے کہ
کس طرح زندہ نکلے گا۔ آخر دیکھا تو زندہ برآمد ہوئے لوگوں نے دریافت

کی کہ جانی تم کیسے زندہ رہے اس نے کہا ایک شخص آتا تھا اور مجھے کھانا کھلا دیتا تھا۔ اور میرے سانس آنے کے لئے روزن رہ گئے تھے یہ تصرفات حضرت میٹھے مدار کے تھے اسی طرح آپ کی اولاد میں شیخ طہٰ تھے جو حاجی شہاب الدین بن میٹھے مدار کے فرزند تھے وہ تمام علوم میں دستگاہ رکھتے تھے۔ وہ بھی علم ہیمیا۔ سیمیا۔ ریمیا و کیمیا، جانتے تھے۔ غرض حضرت شاہ مدار صاحبؒ کا تصرف نہ صرف ان پر ہی ہوا بلکہ ان کی اولاد در اولاد میں نسبت مداری جاری رہی اور ہر شخص ان کی اولاد میں سلسلۂ مداریہ کے اجراء میں پورا پورا حصہ لیتا رہا۔ باقی حالات ان کی اولاد کے "بحر ذخار" میں مفصل ہیں جو چاہے وہاں دیکھ لے۔ آپ سے سلسلۂ "طالبانِ مدار" نکلا اور کافی عروج پایا اس سلسلہ میں بھی کافی اولیاء اللہ پیدا ہوئے اور سلسلہ عالیہ مداریہ کا خوب نام روشن کرے۔

حضرت شیخ حمید بن جلال بن شیخ ثابت رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ نے فیض مداری حاصل کیا اپنے والد سے انہوں نے حضرت شیخ بن ثابتؒ سے اور انہوں نے حضرت میٹھے مدارؒ سے آپ کے خوارق عادات میں سے یہ ہے آپ کے گھر میں حاملہ تھیں آپ نے فرمایا تمہارے لڑکا پیدا ہوگا۔ چنانچہ شیخ عبداللہ پیدا ہوئے جو بڑے صوفی و صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے اور آپ صاحب سماع تھے شاعر تھے جب حضرت شاہ مدار صاحبؒ کے روضۂ مبارک پر حاضر ہوئے تھے

یہ غزل پڑھتے تھے:

میروم شاہ گویاں میروم — قبلہ حاجات جویاں میروم
ہست مارا جذبہ عشق بدو — با ہمہ ایں راہ پویاں میروم
از غبار معصیت آلودہ بود — روئے خود از لنگ شویاں میروم
ہر زماں از روضہ قطب مدار — از شمیم خلد بویاں میروم
اے مداری ہر چہ داری گو مدار — چوں بدیع الدین گویاں میروم

حضرت سید اجمل جونپوری صاحبؒ

حضرت سید اجمل جونپوری رحمۃ اللہ علیہ آپ مرید و خلیفہ حضرت سید شاہ بدیع الدین المعروف بہ شہنشاہ حضرت پیر زندہ شاہ مدارؒ کے باوجود مال و دولت کے نسبتِ باطنی سے اس طرح مستفید ہوئے ہیں کہ جیسے لوگ ترک و تجرید کی حالت میں ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سید اجمل صاحبؒ کو جہاں علوم ظاہری و باطنی میں ایک کمال عنایت فرمایا تھا۔ مال و دولت سے بھی نوازا تھا۔ علم انساب میں بھی آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ حضرت شاہ سید میراشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کو اس کے متعلق جب کوئی مسئلہ درپیش آتا تو آپ انھیں سے دریافت کرتے تھے۔ حضرت قطب المدار صاحبؒ کے خاص خلفاؤں میں سے ہیں صرف آپ ہی کو یہ اعزاز حاصل تھا۔ آپ کتاب "عوارف المعارف" مصنفہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی

حضرت قطب المدارؒ" کے سامنے پڑھتے اور جب پڑھا کرتے تھے تو حجرہ کا دروازہ بند ہو جاتا تھا۔ پھر ان کی یہ حالت ہوتی تھی کہ دھاڑیں مار مار کر رویا کرتے تھے۔ تو اس کے درس کے بعد کھانا کھاتے جب عوارف المعارف ختم ہوگئی تو انھوں نے عرض کیا" فعوص الحکم" اس کے بجائے پڑھوں تو حضرت شاہ مدار صاحب نے فرمایا کہ علم تصوف کی کتابیں پڑھنے سے یہ علم حاصل نہیں ہوتا یہ علم تو سینہ بہ سینہ حاصل ہوتا ہے۔

حضرت سید اجملؒ نے بھی اسلام پھیلانے میں پورا پورا حصہ لیا ہے آپ بکثرت مسجدیں بنوائیں ہیں بنارس کی جامع مسجد جس میں آج کل جمعہ ہوتا ہے وہ حضرت ہی کی بنوائی ہوئی ہے اسی طرح جونپور میں ساحل دریا پر مسجد بنوائی اب خراب ہوگئی ہے۔ آپ سے بھی سلسلہ مداریہ طبقاتیہ بہت پھیلا اور عروج پایا۔ آپ کے خلفاؤں میں بھی سبھی صاحب کشف و کرامات ہوئے ہیں۔ روضہ مبارک آپ کا اور آپ کی اولاد و عزیزوں کا محلہ سیاہ جونپور میں ہے۔ مرجع خلائق خاص و عام ہے۔ آپ کی بارگاہ عظیم سے بھی لوگ حصول مراد پاتے ہیں۔ کامران و شادمان جاتے ہیں۔

حضرت قطب المدارؒ کی نسبتِ باطنی و تصرفات

حضرت قطب الاقطاب قطب المدارؒ کو روحانیت پاک حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص فیض پہونچا تھا۔ آپ اویسی ہیں جس طرح

حضرت ابوالقاسم گرگانیؒ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ حضرت بایزید بسطامیؒ حضرت خواجہ حافظ شیرازیؒ شیخ نظام الدین گنجویؒ وغیرہم اور ان سب سے بڑھ کر حضرت اویس قرنیؓ کو ان حضرات سے بواسطہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پہونچا اسی طرح حضرت قطب مدار صاحبؒ بے واسطہ حضور سرور عالم سے منور ہوئے ہیں۔ حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ لطائف اشرفی میں لکھتے ہیں کہ شیخ بدیع الدین المقلب بہ شاہ مدارؒ اویسی تھے۔ مقام عالی رکھتے تھے اور علم ہیمیا۔ ریمیا۔ سیمیاء۔ کیمیاء کے عالم تھے۔ سفر حج میں مجھ کو آپ کی صحبت میسر آئی تھی۔ میں بارہ سال حضرتؒ کی صحبت فیض سے مستفیض ہوا اور مجھے حضرت سے خرقۂ محبت اور خرقۂ خلافت حاصل ہوا۔ مکہ شریف سے بعد ادائے حج حضرتؒ بغرض تبلیغ یوروپ و آفریقہ تشریف لے گئے تھے مجھے آپ کے ساتھ سفر و حضر میں شرف ہمرکابی حاصل تھا۔ مجھے حضرت کی صحبتِ بابرکت میں ہندوستان تک ساتھ رہا تھا۔

لطیفہ: شیخ زاہدی نے ایک شعر حضرت شاہ مدار صاحبؒ کی خدمت میں لکھ کر بھیجا جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ اپنے مکان پر حضرتؒ کو بلانا چاہتے ہیں وہ شعر یہ ہے:-

اے نظرت آفتاب ہیچ زباں دارد
کیں در و دیوار ما ز تو منور شود

حضرت برہان العاشقینؒ نے یہ شعر لکھ کر بھیج دیا۔

پرتوے خورشید عشق برہمہ تابد و لیک سنگ بیک نوع نیست کان ہمہ گوہر شود

ایک روز آپ کی محفل میں عشق کا تذکرہ آیا۔ آپؒ نے غلبہ عشق الٰہی میں یہ شعر پڑھا:-

اے خانماں خراب چہ بنیاد کردی بنیاد کردہ کہ کنی خانہا خراب

ایک روز کسی شخص نے دریافت کیا کہ انسان بزرگ ہے یا کعبہ، فرمایا کہ آدمی پر ذات کا پرتو ہے اور کعبے پر صفات کا پھر یہ شعر پڑھا:

ہرچند ثواب است خطامی گردد حاجی کہ بہ صبح و مسامی گردد

کان کعبہ طواف دل ما می گردد ماگرد دلے کعبہ خود می گردم

ایک روز مخدومی شیخ ابوالفتح نے حضرت شاہ مدار صاحبؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ اس دنیا کے کارخانہ کی حقیقت نہ معلوم ہوئی کہ عدم سے وجود میں آیا اور پھر وجود سے عدم میں چلا جائے گا۔ آخر اس سے کیا نتیجہ۔ حضرتؒ نے قدرے سکوت کے بعد فرمایا ؎

قلم بشکن سیاہی ریز کاغذ سوز دم درکش
حسن ابن قصہ عشق است در دفتر نمی گنجد

ایک روز مکتوبات شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ کے آپ کے جلسہ میں پڑھے جاتے تھے آخر جب اس مقام پر پہونچے ہیں کہ عالم کی دو قسمیں ہیں فرمایا کتاب بند کرو وحدت نقطہ سے زیادہ نہیں ہے کسی شخص نے کہا ہے:-

گفتم بجرم صاحب ایں خانہ کدام است ؛ آہستہ بمن گفت کہ بیگانہ کدام است

ایک روز آپ کی زبان مبارک پر یہ شعر جاری تھا۔

اے قوم بحج رفتہ کجائید کجائید　　معشوق ہمیں جاست بیائید بیائید

آں جا طلب کار خدائید خدائید　　حاجت بطواف نیست شمائید شمائید

شیخ نجم حضرت قطب عالم صاحب کے مرید ہیں انھوں نے عرض کیا کہ قلندر کس کو کہتے ہیں حضرت نے ارشاد فرمایا قلندر وہ ہوتا ہے جو صفات الٰہی کے ساتھ متصف بصفات ہے۔ حدیث پاک۔

والتصفوا بصفات اللہ یا عادوا باخلاق اللہ کما قال۔

یعنی خدا کی عادات اور صفات کے ساتھ تم اپنی عادت کرنی چاہیئے۔

ایک روز شیخ فرید نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو کچھ پڑھوں حضرت برہان العاشقین صاحب نے فرمایا دل کی حفاظت کرو۔ حضرت شاہ بڈھن نے عرض کیا کہ موحد کسے کہتے ہیں آپ نے فرمایا مواحد وواحد یکے است اسی وقت کسی نے عرض کیا کہ سالک کسے کہتے ہیں آپ نے فرمایا کہ سالک وہ ہوتا ہے کہ چاہتا ہے آسمان پر چلا جائے مطلب یہ ہے کہ وہ ہر وقت قرب خداوندی کی جستجو میں رہتا ہے کسی شخص نے دریافت کیا کہ منصور کس مقام پر قتل کئے گئے۔ فرمایا ان کی یہ حالت تھی کہ محبوب کو اپنے لباس میں دیکھتے تھے اور اس لباس کو حجاب سمجھتے تھے۔ بقول شخصے :-

حجاب چہرہ جاں میشود غبار تنم　　خوش آں دمے کہ ازاں چہرہ پردہ برفگنم

شاہ بلاقی نے جو آپ کے خادم ہیں عرض کیا کہ میں سینہ حضور کی نسبت

روشن ہو رہا ہے علماء شریعت مجھ پر طعن کرتے ہیں فرمایا کچھ مضائقہ نہیں تم اپنے کام میں رہو۔ ایک روز مولانا حسام الدین بغیر اذن حضرت شاہ مدار صاحب کے حجرہ میں چلے آئے آپ نے فرمایا ہیچ بے ادب بخدا نرسید کسی بے ادب کو خداوندی دربار میں رسوخ نہیں ہوا۔ مولانا حسام الدین نے چند شعر فی البدی کہے جس میں حضرت کی زیارت کے شوق کو ظاہر کیا تھا اور عرض کیا ؎ اگر من کردے از جمال اللہ محروم بودے

اکنوں کہ ترک ادب کردم بخدا رسیدم

آپ یہ سن کر خوش ہوئے اور فرمایا سلامتی سلامتی۔ اسی روز سے حضرت مولانا حسام الدینؒ کا لقب سلامتی ہوگیا۔ ایک روز حضرت شاہ مدار صاحبؒ دریا کے کنارے تشریف رکھتے تھے ایک سوداگر نے اپنا مال کشتی میں بھرا اور روانہ ہوگیا۔ تھوڑی دیر میں کشتی دریا میں غرق ہوگئی ایک دہقانی شخص اس واقعہ کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے واویلا مچانا شروع کیا اور بھاگ کر حضرت شاہ مدار صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام واقعہ عرض کیا۔ آپ نے ایک مٹھی خاک اس کو دی اور فرمایا دریا میں ڈال دے اس نے ایسا ہی کیا معاً وہ کشتی نمودار ہوگئی۔ اس تاجر نے جو یہ کرامت دیکھی حاضر خدمت بابرکت ہوا اور اپنے عقائد سے توبہ کی اور معہ اپنے ہمراہیوں کے مسلمان ہوگیا۔

نیشاپور میں کفار نے بروز نوروز ایک عورت کی مورتی بنا کر زیور و لباس سے آراستہ کرکے ایک جگہ رکھ کر اس کو پوجتے تھے۔ مخلوق گرداگرد

س کے جمع رہتی تھی۔ حضرت شاہ مدار صاحبؒ نے عبداللہ مصری کو بلا کر کہا
کہ اس بت کے ہاتھ میں کانٹا چبھو دینا اور ہمارے پاس واپس آنا
انھوں نے ایسا ہی کیا خدا کی شان پتھر کے ہاتھ میں کانٹا چبھو دیا گیا یہ
بھی حضرت شاہ مدار صاحبؒ کا تصرف تھا۔ عبداللہ مصری جبھی وہاں
سے ہٹے ہیں کہ اس بت سے آواز نکلی اور زمین میں دھنس گیا۔ کفار نے
جو اپنے معبود کو نہ دیکھا تلاش کرنا شروع کیا آخر معلوم ہوا کہ ایک شخص
نے اس کے ہاتھ میں کانٹا چبھویا تھا۔ اسی وقت سے وہ غائب ہوگئی
تو یہ خیال کیا کہ اس نے جادو کیا بڑے جوش کے ساتھ عبداللہ مصری
کے پیچھے ہوئے اور تلاش کرتے کرتے حضرت قطب مدار کے دروازہ
پر پہونچے آپ نے جو شور و غل سنا باہر تشریف لائے اور دریافت
فرمایا کہ کیا غل ہے لوگوں نے عرض کیا جس شخص نے جادو کے ذریعہ
سے ہمارے معبود کو چھپا دیا ہے وہ آپ کے یہاں ہے ہم اس سے
بدلہ لینا چاہتے ہیں حضرت نے فرمایا مجھے سخت تعجب ہے کہ تم لوگ
پتھر کے بت کو پوجتے ہو جو خود اپنی حس و حرکت پر قادر نہیں ہے
اس سے تم اپنی حاجتیں مانگتے ہو کس قدر نادانی کی بات ہے۔ آپ کی
نصیحت سے ان کا غصہ اور زیادہ ہوا۔ آپ نے خیال فرمایا کہ کفر کی
ظلمت نے ان لوگوں کے قلوب کو بالکل سیاہ کر دیا ہے۔ جب تک
پورے طور پر اس کا ازالہ نہ کیا جائے گا یہ لوگ شرارت سے باز نہیں
آئیں گے۔ اسی وقت نقاب چہرہ مبارک سے ہٹا دیا اور فرمایا کہ

مخلوق نہیں ہے۔ بلکہ وہ خالق وحدہٗ لاشریک ہے جو کچھ تم لوگ دیکھ
رہے ہو سب اسی کا پیدا کیا ہوا ہے میں خدا کا ایک عاجز بندہ ہوں۔
یہ احکام اس کے تم کو پہونچا رہا ہوں بمعائنہ انوار و برکات حضرت شاہ
مدار صاحبؒ وہ لوگ سراسیمہ و بے ہوش ہو کر سجدہ میں گر پڑے اور تمام
غصہ وغیرہ ان کا جاتا رہا حضرت شاہ مدار صاحبؒ نے ان کی بے ہوشی
کو دیکھ کر اپنے مریدوں کو حکم دیا باآواز بلند تکبیر کہو تکبیر کی آواز سے
وہ لوگ ہوش میں آئے اور سب کے سب مشرف بہ اسلام ہوئے
یہ تھے حضرت شاہ مدار صاحبؒ کے تصرفات اس طرح انہوں نے
اسلام کو پھیلایا رحمۃ اللہ علیہ و رحمۃً واسعۃً۔ حضرت شاہ حیات
پانی پتی اور ان کے برادر عمزاد محمد اصغر میں باہم مباحثہ ہوا شاہ حیات
کہتے تھے کہ حیات ابدی ہے محمد اصغر کہتے تھے کہ یہ نفوس چند روز مستعار
ہیں غرض یہ دونوں حضرت شاہ مدار صاحبؒ کی خدمتِ بابرکت میں
آئے حضرت شاہ مدار صاحبؒ بے حجابانہ ان سے ملے حضرت کی نسبت
سے اول تو ان پر ایک بے خودی کی شان ظاہر ہوئی اس کے بعد فرمایا
کہ کیا تمہاری بحث ختم ہوگئی اور مسئلہ حل ہوگیا عرض کرنے لگے کہ ہمارا
مسئلہ حل ہوگیا وہ یہ ہے کہ جب تک ہم اپنے آپ میں تھے خودی میں
مبتلا تھے اور جب اپنے آپ میں نہ رہیں گے بیخودی ظاہر ہوگی بلکہ کچھ
بھی نہ رہے گا صرف وہ ذات جو حیّ ہے جس کو فنا نہیں ہے رہ جائے
گی۔ بلکہ اس بے خودی کی حالت میں ڈھانچہ بدن کا نہیں رہتا صرف روح

ہی روح رہ جاتی ہے۔ روح کو اعضائے بدنی کی احتیاج ہی نہیں البتہ روح حیوانی بدن سے متاثر ہوا کرتی ہے جب انسان روحی بدن سے متاثر ہوتا ہے یعنی اس روح سے جو ایک لطیفہ ربانی اور امر ربی ہے اس کو حیاتِ ابدی حاصل ہو جاتی ہے۔ بقول شخصے ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ★ ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

لاتقولوا اموات ؕ ایسے ہی لوگوں کی شان میں ہے۔

ایک روز قدوۃ الواصلین، زبدۃ العارفین حضرت پیر زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ اپنے یارانِ طریقت کے ساتھ ایک مسجد میں معتکف تھے۔ مسجد میں جب اذان ہوئی تو مولانا حسین بھی نماز کے لئے آئے حضرت شاہ مدار صاحبؒ نے جماعت سے نماز پڑھی۔ جس وقت حضرت شاہ مدار صاحب کی زبان سے اللہ اکبر نکلا ہے مولانا حسین کے قلب پر اس قدر عظمت و جلال و باری تعالےٰ نے اثر کیا کہ بے ہوش ہوگئے اور جس قدر لوگ اس جماعت میں تھے سب پر ایک کیفیت طاری تھی جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو لوگ مولانا حسین کو پکڑے ہوئے خدمت میں لائے۔ آپؒ نے سینہ پر ہاتھ پھیرا سب بے چینی اُن کی سکون کے ساتھ مُبدّل ہوگئی۔ پھر شہنشاہِ فقرا، حضرت شاہ مدار صاحبؒ سے بیعت کی اور اس مرتبہ پر پہونچے کہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ مولانا کامل اپنے اُستاد مولانا حسین کو ڈھونڈتے ہوئے آئے انھوں نے جب استاد کی یہ کیفیت دیکھی وہ بھی [illegible]

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الامین وعلیٰ
آلہ واصحابہ اجمعین ۵ حضرت شاہ فضل اللہ بدخشانی کو خدا طلبی
کا شوق ہوا حضرت مخدوم میر اشرف جہانگیر سمنانیؒ کی خدمت میں حاضر
ہوئے آپ نے فرمایا تمہارا حصہ ہمارے یہاں نہیں ہے یہ سن کر بہت
بے تاب ہوئے آخر خبر سُنی کہ شمس العارفین حضرت سید شاہ بدیع الدین
زندہ شاہ مدارؒ جونپور میں رونق افروز ہیں آپ کی خدمتِ باعظمت
میں حاضر ہوئے اس وقت ان پر ایک دیوانگی سی کیفیت طاری تھی
حضرتؒ نے ان کی تسلی و تشفی کی اور فرمایا کہ اے عزیز تم نے اس کوچہ
میں قدم رکھا ہے جو ایک دریائے ناپیدا کنار ہے جس میں بلا اندر بلا ہے
جو لوگ ہشیار ہوتے ہیں وہ جرأت و ہمت کو اپنا شعار بناتے
ہیں اور پار ہو جاتے ہیں اور حیات ابدی حاصل کرتے ہیں۔ راحت
و آرام کو خیرباد کہنا ہوتا ہے اور جیتے جی مصیبت میں مبتلا ہونا ہوتا ہے،
حضرت شاہ مدار صاحبؒ کے اس ارشاد سے ان کو اور اشتیاق
پیدا ہوا آخر بخلوص تمام داخلِ سلسلہ ہوئے اور اس مرتبے پر پہونچے
کہ آپ کے خلیفہ ہوئے۔ بکثرت آپ سے خوارق و عادات کا آپ
سے ظہور ہوتا تھا۔ آپ صاحبِ کشف و کرامات بزرگ گزرے ہیں
مزار پاک آپ کا ستارہ میں ہے آپ کا سنہ وفات ۸۴۹ھ ہے۔

جاءَ محمدٌ بشیراً نذیرا
فصلّوا علیہ کثیراً کثیرا

حکیم ایک متبحر طبیب تھے۔ مصر کے رہنے والے تھے۔ ایک روز کشتی میں

سوار تھے اور چند طلبا بھی ان کے ساتھ تھے۔ ایک شاگرد نے دریافت
کیا اس وقت ہوا کا مزاج اعتدال پر ہے کہ نہیں کہنے لگے اس وقت
میں تو اعتدال پر ہے مگر عنقریب بدل جائے گا۔ اور اثر سمیت کا
نمودار ہوگا۔ اور فوراً حکم دیا کہ کشتی کو لوٹاؤ غرض بہت جلد کشتی کنارے
پر لگی حکیم صاحب بہت جلد کشتی سے اُترے اور شاگردوں سے کہا کہ
اب تدبیر ایسی کرنی چاہیئے کہ ہوا کا مزاج درست ہو انھوں نے
بہت سی تدبیریں کیں مگر کوئی بھی کارگر نہ ہوئی اور وبا پھیلی
صبح کے وقت حکیم صاحب اپنی چھت پر ٹہل رہے تھے دور سے دیکھا
دریا کے کنارے پر کچھ خیمے نصب ہیں ایک شاگرد کو دریافت حال
کے لئے بھیجا اور اس نے دریافت کیا کہ حضرت سلطان المشائخ قطب
مدار صاحبؒ تشریف فرما ہیں اور جس قدر آدمی آپ کے ہمراہ ہیں سب
آپ کے مرید ہیں حکیم صاحب بکمال اشتیاق حضرت شاہ مدار صاحب
کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے مگر اس وقت حضوری سے محروم
رہے۔ پھر دوسرے وقت حاضر ہوئے قطب مدار صاحبؒ نے ارشاد
فرمایا کہ حکیم صاحب بلائے آسمانی کا آپ کیا تدارک کر سکتے ہیں۔
حکیم صاحب یہ سُن کر نہایت شرمندہ ہوئے اس کے بعد حضرت
نے ارشاد فرمایا اگر قہر الٰہی کی یہی حالت رہی تو کیا عجب ہے یہ تمام
آبادی ہلاک ہو جائے اس وقت حکیم صاحب نے دست بستہ
عرض کیا کہ اب نجات کی کیا صورت ہے حضرت نے ارشاد فرمایا

دوں کو ہدایت کی جائے کہ اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں اپنے گناہوں سے
دعا کریں اور ایک یتیم کا مال جو ظلماً لے لیا ہے اس کو واپس دے دیں
تو اس سے دُعا کرائیں اور پھر ایسے کام کے مرتکب نہ ہوں۔ انشاءاللہ
بخشا جاتی رہے گی۔ حکیم صاحب یہ سُن کر شہر میں آ گئے اور لوگوں کو
مال واپس کیا اللہ کی شان وہ بلا وہاں سے دور ہوئی حکیم صاحب
نے بخلوص تمام بیعت کی پھر آپ کے سب شاگرد اور اہلِ محلہ نے
حضرت قطب مدارؒ سے شرف بیعت حاصل کی اور حکیم صاحب مع تبعے
خلافت پر پہونچے حضرت حکیم احمد مصری مزار پاک در نواہ در کوس
(مصر) میں ہے۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا

سب لوگ مل کر خدا کی رسی (اسلام) کو پکڑو اور تفرقہ نہ ڈالو۔

حضرت شاہ لطف اللہ صاحب نے ابتداء سن شعور میں حضور سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپؐ فرماتے ہیں اے
لطف اللہ قطب مدار کی خدمت میں حاضر ہو کر سعادت کونین حاصل
کر یہ فوراً بستر خواب سے اٹھے اور حضرت قطب مدار کی تلاش میں
چل دیئے ایک تاجر سے ملاقات ہوئی ولایت نیمروز کا قصد کرتا تھا
حضرت قطب مدار صاحبؒ اسی زمانے میں بحکم ربّی نیمروز میں مخلوق
ہدایت فرما رہے تھے۔ یہ بھی اس تاجر کے ساتھ ہوئے۔ غرض حضرت

شیخ الاکبر بدیع الدین قطب مدارؒ کی خدمت میں پہونچے اب ان کی یہ حالت
تھی کہ کسی سے بات نہ کرتے تھے۔ نہایت ادب سے ایک گوشہ میں
بیٹھے رہتے تھے ایک روز حضرت مدار صاحبؒ کی نظر رحمت ان پر
پڑ گئی عجیب کیفیت طاری ہوئی کہ وجد کرنے لگے آخر بیعت ہوئے
جب ان پر کیفیت طاری ہوتی تو وہ حواس باختہ ہو جاتے تھے ان
کے دوست حجرہ میں بند کیا کرتے تھے عرصہ تک حضرت کی خدمت
میں رہے۔ اس کے بعد نجف اشرف چلے گئے پھر یہ حالت ہو گئی
تھی کہ نہ کھاتے تھے نہ پیتے تھے جب کپڑے میلے ہو جاتے آگ میں
ڈال دیتے پھر صاف شدہ نکال لیا کرتے تھے۔ حضرت قطب مدارؒ
کو بھی ان سے خاص انس تھا۔ آپ ان کو لطفِ مدار فرمایا کرتے
تھے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ حضرت عبدالواحد
آپ کے خلفاء میں سے تھے ایک روز ان کی خدمت میں فغفور چین
حاضر ہوا وہ سخت ظالم تھا آپ اس کی طرف قطعاً متوجہ نہ ہوئے
اس کو غصہ آیا اور ان کے پاس حکم بھیجا کہ ہماری سلطنت سے چلے جائیں
آپ نے فرمایا وہ کون حکم دینے والا ہے۔ وہ اور تمام دُنیا ہمارے حاکم
کے زیر حکم ہے۔ یعنی حضرت قطب مدار کی حکومت ہے۔ فغفور چین نے
جب یہ سُنا تو اس نے ان کو بُرا بھلا کہا فوراً اس کی زبان متورم
ہو گئی اور باہر نکل پڑی آخر وہ سمجھا کہ اس فقیر کی بد دُعا کا اثر ہے
کی خدمت میں حاضر ہوا اور معافی مانگی فرمایا کہ ظلم کرنا چھوڑ دے

اس نے ظلم سے توبہ کی اور اچھا ہو گیا آپ نے بھی اسلام کی بہت تبلیغ فرمائی ہزاروں آدمی آپ کے مرید تھے آپ صاحب باطن ولی کامل تھے آپ کے لنگر خانے میں ہزاروں آدمی دو وقت شکم سیر کھاتے تھے آپ کسی سے کچھ نہ لیتے تھے ۔ آپ کا مزار شریف "نجف اشرف" میں مرجع خلائق ہے ۔ حضرت حاجی عبدالنعیم حضرت شاہ مدار صاحب کے خلیفہ تھے ۔ قاضی فخرالدین جو حضرت حاجی عبدالنعیم کے خلیفہ ہیں بیان کرتے ہیں کہ انتیس سال میں حاجی صاحب کی خدمت میں رہا انواع انواع کے تصرفات میں نے دیکھے ایک روز فرمانے لگے کہ ہمارے پیر و مرشد کے حالات سے تم لوگ کچھ واقف ہو لوگوں نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ آپ کے پیر و مرشد قطب الارشاد و قطب المدار حضرت سید شاہ بدیع الدین المعروف بہ شہنشاہ حضرت پیر زندہ شاہ مدار ہیں مگر افسوس ہم لوگوں نے زیارت نہیں کی ۔ فرمایا آنکھیں بند کرو پھر فرمایا کھول دو دیکھتے کیا ہیں کہ ہم لوگ حضرت قطب مدار صاحب کی خدمت میں حاضر ہیں ہم سب نے قدمبوسی کا شرف حاصل کیا ۔ یہ تھے حضرت قطب مدار صاحب کے خادموں کے تصرفات ۔

مرحبا اے خاصہ پروردگار　　مرحبا اے قطب کل قطب المدار

حضرت قاضی مسعود کی بیعت

حضرت قاضی مسعود خزینۃ الابرار میں لکھتے ہیں کہ میں جب صغیر سن تھا دریا کے کنارے پر کھڑا تھا کہ میرا پیر پھسلا میں ڈوبنے لگا دیکھتا کیا ہوں کہ ایک بزرگ آئے اور مجھ کو پکڑ کر کنارے پر لاکر کھڑا کیا میں نے عرض کیا کہ حضرت کا اسم مُبارک فرمایا "یحییٰ" میں نے عرض کیا اگر اجازت ہو تو میں ہمرکاب رہوں۔ فرمایا ابھی نہیں علم تحصیل کرو انشاء اللہ تم سے پھر ملاقات ہوگی۔ غرض میں تحصیل علم میں مشغول ہوا مگر حضرت مولانا یحییٰ کا تصور میرے دل میں ہر وقت رہتا تھا تیرہ سال کے بعد جب میری دستار بندی کا وقت آیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت مولانا یحییٰ ابرار مداری تشریف لائے اور امتحان لینے میں شریک ہوئے اور باتفاق علماء میرے سر پر دستار فضیلت باندھے اور میرے والد سے اجازت لے کر اپنے ہمراہ سیر وسیاحت کے لئے مجھ کو لے لیا نجف اشرف پہونچے وہاں حضرت شیخ المشائخ قطب مدار صاحبؒ تشریف فرما تھے مجھ کو حضرت کی خدمت میں پیش کئے حضرت شاہ مدار صاحب کے دست مبارک میں اس وقت سیب تھا۔ فرمایا کہ لو یہ سیب سونگھو میں نے اس کی خوشبو سونگھی تمام دماغ معطر ہوگیا پھر میں نے اس کو کھایا ایسی شیرینی تھی کہ اب تک میں اس شیرینی اور خوشبو کو بھولا نہیں اس کے بعد حضرت نے مسکرا کر فرمایا کہ اے عزیز انسان کے جوہر میں بھی ایسی خوشبو ہے۔ اگر وہ خوشبو ظاہر نہ ہو تو کچھ نہیں ہے۔ حسن صورت اور عباقباء سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ بلکہ

جرأت کرکے عرض کیا کہ معرفت خداوندی کس طرح حاصل ہوتی ہے
فرمایا اے مسعود اول چاہیئے کہ اپنے آپ کو پہچانو خدا کو پہچان لوگے
مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ ۔ تم کو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ تم
کون ہو کہاں سے آئے ہو اور کہاں جانا ہے ۔ اس عالم میں کس لئے
آئے تھے اور خداوند اعلیٰ نے تم کو کس لئے پیدا کیا اور نیک بختی و بدبختی
کیا ہے اول تم کو ان چیزوں کا علم ہونا چاہیئے اور تمہاری صفات بعض
حیوانی ہیں بعض شیطانی بعض ملکی تم کو یہ معلوم ہونا چاہیئے اور تمہاری
اصلی صفات کون ہیں یاد رکھو کھانا پینا سونا فربہ ہونا غصہ کرنا یہ حیوانی
صفات ہیں ۔ مکر و فریب کرنا فتنہ برپا کرنا یہ شیطانی صفات ہیں ۔
اگر ان صفات کے تابع ہو گئے تو حق تعالیٰ کی معرفت تم کو حاصل نہیں
ہو سکتی ہاں اگر صفات ملکوتی تم حاصل کر لوگے تو کیا عجب کہ معرفت
خداوندی سے تمہارا قلب روشن ہو جائے تم کو کوشش کرنا چاہیئے
کہ صفات حیوانی و شیطانی سے نکل کر صفات ملکوتی حاصل کرو دیکھو
اللہ تعالےٰ کو پانے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ صفاتِ حیوانی و شیطانی سے
نکل کر صفات ملکوتی حاصل کرنا چاہیئے ۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو دو چیزوں
سے بنایا ہے ایک بدن اور دوسری روح ۔ روح کی دو قسمیں ہیں ۔
حیوانی انسانی ۔ روحِ حیوانی تمام جانوروں کو عنایت ہوئی ہے ۔
روحِ انسانی انسان کے ساتھ خاص ہے ۔ جب تک روحِ انسانی سے
کام نہ لوگے انسان نہیں ہو سکتے اور نہ معرفتِ خداوندی حاصل کر سکتے ۔

غرض حضرت قطب، مدار صاحبؒ کی ایسی دلچسپ تقریر سُنی کہ میں خواب غفلت سے بیدار ہوگیا اس وقت مجھ کو معلوم ہوا کہ اگر میں معرفت خداوندی حاصل نہ کی تو مجھ میں اور حیوانوں میں کچھ فرق نہیں رہے گا میں نے بیعت کی درخواست کی حضرت نے نہایت شفقت و مہربانی سے مجھ کو سلسلہ مداریہ میں داخل کیا۔ بیالیس سال حضرت کی خدمت میں رہا آخر کو خرقہ خلافت سے ممتاز ہوا۔ آپ صاحبِ کمال بزرگ گذرے ہیں۔ تاریخ وفات ۲۱ر جمادی الثانی سنہ ۸۴۹ھ ہے۔ (مدار اعظمؒ ص ۹۷ ص ۹۸)

حضرت احمد اعروج شہسوار

حضرت احمد عروج بڑے شہسوار تھے ایک روز گھوڑا کو داتے پھر رہے تھے اور یہ خیال کر رہے تھے کہ جو آرام و آسائش مجھ کو حاصل ہے وہ کسی کو بھی نہیں ہے۔ یکایک گھوڑے کا پیر پھسلا اور گرا ہیں پیر میں زبردست چوٹ آئی۔ اور میں بے ہوش ہوگیا اتنے میں حضرت شیخ الاسلام قطب مدار صاحبؒ تشریف لائے اور فرمایا احمد جھوٹی بے ہوشی میں کب تک پڑے رہو گے۔ اٹھو اور توبہ کرو۔ میری جو آنکھ کھلی تو اپنے خیالات پر نفرین کی اور توبہ کی اور چاہا کہ حضرت کے قدموں کو بوسہ دوں مگر تکلیف کی وجہ سے حرکت نہ کرسکا۔ حضرت شاہ مدار صاحبؒ نے میرے گھوڑے کو آواز دی وہ دوڑتا ہوا آیا۔ حضرت مجھ کو ایک گاؤں میں لے گئے وہاں ایک جراح تھا اس کو بلا کر آپ نے

اس جوان کا علاج کرو۔ اس نے عرض کیا کہ یہ علاج میرے امکان سے باہر ہے یہ شخص بچے گا نہیں آپ نے فوراً انار کے چھلکے جو وہاں پڑے ہوئے تھے پسوا کر زخموں پر چھڑکے فوراً خون بند ہو گیا اور زخم اچھا ہونے لگا اور چند روز میں بالکل تندرست ہو گیا پھر میں نے بیعت کی درخواست کی آپ نے سلسلہ مداریہ میں داخل کیا اور مکہ معظمہ کے سفر میں ساتھ ساتھ رہے یہ تھے بزرگان دین کے اخلاق اس طرح نورِ محمدیؐ کے ذریعہ لوگوں کے قلوب کو منور کیا کرتے تھے۔ بعد میں آپ نے بھی خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ کا پورا نام حضرت احمد اعروج بن ضیاء اللہ مصطفےٰ آبادی ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن مکرم

مولانا نظام الدین نقشبندی بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن سید اکمل مازندرانی ۷۲۱ھ میں پیدا ہوئے دایہ ان کو دودھ پلاتی تھی اس کے پاس ایک لڑکا تھا۔ ایک پستان سے وہ پیتا تھا اور ایک پستان سے عبدالرحمٰن پیتے تھے۔ اتفاق سے دایہ کا لڑکا مر گیا اس کو سخت رنج ہوا پھر خیال کیا عبدالرحمٰن کو دودھ پلا دوں ایسا نہ ہو کہ وہ بھوکے رہ جائیں غرض اس بچے کی تجہیز و تکفین سے پہلے وہ دایہ ان کو دودھ پلانے کے لئے آئی۔ بہتیرا چاہا کہ دودھ پلائے۔ مگر عبدالرحمٰن نے دودھ نہ پیا۔ اب وہ اور پریشان ہوئی عبدالرحمٰ

کی والدہ نے دریافت کیا کہ کیوں پریشان ہے اس دایہ نے کہا آپ کا صاحبزادہ دودھ نہیں پیتا۔ والدۂ عبدالرحمٰن نے طبیب کو بلایا طبیب نے کہا اس لڑکے کو کوئی مرض نہیں معلوم ہوتا۔ اتفاقاً حضرت یادگار محمد خلیفہ حضرت زندہ شاہ مدارؒ سیر کرتے ہوئے یہاں تشریف لائے ان کے والد نے ان کو دکھلایا اور دُعا کی درخواست کی۔ حضرت مخدومؒ نے ان کو دیکھا اور فرمایا کہ یہ نہ بیمار ہے اور نہ آسیب کا اثر ہے۔ کوئی اور سبب ہے انہوں نے عرض کیا وہ آپ فرمائیں۔ فرمایا کہ دایہ کو بلاؤ دایہ جب آئی تو آپ نے فرمایا کہ تیرا بچہ کہاں ہے۔ اس نے عرض کیا کہ سو رہا ہے۔ آپ نے فرمایا جب تک تو اپنے بچے کو نہ لائے گی یہ بچہ دودھ نہ پیئے گا۔ دایہ یہ سن کر رونے لگی اور عرض کیا کہ میرے بچے کا ابھی انتقال ہوگیا فرمایا کہ تو اس کو جلد اُٹھا لا۔ دایہ بھاگی اور فوراً اپنے بچے کو اٹھا لائی اور لاکر تخت پر لٹا دیا۔ حضرت یادگار محمد مدارؒ نے وہ بچے کے ہاتھ کو جنبش دی بچے نے آنکھیں کھول دیں اور مسکرانے لگا دایہ دونوں بچوں کو غائیت محبت سے اٹھا کر لے گئی اس وقت عبدالرحمٰن نے دودھ پیا ان کے طفیل سے اللہ تعالیٰ نے ان کے رضائی بھائی کو زندہ کر دیا اس کے بعد حضرت نظام الدین نقشبندی نے فرمایا کہ یہ بچہ سعید ازلی ہے چنانچہ مولانا عبدالرحمٰن بڑے عالم ہوئے اور قنوج آکر حضرت شاہ مدار صاحب سے بیعت کی اور خلافت کے مرتبے پر پہونچے۔

فرمایا کرتے تھے کہ قبل از بیعت اکثر مجھ کو حضرت شاہ مدار صاحبؒ سے فیض پہونچتا رہا ہے۔ حضرت قطب مدار صاحب نے ان کو عبدالرحمٰن مکرم کے لقب سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ ان کے ساتھ آپ کو خاص انس تھا۔ آپ بھی بڑے صاحب کمال بزرگ ہوئے بے شمار مریدین معتقدین میں تھے۔ آپ کا مزار مبارک محمود آباد میں ہے حضرت شاہ مدار صاحب کے اور آپ کے خلفاء کے حالات و تصرفات اس کثرت سے ہیں کہ اگر مفصل لکھے جائیں تو ایک دفتر چاہیئے۔ (مدار اعظم ص ۹۹-۱۰۰)

حضرت احمد بن مسروق رحمۃ اللہ علیہ

کشف المحجوب ص ۲۲۱ میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ طریقت کے اماموں میں ایک بزرگ داعی مریداں بحکم فرمان الٰہی حضرت ابو العباس احمد بن مسروق رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جو خراسان کے اجلہ مشائخ و اکابر میں سے ہیں اور تمام اولیاء آپ کے زمین پر اوتاد ہونے پر متفق ہیں آپ نے حضرت قطب المدارؒ کی صحبت پائی اور بیعت و خلافت سے سرفراز ہوئے۔ ظاہری و باطنی علوم میں آپ کو کمال دسترس حاصل تھا۔ آپ کا ارشاد ہے کہ خوشی و مسرت خدا کے سوا کسی اور سے ہے تو اس کی یہ خوشی دائمی غم کا وارث بناتی ہے۔ اور جس کا لگاؤ خدا کی خدمت و عبادت سے نہ ہو تو اس کا یہ لگاؤ دائمی وحشت کا

دوست نہیں رکھتی ہے۔ اس لئے کہ خدا کے سوا ہر چیز فانی ہے اور جس کی محبت
فانی چیز سے ہوگی تو جب وہ چیز فنا ہو جائے گی تو اس کے لئے بجز
حسرت و غم کے کچھ نہ رہے گا۔ اور غیر خدا کی خدمت حقیر شئے ہے
جس وقت اشیاء مخلوق کی انانیت اور خواری ظاہر ہوگی تو اس
کے لئے اس سے انس و محبت رکھنا موجب وحشت و پریشانی ہوگا
لہذا غیر اللہ پر نظر رکھنے ہی سے سارے جہاں میں پریشانی ہے۔
اور تذکرۃ الاولیاء بابا فرید الدین عطارؒ ص ۲۴۱ میں ارشاد فرماتے
ہیں کہ آپ اپنے دور کے بہت بڑے ولی تھے اور خراسان کے مشہور
مشائخین میں سے تھے آپ اقطاب زمانہ تھے اور حضرت سید شاہ
بدیع الدین قطب المدارؒ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے اور آپ
کے مرید و خلیفہ تھے۔ لوگوں نے آپ سے سوال کیا اس عہد میں قطب
کون ہیں آپ نے خاموشی اختیار کی اس سے یہ اندازہ ہوا کہ آپ
اس دور کے قطب زماں تھے آپ طوس میں تولد ہوئے اور بغداد
میں سکونت پذیر رہے۔ ایک شیریں سخن بوڑھے نے آپ سے
کہا کہ اپنا خیال ظاہر فرمائیے آپ کو خیال ہوا کہ یہ شاید یہودی ہے
اس لئے آپ نے فرمایا کہ تم یہودی معلوم ہوتے ہو وہ آپ کی اس
کرامت کو دیکھ کر اور آپ کی نورانی شخصیت سے متاثر ہو کر مشرف
بہ اسلام ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں اسلام سے زیادہ صداقت کسی مذہب
میں نہیں پاتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مومن کی عزت کرنا حقیقت میں

خدا کی عزت کرنے کے مترادف ہے اور اسی سے تقویٰ تک رسائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ فرمایا کہ معرفت سے بعد کی دلیل باطل پر نظر کرنا ہے۔ فرمایا کہ خدا کے دوست پر کوئی غلبہ نہیں پا سکتا۔ خدا کے اطاعت گذار دنیا کو نظر انداز کر کے خدا ہی سے اُنس کرتے ہیں۔" سفینۃ الاولیا، شہزادہ دارا شکوہ" صفحہ ۱۷۰ میں فرماتے ہیں حضرت شیخ احمد بن محمد بن مسروق رحمۃ اللہ علیہ آپ کی کُنیت ابو العباس ہے۔ طوس آپ کا وطن تھا۔ آپ کا شمار مشائخ متقدمین میں ہوتا ہے۔ بغداد میں آپ کا مستقل قیام تھا۔ آپ حضرت شیخ علی رودباریؒ کے استاد اور حضرت حارث محاسبی کے شاگرد ہوتے ہیں۔ اور آپ کو شیخ المشائخ حضرت قطب المدارؒ سے بیعت و خلافت کا شرف حاصل ہے۔ حضرت شیخ سری سقطیؒ اور حضرت محمد منصور طوسیؒ کے اور حضرت جنید بغدادیؒ کے ہم صحبت تھے سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادیؒ سے روایت ہے کہ حضرت احمد بن مسروقؒ نے فرمایا زندگی میں جو شخص بھی تدبیر ترک کرتا ہے اس کی وجہ تن آسانی ہوتی ہے یا آرام طلبی آپ نے فرمایا کہ باطل کی جانب زیادہ مائل ہونے سے عرفان حق کی لذت جاتی رہتی ہے احمد بن مسروق حضرت جنید بغدادی کے دور میں خراسان گئے تھے جہاں سے واپسی پر بغداد میں ان سے ملاقاتیں رہی تھیں۔ خاص طور پر حضرت شیخ عبدالرحیم نہیری نے جب حضرت قطب المدارؒ کے اعزاز میں ایک دعوتِ خاص کا اہتمام کیا تھا جس میں حضرت احمد بن مسروقؒ اور حضرت جنید بغدادی

نے شرکت کی تھی ۔ اس موقع پر حضرت احمد بن مسروق نے حضرت شاہ مدارؒ کی ان مہربانیوں کا تذکرہ کیا تھا جو بقائے نسل اور ولایت پر فائز کرنے سے تعلق رکھتی ہیں ۔ حضرت شیخ عبدالقادر ضمیری کو حضرت احمد بن مسروق نے مشورہ دیا تھا کہ وہ حضرت شاہ مدار صاحبؒ کے ہمراہ ہندوستان جائیں ۔ شیخ ضمیریؒ نے احمد بن مسروقؒ کے ہی مشورہ پر عمل کیا ۔ حضرت عبدالقادر ضمیریؒ کو بھی حضرت قطب المدارؒ کا صحبت یافتہ اور خلیفہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے ۔ آپ کا مزار شریف سنگلدیپ میں ہے ۔

حضرت احمد بن مسروق صاحب کرامات بزرگ ہیں ۔ حضرت علی ہجویری کو آپ کے چالیس حکایات (کرامتیں) یاد تھیں یہاں اختصار کی وجہ سے نہیں لکھے ۔ آپ کے بھی خلیفہ اور مریدین کی کثیر تعداد تھی آپ کا وصال سنہ ۳۰۹ھ میں ہوا ۔ مزار مبارک بغداد میں ہے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ مَدَارُ الْبَدِیْعُ الْکَرِیْمِ اِبْنِ کَرِیْمٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ وَکَمَا یَلِیْقُ بِکَمَالِہٖ ھٗ

(مدار اعظم ص ۱۲۸ ، رسالہ سید بدیع الدین مدار نمبر ص ۱۱-۱۳ ماہ جمادی المدار سنہ ۱۴۰۴ھ)

سلسلۂ مخدومیہ مداریہ

حضرت سید جلال الدین (بخاری آپ کے آباء و اجداد بخارا کے رہنے والے تھے) آپ ابوالفتح حضرت شیخ رکن الدین زکریا ملتانی سہروردی کے

فیض یافتہ اور سند خلافت سے مزین تھے۔ آپ بھی پیدل عرب وعجم سمرقند تاشقند بخارا۔ ایران۔ خراسان وغیرہ کا آپ نے دورہ فرمایا۔ مکہ شریف میں آپ دو سال مقیم رہے۔ وہاں حضرت عبداللہ یافعی کی صحبت سے مستفید ہوئے۔ مدینہ شریف میں دو سال مقیم رہے۔ اور مقامات کا دورہ فرماتے ہوئے شہنشاہ فرخ سیر کے زمانے میں ہندوستان تشریف لائے دہلی میں حضرت خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلوی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہاں خلافت سے سرفرازی ہوئی آپ چشتی القادری سہروردی نقشبندی فردوسی۔ کبرائی غزالی کے علاوہ بھی آپ بارہ چودہ سلسلوں سے وابستہ تھے۔ حضرت زندہ شاہ مدارؒ راجستھان وگجرات وملتان کے طرف بطور تبلیغ تشریف لائے تو اس وقت قطب العالم قطب المدارؒ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ سرکار مدارالعالمین نے آپ کو بھی دستار خلافت سے سرفرازی بخشی۔ آپ سے سلسلۂ مخدومیہ مداریہ جاری ہوا اور آپ چودہ سلسلوں سے وابستہ ہے آپ کے شیوخ سہروردیہ نے ان کو مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے خطاب سے سرفراز فرمایا تھا۔ آپ اسی لقب سے مشہور ہوئے آپ کا پورا نام حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیان جہاں گشت ہے۔ جب سرکار مدارالعالمین کے دامن سے وابستہ ہوئے تو حضرتؒ بعد خلافت مداریہ کے آپ کو قنوج ضلع بطور تبلیغ اسلام روانہ فرمایا تھا۔ آپ ایک عرصہ تک شہر قنوج میں مقیم رہے۔ وہاں پر آپ نے

ایک خلیفہ اخی جمشید قدوائی کو اپنا جانشین کر کے اپنے آبائی مقام [illegible] تشریف لے گئے۔ آپ نے بھی اپنے خلفاؤں کی کثیر تعداد چھوڑی ہے وہ بھی سب صاحب کمال صاحب جمال صاحب تصرف تھے۔ ۸۰ برس کی عمر میں ۲۶ ذی الحجہ ۷۸۵ھ کو آپ کی وفات ہوئی۔ شہنشاہ فرخ سیر آپ کا مرید و معتقد تھا۔ ضلع اوچہ ملتان میں آپ کی ایک آبائی خانقاہ تھی وہیں پر آپ کا گنبد مبارک فخرِ ولایت ہے۔ (بحوالہ سفینۃ الاولیاء)

سلسلۂ اجملیہ مداریہ

حضرت قاضی سید عبدالملک المعروف بہ سید اجمل خلیفہ اجل حضرت قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ سلسلہ اجملیہ مداریہ حضرت سید اجمل بہرائچی سے جاری ہے اور بیشتر سلاسلِ مطہرہ قادریہ چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ قلندریہ کے اکابرین بزرگ حضرات نے اکتساب فیوض و برکات روحانی حضرت سید بدیع الدین قطب المدارؒ حضرت سید اجمل بہرائچی کے ذریعہ حاصل فرمایا۔ حضرت سید شاہ اجمل بہرائچی باکمال بزرگ تھے۔ ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی۔ ابراہیم شرقی والیٔ جونپور کے عہد میں قاضی القضاۃ اور صدر الصدور ریاست تھے۔ ایک روز سلطان کے دربار میں حضرت سید اجمل بہرائچی بھی موجود تھے لیکن جمالِ زیورِ علم و فضل سے عاری ہونے کی وجہ سے امّی محض تھے۔ ہر دو بزرگوں میں کچھ گفتگو

ادر بحث ہو گئی (حضرت سید اجل بہرائچی شیخ الوقت تھے علوم ظاہری
وفقہ میں اوسط علم رکھتے تھے۔ بہ نسبت ملک العلماء علم شریعت علم
طریقت و علم قرآن تفسیر حدیث و فقہ جملہ علوم ظاہری پر دسترس
رکھتے تھے) بحث اس بات پر چلی کہ سیّد امّی کو فضیلت ہے یا عالم
کو ہے۔ اس لئے عالم ہونا ایک امر یقینی ہے۔ اور سید کی سیادت
محل کلام میں مشکوک ہے۔ لہذا عالم کا یقین مشرف سیّد کے مشکوک
شرف سے افضل ہوگا۔ لیکن دلیل ایسی کمزور تھی کہ انھیں خود اس
پر اعتماد نہ ہوا اور اپنے پہلے قول سے رجوع کیا اور اس بات کے
قائل ہوئے کہ دونوں کا درجہ مساوی ہے۔ چنانچہ ملک العلماء کے
استاد قاضی عبدالمقتدر صاحب کو اپنی شاگرد کی سید اجل پر یہ
جسارت اس قدر ناگوار ہوئی کہ ملک العلماء کی طرف سے اُن کا مزاج
بدل گیا۔ ملک العلماء نے حضرت رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو
خواب میں دیکھا۔ آپؐ فرما رہے ہیں کہ سید اجل سے معافی مانگو۔
اور ان کو راضی کرو ملک العلماء بہت نادم ہوئے اور حضرت سیّد
اجل کی خدمت میں حاضر ہو کر توبہ کی اور معذرت چاہی پھر ایک
رسالہ مناقب السادات کے نام کا ایسا لاجواب لکھا کہ جس میں اہلِ
بیت کی محبت کا حق ادا کر دیا۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی
نے رسالہ مناقب السادات کی اپنی کتاب "اخبار الاخیار" میں بہت
تعریف کی۔ ملک العلماء بھی بیعت و خلیفہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار

کے ہیں۔ سلسلہ اجملیہ مداریہ سے بلگرام۔ مارہرہ۔ کالپی کے اکابرین بزرگ
حضرت اکتساب فیض نسبت سلاسل خمسہ کرتے رہے۔ حضرت سید شاہ
برکت اللہ مارہرویؒ۔ حضرت سید شاہ فضل اللہ کالپویؒ سے اور وہ
اپنے والد سید میر احمد کالپویؒ سے اور وہ اپنے والد میر محمد کالپویؒ
سے اور وہ اپنے والد حضرت سید شاہ جمال الدین جمال الاولیا
کوڑا جہاں آبادی (آپ بارگاہ قطب المدار میں کوڑا بردار تھے۔ آپ
کے ہاتھ میں ہر وقت کوڑا ہوتا تھا آپ سلوک و معرفت کی تمام منزلیں
طے کر لئے آپ کا قلب نسبت مدار العالمین سے لبریز ہوا تو حضرت اجمل
بہرائچی نے خلافت سے سرفراز فرمایا تھا۔ اس کے بعد پھر وہ مکن پور
آئے اس وقت کے صاحب سجادہ سید العرفاء حضرت سید بایزید
طیفوری المداریؒ تھے۔ ان سے پھر خرقہ خلافت حاصل فرمایا۔ آپ کے
سات پشتوں تک ولایت جاری و ساری رہی) حضرت شاہ اجمل بہرائچیؒ
نے ۲۵ رمضان ۸۶۴ھ کو وفات پائی۔ آپ کا مزار پر انوار بہرائچ
میں مولوی نعیم اللہ کے مزار کے قریب ہے۔

(ماخوذ از تذکرۂ اولیائے پاک و ہند ص ۲۰۰، تذکرۃ العابدین۔ مدار عالم ص ۷۱، ص ۷۲)

حضرت داؤد پیر مداری رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضور آقائی مولائی سیدنا مدار العالمین رضی اللہ عنہ کے
خلیفہ ہیں۔ آپ کا اسم شریف حضرت پیر سید داؤد بن عبد اللہ مداریؒ

آٹھویں صدی ہجری کے آخر میں حضور سیدی قطب مدارؒ بارادۂ حج بیت اللہ شریف ہندوستان سے حجاز کو روانہ ہوئے۔ مکہ مکرمہ پہونچے ارکان حج ادا فرمائے اور اپنے جد کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے روضۂ اطہر پہ حاضری دی اذن روانگی لے کر عزم مصمم کیا ہندوستان کے لئے اور روانہ ہوئے۔ ہمراہ اپنے برادر زادے حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغونؒ جو آپ کے بعد آپ کے جانشین ہوئے اور حضرت خواجہ سید ابو تراب فنصور اور حضرت خواجہ سید ابو الحسن طیفور مداریانؒ ان تینوں بھائیوں کے علاوہ مکہ معظمہ سے حضرت سید عبد العزیز مکیؒ کو بھی ہمراہ لیا۔ آپؒ نجف اشرف کاظمین شریفین میں حاضری دیتے ہوئے بلخ۔ بخارا۔ سمرقند۔ تاشقند وغیرہ ہوتے ہوئے ہندوستان داخل ہوئے۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاوہ دیگر مقامات کے حضرات بھی آپ کے ساتھ ہم سفر ہوئے اور اپنی زندگیوں کو آپ کی صحبت کے لئے وقف کر دیا۔ جب بخارا سے گذر ہوا تو آپ کے ہمراہ حضرت سید جلال الدین دانا بخاری جن کا مزار مقدس بریلی شریف میں ہے حضرت سید محمد حنیفؒ و حضرت پیر سید داود بخاریؒ اس سفر حج میں حضرت خواجہ سید محمد جمال الدین جانمن جنتیؒ بھی ہم رکاب تھے اگرچہ اس سے قبل آپ کے کئی سفر ہمراہی ہوئے۔ ان حضرات کے علاوہ کتنے ہی لوگ ہم سفر تھے جن کا ذکر کتابوں میں موجود ہے۔ یہی وہ سفر ہے جس میں حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ بھی

بارہ سال ہمراہ رہے اور خرقۂ خلافت خرقۂ محبت حاصل فرمایا میرا مقصد
حضرت سید بدیع الدین قطب مدارؒ کے سفر حج پر تبصرہ کرنا نہیں ہے۔
لیکن اس تبصرہ سے پیر سید داؤد بخاریؒ کا خصوصی تعلق ہے۔ اس لئے
برسبیل تذکرہ بیان کیا۔ حضرت سید پیر داؤد بخاریؒ نسل سادات سے
تھے۔ ان کا آبائی وطن مدینہ منورہ ہے۔ والد بزرگوار حضرت سید جلال
بخاری مدینہ منورہ سے ہجرت فرما کر بخارا میں آباد ہو گئے تھے۔ بخارا کے
مشہور بزرگوں کے ساتھ حضرت سید عبداللہ مداری کا نام بھی آتا ہے
۷۵۷ھ میں خدائے تعالےٰ نے آپ کے دامن مراد کو ایک خوبصورت
خوش نصیب ہونہار اور سعید ازلی بچہ سے بھر دیا جن کا نام نامی آپ
نے داؤد رکھا۔ جب وہ بچہ ۵ سال کا ہوا تعلیم و تربیت کے لئے بزرگ
اور فاضل استاد شیخ محمد ابراہیمؒ کے سپرد کیا جنھوں نے بڑے پیار
و محبت سے تعلیم و تربیت سے آراستہ و پیراستہ فرمایا۔ بیس سال
کی عمر میں حضرت پیر سید داؤد مداریؒ بڑے جلیل القدر عالم ہوئے
جن پر بڑے بڑے علماء رشک کرنے لگے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد
آپ کی رغبت عبادت و ریاضت کی طرف اور طرح طرح کے مجاہدات
کی طرف ہوئی شب و روز ایک رہبرِ کامل کی فکر دل میں موجزن تھی
فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نے خواب دیکھا کہ ایک محفل بڑی آراستہ
و پیراستہ ہے جس میں ایک نورانی بزرگ تخت پر جلوہ افروز ہیں جن
کے ضیاء بار چہرے سے محفل جگمگا رہی ہے اور ان کے جلوؤں میں ہزار

خدا والے سر جھکائے مودّب نظر آرہے ہیں ایک صاحب سے میں نے عرض کیا کہ یہ تخت نشین بزرگ کون ہیں۔ کیا میں ان سے ملاقات کرسکتا ہوں ان صاحب نے فرمایا۔ ہاں لیکن اس وقت نہیں بس اسی میں میری آنکھ کھل گئی۔ اپنی بے قراری کو کیا بیان کروں بس تڑپتا تھا۔ کسی وقت بھی وہ بزرگ وہ محفل آنکھوں سے اوجھل نہ ہوتی ہر آن اسی کیفیت میں مستغرق رہتا۔ مجھے ساری دنیا تاریک نظر آتی کبھی کبھی سوچتا تھا۔ کیا وہ وقت پھر خدائے تعالیٰ لائے گا کہ ان بزرگ کی زیارت سے مستفید ہوسکوں۔ گردش دوراں کا کرم ہوا۔ وقت بدلا اور اس طرح لوگوں نے اطلاع دی کہ ایک بزرگ عرب کی طرف سے تشریف لائے ہیں ان کے ہمراہ بہت سے مردان خدا ہیں۔ مجھے حاضری کا اشتیاق ہوا۔ اور تیزی سے اس طرف روانہ ہوا۔ جہاں یہ نورانی قافلہ قیام فرمایا تھا جوں ہی قافلہ کے قریب آیا۔ دیکھا اس قافلے کے سردار اور ان کے ہمراہ تو وہی لوگ ہیں جن کو میں نے عالم رویا، میں دیکھا تھا۔ اب میری خوشیوں کا کیا ٹھکانہ قلب پر حیرت کی لہر دوڑ گئی چہرے پر شادمانی کے آثار نمودار ہوئے۔ اب میں ان بزرگ محترم کے قریب ہوا۔ بزرگ محترم نے ارشاد فرمایا کیا تجھ کو اپنے خواب کی صداقت مل گئی جو اس قدر مسرور نظر آرہا ہے۔ یہ فرماکر میرے سر پر دست شفقت رکھا اور فرمایا داؤد میں نے تجھ کو قبول کیا۔ اب کیا کہیئے میری خوشیاں میرے مدعا کو پہونچیں۔

میں نے گھر بار وطن کو خیر باد کہا اور حضور سیدی قطب المدار کو نعمت بے بہا سمجھا ہمیشہ کے لئے ان کی رضا پر وقف کر دیا۔ حضور سید بدیع الدین قطب مدار نے بخارا سمرقند سے گذرتے ہوئے راجستھان کی طرف رخ فرمایا راجستھان کے کتنے ہی شہروں اور گاؤں میں قیام فرماتے ہوئے کوٹہ۔ بوندی۔ کیشوراؤ۔ پاٹن اور نہ جانے کن کن مقامات سے گذرتے ہوئے جون پور تشریف لائے یہاں ۲۱ سال قیام فرما کر علاقہ قنوج تشریف لائے اور اس مقام پر پہونچے جس کی نشاندھی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی جس کو آج مکن پور شریف کہتے ہیں جو آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔ اور مرجع خلائق ہے جب حضور سیدی بدیع الدین مدار العالمین رضی اللہ عنہ کیشوراؤ پاٹن سے گذر رہے تھے حضرت پیر داؤد شیخ عبدالعزیز مکی سے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ زمین تم لوگوں کے لئے وقف ہے چنانچہ اپنی وفات سے قبل جب حضور سیدی قطب مدار رضی اللہ عنہ نے اپنے خلفاء باوقار کے مقامات منتخب فرمائے اور وہاں پہونچنے کا حکم فرمایا تو انھیں کے ساتھ حضرت سید پیر داؤد اور شیخ عبدالعزیز مکی کو بھی یاد دہانی فرمائی تھی۔

سنہ ۸۳۸ھ میں جب شہنشاہ ولایت حضرت سید بدیع الدین قطب مدار نے اس جہان فانی کو خیر باد فرمایا اور واصل حق ہوئے تو خلفاء باوقار اپنی اپنی قیام گاہ کی طرف روانہ ہوئے ساتھ ہی ساتھ دونوں بزرگ بھی شیخ محترم کے فرمان عالی کے مطابق تبلیغ دین حنیف کرتے ہوئے

نظام حیدرآباد پہونچے وہاں کچھ دن قیام فرماکر تبلیغی خدمات انجام دیئے اور وہاں سے کیشو راؤ پاٹن بوندی راجپوتانہ پہونچے اور خلق خدا کو دامن اماں میں جگہ دی۔ لوگ جوق در جوق ان کے حضور میں حاضری دیتے تھے۔ اخروی دُنیوی استفادہ حاصل کرتے تھے۔ آپ شب و روز عبادت و ریاضت میں مصروف رہتے بلا امتیاز خلق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا برتاؤ فرماتے کسی پر غصہ و تحقیر نہ فرماتے ہر ایک کے ساتھ یکساں سلوک فرماتے آپ کی زندگی حضرت خواجہ سید جمال الدین جان من جنتی سے مثل تھی جو آپ کے پیر بھائی تھے انھیں کی طرح ترک و تجرید کی زندگی بسر فرمائی۔ آپ سے بے پناہ کرامتیں ظہور میں آئیں۔ عرصہ حیات کی طرح آج بھی آپ کے مزار سے فیوض و برکات جاری و ساری ہیں نہ جانے کتنے حاجت مند خالی دامن آتے ہیں لیکن تمناؤں سے سوا پاتے ہیں اپنے دامنِ طلب کو بھر لیتے ہیں۔ عجیب عجیب واقعات دیکھنے میں سُننے میں آتے ہیں۔ ابھی چند ہی سال کا ایک واقعہ ہے یکم محرم سے ایک سات محرم تک آپ کے مزار کے آس پاس یا علیؓ یا حسنؓ یا حسینؓ کے نعرے بلند ہوتے رہے اور معلوم ہوتا تھا کہ ہزاروں مسلمان جمع ہیں۔ یہ حال دیکھ کر تحصیلدار بھنولہ لال نے بوندی راجہ کو مطلع کیا راجہ نے حکم نامہ بھیجا کہ ان تمام مسلمانوں کو گرفتار کرکے ہمارے حضور حاضر کردو جو مسلمان نعرے لگا رہے ہیں۔ تحصیلدار تعمیل حکم میں پولیس کو جائے وقوع پر پہونچا لیکن وہاں جاکے دیکھا نہ مسلمان ہیں نہ ہندو

نہ سکھ نہ عیسائی نہ جن البتہ ایک شیر کا جوڑا مزار اقدس کے آس پاس گھوم رہا ہے یہ منظر دیکھ کر پولیس اور تحصیلدار بے حد پریشان ہوئے راجہ کو مطلع کیا راجہ خود جائے وقوف پر آیا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ شیر اور شیرنی ایسے پہرہ دار ہیں کہ راجہ کی پوری فوج پر غالب آسکتے ہیں۔ راجہ پریشان تھا۔ جب راجہ اور اس کی پولیس خوفزدہ ہوئی تو شیر کا جوڑا نظر سے غائب ہوگیا۔ راجہ نے مجاور فیض محمد ولد بھورا شاہ کو بلایا ان کے وسیلے سے حضرت سید پیر داؤد رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے پائین سے آنکھیں ملیں اور اپنی خطا کی معافی چاہی۔ فیض محمدؐ کی معرفت لنگر کا انتظام کرایا اور مزار اقدس کے لئے چادر پیش کی۔ فیض محمد شاہ کو نذرانہ پیش کیا اور ریاست کے طرف سے ہمیشہ نذر فتوح کے لئے کچھ نقد رقم متعین کردی۔ حضرت سید پیر داؤد مداری نے ۷ محرم الحرام ۸۸۳ھ بروز دوشنبہ کو اس دار فانی کو خیر باد کہا اور واصل بحق ہوئے اس کے چند ہی دن کے بعد ان کے پیر بھائی حضرت شیخ عبد العزیز مکی مداری رحمۃ اللہ علیہ بھی واصل حق ہوئے جن کا مزار مقدس بھی ان کے قریب ہے۔

خانقاہ داودیہ حضرت پیر داؤدؒ کا مزار کیشوراؤ پاٹن میں ہے۔ خانقاہ عالیہ کے سجادہ نشین جناب عبد الغنی شاہ قریشی شاہدی مداری مدظلہ العالی ہیں جن سے ہزارہا افراد اپنے کو منسوب کرکے حضور آقائی حضرت سید بدیع الدین قطب المدار مدار العالمین قدس سرہ العزیز کے

فیوض و برکات حاصل کر رہے ہیں۔ خانقاہ شریف کے اہتمام کی سرپرستی حضور اقدس عارف باللہ صوفی باصفا پیر طریقت حضرت سید شاہد علی چمن مداری مدظلہ العالی فرماتے ہیں۔ (کرامات مدار العالمین ص ۲۷ و ۲۸)

حضرت شیخ کمال الدین قریشی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شیخ کمال الدین شاہ قریشی رحمۃ اللہ علیہ آپ کو بھی حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ سے خرقہ خلافت حاصل ہے آپ بھی کمالات ظاہری و باطنی رکھتے تھے علم حدیث فقہ پر آپ کو کافی عبور حاصل تھا۔ سرکار مدار العالمین کے دور میں جو لوگ اسلام قبول کرتے تھے سرکارؓ ان سب کو آپ ہی کے طرف رجوع فرماتے تھے اور بہت جلد آپؒ ان سب کو دینی علوم سے سرفراز فرماتے تھے "سیر الفقراء" آپ کی تصنیفات سے ہیں۔ اس زمانے میں آپ نے تعلیم تصوف پر بہت سے کتابیں تصنیف فرمائے تھے مگر "سیر الفقراء" کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی تھی۔ آپ کے مریدین و معتقدین ہمیشہ عبادت الٰہی میں محو رہتے تھے۔ آپ کے سلسلے سے وابستہ ایک بزرگ حضرت سید جل جلال الدین شاہ طبقاتی المداری جو خانقاہ مکن پور سے وابستہ تھے بحکم حضرت شاہ قطب المدارؓ دکن کی طرف مراجعت فرمائی اس زمانے میں نواب افضل الدولہ بہادر آصفجاہ خامس سریر آرائے سلطنت ہوئے تھے۔ مسلمانوں کے بڑے عروج کا زمانہ تھا۔ خدائے تعالیٰ نے

آپ کو ایک ایسی کرامت عطا فرمائی تھی کہ آپ جس گاؤں جس قصبہ یا مقام پر تشریف لے جاتے وہاں کی بھی زبان میں ایسی دلافروز تقریر فرماتے کہ سب لوگ کلمہ اشہدان لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بے ساختہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں شامل ہوتے۔ آپ گاؤں اور دیہاتوں میں بہت تبلیغ فرمائے تھے۔ ۴۵ برس کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کا سنہ وفات ۵ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۰ھ ہے مزار شریف محبوب منشن ملک پیٹ حیدرآباد دکن میں ہے۔ آپ صاحب کرامات بزرگ ہیں۔ اب بھی بارگاہ سے کرامتوں کا ظہور ہے بیمار لوگ شفا پاتے ہیں حاجتمندوں کی سب حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ مگر آپ کا عرس شریف حضرت زندہ شاہ مدار کے عرس کے وقت ہی ہوتا ہے۔ ۱۶ جمادی الاول کو بدست تاج الفقرا حضرت سید احمد علی شاہ عاشقانِ مدار وہ سرگروہ شاہ اہل طبقات وفقرا اہل طبقات مراسم صندل و مالی انجام دیتے ہیں۔

سلسلۂ مداریہ حیدرآباد میں

سلطان قلی قطب شاہ

قدوۃ الواصلین، زبدۃ العارفین حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار المعروف بہ حضرت پیر زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کی شمع سرزمین دکن پر اس طرح روشن ہوئی کہ شہنشاہ ہند شاہ جہاں کے دور میں قطب شاہی خاندان کے پانچویں بادشاہ سلطان قلی قطب شاہ کو دہلی طلب کیا۔ سلطان

قلی قطب شاہ اپنے مختصر فوجی دستے کے ساتھ دہلی روانہ ہوئے۔ راستے میں قنوج سے گذر رہے تھے۔ کچھ لوگوں نے بتایا یہاں سے قریب مکن پور میں حضرت قطب المدارؒ کی درگاہ شریف ہے سلطان کو شرف زیارت کی خواہش ہوئی وہ بارگاہ قطب المدار میں بعد زیارت کچھ معروضہ کئے اور یہ منت مانے کہ میری مراد پوری ہوگئی تو اپنے صوبے میں حضرت کا آستانہ قائم کریں گے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ منت پوری ہوگئی (یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ چار مینار تعمیر ہو رہا تھا) اس کے سامنے سلطان نے ۱۵۹۲ء میں چار کمان بنا کر اس میں آستانہ حضرت زندہ شاہ مدارؒ قائم فرما کر حضرتؒ سے اپنی روحانی وابستگی کا ثبوت دیا۔

نواب افضل الدولہ: حیدرآباد میں قطب شاہی دور کے بعد آصفجاہی دور شروع ہوا۔ اعلیحضرت افضل الدولہ بہادر آصفجاہ خامس کو بھی اولیاء اللہ سے دلی عقیدت تھی۔ آپ کے دور میں سرزمین دکن اولیاء اللہ کے نور سے منور تھی۔ ہر طرف خانقاہیں آباد تھیں۔ اور ہر بزرگ و خانقاہ کو شاہی خاندان سے رابطہ تھا۔

حضرت امام علی شاہؒ: ایسے رخشندہ دور میں طریقت کا ایک اور چاند طلوع ہوتا ہے وہ ہے امام الطریقت حضرت سید امام علی شاہؒ عاشقان مدار وہ سرگروہ شاہ اہل طبقات۔ آپ خانقاہ مکن پور میں تھے۔ حضرت پیر زندہ شاہ مدارؒ کے حکم سے آپ قریہ قریہ گاؤں گاؤں اسلام کی تبلیغ فرماتے ہوئے سرزمین دکن کو زینت بخشی۔ آپ صاحب جلال

وصاحبِ جمال بزرگ تھے ۔ آپ شب بیدار عالم باعمل تھے ۔ ہر روز فجر تک آپ ذکرِ جہری فرماتے تھے ۔ پریاں آپ پر سایہ کئے ہوئے تھے ۔ حیدرآباد میں سلسلہ عالیہ مداریہ برکاتیہ آپ ہی سے وجود میں آیا ۔ آپ گروہ عاشقان مدار سے تعلق رکھتے تھے ۔ آپ نے اس سلسلہ کو بہت پروان چڑھایا ۔ آپ کی نظر کیمیا، کا یہ اعجاز تھا کہ آپ سے بیعت کرنے والا بہت جلد سلوک کی منزلیں طے کر کے فائز المرام ہو جاتا تھا ۔ آپ بہت لوگوں کو کامل و اکمل کر کے دستار خلافت سے سرفراز فرما کر مختلف مقامات پر رُشد و ہدایت کے لئے روانہ فرماتے تھے ۔

مراسم دھمال

آپؒ نواب افضل الدولہ بہادر کی رسم تاجپوشی کے وقت بھرے دربار میں اپنے جماعت کے فقراء کے ساتھ مراسم دھمال کا مظاہرہ فرمایا (دہکتی آگ میں کود نا اور اس کو دھمس کر کے بجھا دینا) یہ زندہ جاوید کرامت حضرت زندہ شاہ مدارؒ کی ہے آپ کے سلسلے کا بچہ بچہ اس انگار سے کھیلتا ہے ۔ یہ مراسم دھمال حضرت آصف جاہ خامس کو بہت پسند آیا اور انھوں نے ایک شاہی فرمان صادر فرمایا کہ ہر سال جشن تاجپوشی میں مراسم دھمال قائم کیا جائے جو ابھی تک خلوت مبارک میں ادا کی جاتی ہے ۔ نواب افضل الدولہ کو حضرت امام علی شاہ عاشقانِ مدار سے دلی عقیدت تھی ۔ اور وہ ہر وقت حضرت سے طالبِ دُعا رہتے تھے ۔ آصفجاہ خامس نے آپ کو اور آپ کے مریدوں کو رہنے کے لئے ایک بہت بڑی کوٹھی عنایت فرمائی تھی

اور ایک بڑی خانقاہ بنانے کا پیشکش بھی کیا تھا۔ اور سالانہ کچھ نذر بھی مقرر فرمایا تھا۔ مگر حضرت امام علی شاہ صاحبؒ نے ارشاد فرمایا تھا کہ: اَللّٰہُ غَنِیٌّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ (اللہ ہی سب کو دینے والا ہے ہم سب اس کے فقیر ہیں) اور ہم فقراؤں کو زیب و زیبائش پسند نہیں ہم مامور من اللہ ہیں ہم جب تک تمہاری سلطنت میں رہیں گے تمہارے حق میں دُعا گو رہیں گے۔

وصال حضرت امام علی شاہ عاشقان مدار و سرگروہ شاہ اہلِ طبقات کا وصال ۱۵ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۰ھ ۷۵ برس کی عمر میں ہوا۔ آپ کا مزار شریف متصل مچھلی کمان ہے۔ دوسری درگاہ حضرت حسین علی شاہؒ تیسری درگاہ حضرت صاحب علی شاہ صاحبؒ کی ہے۔ یہ تینوں حضرات سلسلہ مداریہ برکاتیہ کے جشم و چراغ ہیں۔

حضرت حیات علی شاہ اولیٰ : ان تینوں بزرگوں کے بعد حضرت حیات علی شاہ صاحب اولیٰ عاشقان مدار و سرگروہ شاہ اہل طبقات کا دور آیا صاحب دل صاحب حال روشن ضمیر بزرگ تھے جو ایک بار آپ کے دید میں دید ملا کر پیالہ پی لیا وہ دائم النجات ہو جاتا تھا۔ وہ خود بخود انعمت علیہم صراط مستقیم پر گامزن ہو جاتا تھا۔ آپ کو مراسم دھمال سے بڑی رغبت ہوتی تھی۔ اور آپ سے والئ دکن حضرت میر محبوب علی آصفجاہ سادس کو دلی اُنس تھا۔ اس لئے آپ حضرت حیات علی شاہ کو سیّاں کہہ کر مخاطب فرماتے تھے۔ آپ کا آستانہ مبارک میر چوک کے نلکے کے پیچھے تھا۔ جب بھی محبوب علی پاشاہ کا گذر اس طرف سے ہو

ایک تھیلی چاندی کے سکّوں کی حضرتؒ کے آستانے پر نذر کر جاتے تھے اور پرانی حویلی میں شاہی محلات بہت تھے اور محبوب علی پاشاہ کے دور میں ہر مہینے میں کچھ نہ کچھ نیازات ہوتے رہتے تھے۔ اس لئے صرفخاص میں ایک دفترِ نیازات قائم فرما دیئے تھے۔ جب بھی کوئی نیاز ہوتی ایک دیگ بریانی۔ یا زردہ پُلاؤ۔ مرغ پُلاؤ یا لحم پلاؤ کی سِل بند حضرت کے آستانہ کی نذر ہوتی تھی۔ اس وقت کوئی مریدنی یا معتقد اپنی بیٹی کی شادی میں غربت کا اظہار فرماتے تو آپ ان کی شادی وہ تاریخوں میں ٹھہراتے جو تاریخ میں نیاز کی دیگ آتی۔ اس دن دیگ سیدھا شادی والے گھر کو روانہ فرما دیتے۔

مَراسِمِ دَھمال : حضرت محبوب علی پاشاہ کے دور میں بھی خلوت مبارک میں بڑے شان و شوکت سے دھمال ہوتی تھی۔ جشنِ تاجپوشی ہو یا شاہی محلات میں شادی بیاہ یا خوشی کا اور کوئی کام ہو محبوب علی پاشاہ دھمال کا اہتمام ضرور فرماتے۔ کئی من سانچے کوئلے کی انگار کی چادر بچھا دیتے اور حضرت حیات علی شاہ صاحب اپنے پیر زندہ شاہ مدارؒ کا نام لے کر انگار میں کود جاتے اور لوٹنے لگتے آپ ململ کے باریک کرتے زیب تن فرماتے اور انگار میں ایسے لوٹتے جیسے یہ انگار نہ ہو چمبیلی کے پھولوں کا بستر ہو۔ مگر یہ داغ یہ دھبّہ کبھی آپ کے یا آپ کے مریدین کے کپڑے پر نہ لگا۔ یہ مظاہرہ دیکھتے وقت والئ دکن پر ایک رقّت سی طاری ہو جاتی تھی۔ یہ مراسم دھمال اب بھی خلوت مبارک میں سالانہ ۱۷ جمادی الاول

کو عرس شریف حضرت زندہ شاہ مدارؒ کے موقع پر انجام پاتے ہیں حضرت حیات علی شاہ صاحبؒ کے زمانے میں سلسلہ عالیہ مداریہ کو بہت عروج وغلبہ حاصل ہوا۔ آپ کے پاس سلسلہ مداریہ میں دو طریقے ہیں۔ ایک سلسلہ مشائیخانہ ہے دوسرا طریق بن یہ سلسلہ فقرائی ہے۔ جو حضرات بانوائی کرتے ہیں وہ لوگ پہلے مرید ہوتے ہیں پھر بعد میں طریق لیتے ہیں اس کی ایک الگ تعلیم ہے۔ وہ لوگ فقیر کامل ہوتے ہیں جو ہمیشہ شملہ کرتا تہبند زیب تن رہتے ہیں اور گلوں میں کنٹے مالا رکھتے ہیں۔ فقیری طریق میں بھی ہزاروں لوگ آپ کے حلقۂ ارادت میں تھے۔ آپ کے مریدین ومعتقدین اور طریق بن فقراء اضلاع میں بہت تھے۔ آپ کے دور میں شہر حیدرآباد میں حضرت پیر زندہ شاہ مدارؒ کی جہت سے آستانے قائم تھے۔ اور حیدرآباد میں بائیس فقراؤں کے سلسلے تھے۔ ان سب کی چوک درگاہ حضرت میر مومن حسین چشتیؒ المعروف بہ حضرت مومن شاہ چپ رحمۃ اللہ علیہ علی آباد میں لگتی تھی۔

حیدرآباد میں فقراؤں کا سب سے وسیع تر سلسلہ شاہ اہل طبقات مداریہ ہے۔ اس کے بعد رفاعی۔ بانوا۔ جلالی۔ چشتی۔ نقشبندی۔ ابدالی وغیرہ ہیں۔

وصال: حضرت حیات علی شاہ صاحب قبلہ اولے کی جسمانی حالت بہت اچھی مضبوط اور تندرست تھی۔ ہر وقت آپ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ بس اسی عالم میں اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد فرمادی۔ بر

دوشنبہ ۲۴ر شوال المکرم ۱۳۶۳ھ کو آپ نے اس دنیا سے پردہ فرمایا۔ آپ کا مزار شریف طبقاتیہ چمن لنگم پلی میں موجود ہے۔ وقت وصال آپ کی عمر شریف ۶۵ سال تھی۔

آپ کی زیارت کو جو بھی آتا ہے وہ دلی مقصد کو پاتا ہے۔ آپ کا روحانی فیضان برابر جاری ہے۔

قطعات

از:- ادیب مکن پوری

کچھ خوف ہے نہ حزن راہِ مدار میں
مُژدہ اُنھیں جو آئیں پناہِ مدار میں
فیضانِ نسبتِ شہِ ذیشاں کے نثار
ہم ہوں کہیں رہیں گے نگاہِ مدار میں

ہر ایک ذرّہ زیرِ پا بھی یہاں کا
چھپائے ہے سینہ میں انوارِ سینہ
یہاں جلوہ فرما ہیں قطبِ دو عالم
ہے سرزمین جزوِ خاکِ مدینہ

پیرِ کامل روشن ضمیر حضرت سید حیات علی شاہ ثانیؒ عاشقانِ مدار گروہ شاہ طیفاتؒ

حضرت سید حیات علی شاہ اولیٰؒ کے وصال کے بعد آپ کے خواہرزادے حضرت سید حیات علی شاہ ثانیؒ کے لقب سے حضرتؒ کے جانشین ہوئے آپ کو علوم دینیہ اور تصوف اور فقرائی تعلیمات پر کافی عبور تھا ذاکر و شاغل بزرگ تھے۔ آپ کا چہرہ بہت نورانی تھا جو آپ کو دیکھتا آپ کا معتقد ہو جاتا تھا۔ آپ کا حلقہ ارادت بہت وسیع تھا اضلاع میں آپ کے بہت مریدین اور طریق بن فقراء تھے۔ اور آپ سب ہی کی خبر گیری فرماتے تھے۔ اگر کوئی مرید کسی مشکل میں آپ کو یاد فرماتا تو آپ فوراً اس کی مدد کرنے پہونچ جاتے تھے خواہ کسی طرح سے بھی ہو۔ اور آپ روشن ضمیر بزرگ تھے۔ ہندوستان کے بڑے بڑے درگاہوں کے عرسوں میں آپ کو خصوصی دعوت نامے آتے تھے حضور خواجہ غریب نوازؒ و حضرت خواجہ بندہ نوازؒ کے عرسوں میں آپ بہت اہتمام کے ساتھ معہ مریدین و معتقدین کے ساتھ شرکت فرماتے تھے۔ اور حضرت عبدالرحمٰن حاجی ملنگ باباؒ کلیان شریف سے آپکو والہانہ محبت تھی۔ آپؒ ہر سال پابندی سے عرس میں شرکت فرماتے وہاں کے متولی گوپال دادا تھے۔ وہ حضرتؒ کو اپنے یہاں مہمان رکھتے اور حضرت کی خدمت اپنے لئے باعثِ برکت سمجھتے تھے اور وہاں پر سبھی گروہوں کے فقراء کی چوک لگتی ہے۔ اس میں مداریہ نقشبندیہ کے فقراؤں کی بھی چوک لگتی ہے۔ وہاں حضرت کی تشریف آوری پر لوگ مرید ہونے اور طریق لینے جوق در جوق حاضر ہوتے تھے اور حضرت رحمت اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت ہونا اور

طریق لینا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے۔ پھر آپ بمبئی میں حضرت حاجی علی دریائی کی درگاہ میں کچھ دن قیام فرماتے تھے۔ وہاں سے حضرت حاجی مخدوم فقیہ علیؒ کی درگاہ میں آپ کا قیام رہتا تھا۔ وہاں بھی سبھی فقراؤں کی چوک ہے۔ آپ کے نام کی ساری بمبئی و مہاراشٹر میں دھوم تھی۔ سبھی گروہ کے فقراء و خلیفہ و سرگروہان سبھی آپؒ سے شرف ملاقات فرماتے طریقت اور اہلِ طریقت کے بارے میں درس لیتے۔ سبھی فقراء و مشائخین فرماتے تھے، حضرت حیات علی شاہ ثانی صاحب قبلہ فقراؤں کی شان ہے۔ بمبئی کلیان۔ پونہ۔ شولاپور۔ ناسک۔ ناگپور۔ بیجاپور۔ گلبرگہ۔ شاہ آباد وقار آباد میں آپ کے کثرت سے مریدین و طریق بن فقراء تھے۔ آپ ہر چھوٹے بڑے امیر غریب سب سے یکساں سلوک فرماتے تھے۔ اور حیدرآباد کی ہر درگاہ کے عرس میں آپ کو خاص طور سے بلاوا آتا تھا۔ کسی درگاہ کے سجادہ نشین کی دستار بندی آپ کے بغیر ادھوری سمجھی جاتی تھی۔ حیدرآباد کی درگاہوں میں آپ کو حضرت یوسف شریف صاحب قبلہؒ اور حضرت بابا شرف الدین سہروردیؒ سے آپ کو ایک خاص اُنس تھا۔ یہ درگاہوں کے عُرس میں آپ احتراماً اپنے دولت کدہ آستانہ پرانی حویلی سے پاپیادہ زیارت کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ شب بیداری اُن درگاہوں پر گذار کر بعد فجر اپنے آستانہ کو پاپیادہ تشریف لاتے۔

آپ کے دور میں بھی رمز فقیری کو بہت عروج ملا تھا اور آپ صوفی پر فقیری کو ترجیح دیتے تھے۔ رمز فقیری پر آپ ایک واقعہ اکثر فرمایا کرتے تھے

حکایت : حضرت قطب المدار دین اسلام کی تبلیغ فرماتے ہوئے اجمیر شریف تشریف لائے۔ اس وقت اجمیر میں ایک جوگی اُدھر ناتھ نام کا جادوگر تھا۔ آپؒ نے کوکلاں پہاڑی پر قیام فرمایا تھا حضرت قطب المدار

کی شہرت و مقبولیت سے وہ پریشان ہوا۔ اور وہ اپنے اقتدار کو پامال ہوتا دیکھ کر اس نے ایک روز آہنی (لوہے) کے چنوں کا تھال لے جاکر پیش کیا۔ حضور قطب المدارؒ نے ارشاد فرمایا میرا تو دائمی روزہ ہے۔ یہ چنے میرے مریدین میں تقسیم کردو۔ چنانچہ وہ لوہے کے چنے سب مریدین میں تقسیم کئے گئے۔ آپ کے حکم سے سب لوگ وہ چنے کھا لئے۔ اور چنوں کی طرح چابتے ہوئے کھا لئے۔ جادوگر حیران رہ گیا۔ اور ایک چنا حضرت قطب المدارؒ نے لیکر وہیں پہاڑی پر دفن کردیا۔ جس کا ایک بہت بڑا درخت اُگا اور پھل بھی عام پھلوں سے بڑا آیا۔ یہ واقعہ جب جادوگر نے دیکھا تو اور بھی متعجب ہوا۔ اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔ ساتھ ہی اس کے چیلے بھی مشرف بہ اسلام ہوئے جن کی اولاد جوگی کہلاتی ہے۔ اور اسی دن سے یہ ایک مثال بھی ہوگئی کہ فقیری آسان نہیں بلکہ لوہے کے چنے چبانا ہے۔ (یہ واقعہ آخری تیسری صدی ہجری کا ہے) حضرت قبلہ سنجیدہ مزاج خاموش طبع تھے۔ جب بولنے بیٹھتے تو اچھے اچھوں کی زبان آپ کے سامنے بند ہوجاتی تھی۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں وہ وہ طریقت کے ایسے ایسے رموز سمجھاتے کہ سبھی کی سمجھ میں آسانی سے آجاتا تھا۔ آپ ہر شخص مرید و طریق بن کو ذکر پاس انفاس کی سختی سے تاکید فرماتے تھے۔ (فقیر امور من اللہ۔ دل رجوع الا اللہ) ہی فقیر کا مسلک ہے آپ کا ارشاد گرامی تھا۔ حیدرآباد اسٹیٹ کے سبھی اضلاع میں آپ کے مریدین و طریق بن فقرا بے حساب تھے۔ مگر آپ کو سب کی خبر رہتی تھی۔ آپ کے خلفا بھی بہت تھے وہ بھی اپنے پیر کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ سبھی رمز فقیری میں ہی مست تھے اور تعلیم طریقت میں پیر کامل تھے۔ مگر ہم نے

حضرت قبلہ کے صرف چار خلفاؤں کو دکن میں دیکھا ہے جو ہر ایک دوسرے سے بڑھ کر دبر تر تھے۔ اور سب کے سب فنا فی الشیخ تھے۔ ان حضرات کے نام یہ ہیں۔ (۱) پیر کامل حضرت معصوم علی شاہ صاحب عاشقان مدار (مرحوم) (۲) پیر کامل حضرت حاجی مراد علی شاہ صاحب عاشقان مدار (مرحوم) (۳) پیر کامل حضرت محبوب علی شاہ صاحب عاشقان مدار (۴) پیر کامل حضرت روشن علی شاہ صاحب عاشقان مدار (مرحوم) تین شمعیں گل ہو چکی ہیں۔ صرف ایک شمع باقی ہے۔ حضرت قبلہ صوفی منش مجذوب صفت بزرگ تھے۔ آپ نے کوئی تحریری اثاثہ نہیں چھوڑا اور نہ آپ کو اتنی فرصت ملی۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے لوگ شب قدر کے لئے مرتے ہیں۔ لوٹنے والے ہر روز شب قدر کے مزے لوٹتے ہیں۔ ہر روز رات کے دو بجے اللہ تعالیٰ چوتھے آسمان پر آکر منادی کرتا ہے۔ ہے کوئی مجھ سے مغفرت مانگنے والا تاکہ میں اُسے مغفرت کر دوں۔ ہے کوئی مجھ سے جنت طلب کرنے والا تاکہ میں اسے جنت عطا کر دوں۔ ہے کوئی مجھ سے کشادگی رزق مانگنے والا تاکہ میں اُسے رزق کی کشادگی کر دوں۔ آپ کا اشارہ تہجد کی نماز کے طرف ہوتا تھا اور آپ کی عادت شریفہ تھی نماز تہجد سے فجر تک آپ ذکر فرماتے تھے عبادت کا اصل مزہ تو نماز تہجد کے بعد ذکر کرنے میں آتا ہے۔ ایسا لطف کسی اور چیز میں نہیں آتا۔ آپ سب ہی مریدوں کو تاکید کرتے تھے کہ ہر وقت ذاکر و شاغل رہیں پاس انفاس میں رہیں نہ معلوم کس وقت آنکھ بند ہو جائے اور میرے مولیٰ کا دیدار ہو جائے۔ حضرت قبلہ چالیس سال تک فقرائے شاہ اہل طبقات کی رہبری فرما کر یکم رمضان ۱۳۸۷ھ بروز دوشنبہ مالک حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ کے جلوس جنازے میں حیدرآباد کے تمام علماء و مشائخین و فقراء و سرکردہ ان نے شرکت کی ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں آپ کی بقایہ چمن" لنگم پلی میں تدفین عمل میں آئی۔ پسماندگان میں محل مبارک پانچ فرزندان و ایک دختر نیک اختر شامل ہیں۔ آپ نے اپنے وصال سے ایک سال قبل ہی اپنے فرزند رشید سید احمد علی شاہ صاحب کو جانشین فرمادیا تھا۔

سرتاجُ الفقراء حضرت سیّد احمد علی شاہ صاحبؒ قبلہ

عاشقانِ مدار و سرگروہ شاہ اہلِ طبقات

(متولی و سجادہ نشین آستانہ میر چوک پرانی حویلی و چارکمان حیدرآباد آندھرا پردیش)

حضرت سید احمد علی شاہ صاحب کو دورِ حاضرہ کا سُرخیل خلیفہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ کیوں کہ آپ نے فقراء کے لئے اور خصوصاً سلسلہ شاہ اہل طبقات کے لئے بے حد کارنمایاں انجام دیئے ہیں۔ آپ کے والد صاحب نے اپنی علالت کی وجہ سے ایک سال پہلے اپنا جانشین فرمادیئے تھے۔ آپ کے والد صاحب کی زندگی کا آخری سال آپ کی جانشینی کا پہلا سال تھا۔ اس پر خلوت مبارک کی پہلی دھمال اور اعلیحضرت نواب میر برکت علی خاں کی جانشینی کا پہلا سال ۱۹۶۷ء اور دھمال دیکھنے کا اشتیاق کثیر المجمع کا اژدھام ایک تو اصفجاہ تامن کی پرورش انگلینڈ میں ہوئی آپ یہاں کے رسم و رواج اور خانقاہی نظام سے ناواقف۔ اعلیحضرت نے حکم صادر فرمایا کہ یہ صندل و عرس اور مراسم دھمال کیا چیز ہے میں خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کروں گا۔ اگر کچھ خاص چیز ہے تو اُسے قائم رکھوں گا ورنہ یہ چیزیں ختم کرادوں گا۔ حسب عملدرآمد قدیم

حضرت پیر زندہ شاہ مدارؒ کا عرس شریف آیا اور خلوت مبارک میں مراسم دھمال کا آغاز ہوا۔ حضور نظام نے حضرت حیات علی شاہ ثانی صاحب قبلہ کو بھی یاد فرمایا۔ فوراً نظام سرکار کی کار پرانی حویلی روانہ کی گئی حضرت کی تشریف آوری ہوئی۔ بوجہ علالت کے حضرتؒ کو موٹر میں سے اترنے میں دشواری ہو رہی تھی۔ فوراً آصفجاہ تامن نے بڑھ کر حضرتؒ کو سہارا دے کر اپنی مسند شاہی پر لاکر اپنے بازو ہی جائے نشست کیا پھر مراسم دھمال شروع ہوئے۔ ایک کونٹل سانچے کوئلے کی شعلے لپکاتی انگار۔ (دھمال کہتے ہیں دہکتی آگ میں کود کر انگار سے کھیلنا) نعرۂ پنجتن کی گونج میں حضرت سید احمد علی شاہ صاحب نے انگار میں کود کر باہر نکلے ہی تھے تمام فقرار شاہ اہل طبقات نے آگ میں کودنا شروع کیا۔ تھوڑی ہی دیر میں ساری انگار بجھ کر کوئلہ و راکھ ہوگئی۔ کوئلے میں بھی یہ اثر ہے کہ جس کسی کو سانپ یا بچھو کاٹے اس مقام پر دھمال کا کوئلہ گھس کر لگا دو۔ انشاء اللہ العزیز فوراً اثر زائل ہو جائے گا جب حاضرین اور درباریں اور حضور نظام نے حیران و ششدر ہو کر یہ منظر دیکھا تو حضرت زندہ شاہ مدار کی زندہ کرامت کے قائل ہو گئے اور تاج الفقراء کو فرط مسرت سے اپنے سینے سے لگالیا اور حضرت حیات علی شاہ ثانی صاحب قبلہ کو اور حضرت احمد علی شاہ صاحب کو مخمل کی تھیلیوں میں زر کثیر نذرانہ عطاء کیا اور خلوت مبارک میں مراسم دھمال کے لئے جو اعلیحضرت کے پرائیوٹ اسٹیٹ سے معمول مقرر تھا اُس کو سہ گنا کر دیا گیا اور حکم صادر فرمایا گیا کہ نیاز مراسم دھمال حضرت زندہ شاہ مدارؒ کے ہمارے دادا اعلیحضرت افضل الدولہ بہادر مرحوم و مغفور کے قائم کردہ ہیں اور جو پشت در پشت خلوت مبارک

ہیں حسب عمل رائد قدیم ہوتے چلے آرہے ہیں ہم انھیں قائم و برقرار رکھتے ہیں اور پرائیویٹ اسٹیٹ کے اعلیٰ عہدہ داروں کو بلا کر اور مزید انتظامات کے لئے ہدایات جاری فرمائیں۔

اس کے بعد حضرت قبلہ کے اور حوصلے بلند ہو گئے۔ ایک تو آپ کا عالم شباب اور نیا نیا جوش و خروش آپ بھی اپنے والد صاحب کی طرح پہلے تو مریدین کی ہدایت کے لئے آندھرا پردیش کے اضلاع کے دورے کرنا شروع کئے پھر آپ کو بمبئی و مہاراشٹرا کے دعوت نامے آنے شروع ہوئے۔ پھر حاجی ملنگ باباؒ کلیان بمبئی سے وہاں کے متولی گوپال دادا کا دعوت نامہ ملا۔ آپ نے یہاں سے اپنے دوروں کا آغاز فرمایا۔ حاجی ملنگ باباؒ کے عرس میں ہندوستان کے کونے کونے سے فقراء و خلفاء و سرگروہان شرکت کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ وہاں پر حضرت احمد علی شاہ صاحب کی شرکت بھی باعث مسرت تھی۔ وہاں کے معزز حضرات سے آپ نے بھی ملاقات فرمائی۔ جہاں ہر سلسلے کے فقرا کی چوک لگتی ہے۔ مگر سلسلہ شاہ اہل طبقات کی چوک کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ اور حضرت حاجی ملنگ باباؒ بھی اسی سلسلے سے وابستہ ہیں اس لئے مداری سلسلے کی اہمیت یہاں زیادہ ہے۔ بہت سے حضرات حضرت سید احمد علی شاہ صاحب سے بیعت ہونے آئے۔ آپ نے سب کو داخل سلسلہ کیا۔ دوسرے روز بہت سے فقرا لوگ آپ سے مداری سلسلے میں طریق لینے آئے۔ رفاعی سلسلے کی طریق میں چاروں ابروؤں کا صفایا ہے اور یہ فقرا کفن پوش ہیں ان کی طریق ملحد نما کہلاتی ہے۔ مداری سلسلے میں صرف مقراض رانی و ترکِ لباس ہے اور یہ خرقہ پوش ہے۔ اِن کی طریق رسول نما کہلاتی ہے۔ جو احکام قرآن

اور سنت رسول پر کاربند ہے۔ حضرت قبلہ کے بیعت لینے کے انداز اور طریق کے ارکان کو سبھی سلسلے کے فقراء و مشائخین نے سر آنکھوں پر بٹھایا۔ وہاں سے آپ کی بھی شہرت بمبئی و پونہ ناگپور و مہاراشٹرا میں بہت ہو گئی۔ آپ کے دور میں بھی سلسلہ شاہ اہل طبقات اور گروہ عاشقانِ مدار کو بہت عروج ملا۔ اس کے بعد پھر ایک دور ایسا آیا۔ آندھرا پردیش ٹورازم کے چیرمین جناب نریندر لوتھر صاحب ہوئے جو جواں سال شاعر ہونے کے علاوہ آپ کے کلام میں ظرافت کا عنصر نمایاں ہے۔ اور آپ اُردو ادب کے دلدادہ ہونے کے علاوہ بزرگان دین سے وابستگی اور ان کے کرامتوں پر بھرپور ایقان رکھتے ہیں اور یہی ذوق ان کو حضرت سید احمد علی شاہ صاحب سے ملایا۔ حضرت شاہ صاحب نے حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار بہ المعروف شہنشاہ حضرت زندہ شاہ مدارؒ کے کرامتوں میں سے ایک لازوال کرامت مراسم دھمال کا نمونہ پیش کیا۔ یہ جناب لوتھر صاحب کو اتنا پسند آیا کہ آپ تمام جرنلسٹوں کو اور یوروپی اور امریکن سیاحوں کو بُلا کر جوبلی ہال میں اس کا اہتمام کیا۔ اور یہ پروگرام ۳۰ جولائی ۱۹۸۶ء کو ہوا۔ ۳۱ جولائی کے انگریزی اخبار انڈین ایکسپریس نے حضرت احمد علی شاہ صاحب اور مریدین کی انگار میں کودتے وقت کی ایک تصویر اُتاری تھی۔ وہ تصویر انڈین ایکسپریس کی زینت بنی۔ وہ دن وہ اخبار کا بہت سیل ہوا۔ اردو اخبارات کو تصویر ذرا بعد میں ملی۔ مگر حیدرآباد کے سبھی اخباروں میں یہ نیوز معہ تصویر کے اس طرح پیش کی گئی۔ سیاست۔ رہنمائے دکن۔ منصف۔ ملاپ اخبار تلگو اخبار ایناڈو۔ اندو انگریزی اخبار دکن کرانیکل۔

جوبلی ہال میں مراسم دھمال جناب نریندر لوتھر صاحب کی ستائش

حیدرآباد۔ ۵ اگست ۱۹۸۹ء۔ صدر نشین ٹورازم آندھرا پردیش جناب نریندر لوتھر صاحب اہل سخن ہونے کے علاوہ اہل تصوف بھی ہیں اور وہ اہل حیدرآباد کے لئے مینارۂ نور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان ہی کی کاوشوں سے سیاحوں کی دلچسپی کے لئے جوبلی ہال میں مراسم دھمال منعقد کی گئی۔ حضرت پیر زندہ شاہ مدار رضی اللہ المولےٰ تعالیٰ عنہٗ کا نشان ایستادہ کرکے فاتحہ کے بعد سید عرفان علی شاہ خلیفۂ ثالث شاہ اہل طبقات نے شام کی رباعی پیش کی۔ اہل سلسلہ حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار المعروف بہ حضرت پیر زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہٗ کے سجادہ نشین تاج الفقراء حضرت سید احمد علی شاہ عاشقان مدار و سرگروہ شاہ اہل طبقات نے اپنے فقراء و مریدین کے ساتھ دہکتی آگ میں کود کر انگارہ میں رقص عاشقان پیش کیا۔ یہ لوگ اس وقت تک کودتے رہے جب تک کے انگارہ کوئلہ نہ بن گئی۔ جسے حرفِ عام میں دھمال کہتے ہیں۔ باہر کے مندوبین نے اس منظر کو بڑی حیرت سے دیکھا۔ ابراہیم علی شاہ اور عارف علی شاہ کی سرکردگی میں دست پناہ کا دھمال ہوا۔ (لوہے کے چمٹوں سے سر اور پیٹھ پر مار کر ٹیڑھا کرنا پھر مار کر سیدھا کرنا) اس کو دست پناہ کا دھمال کہتے ہیں۔ پھول شاہ۔ خلیل شاہ چاند شاہ نے دَف پر حمد و نعت پیش کی۔ حضرت سید احمد علی شاہ صاحب عاشقانِ مدار نے صدر نشین جناب نریندر لوتھر صاحب کی گلپوشی کی۔ اور پھولوں کی بدّی پہنا کر پھولوں کی لڑی سے سر پر پنچ لپیٹ کر انھیں دلہا بنادیا۔ بعد اذاں نعرہ حق بلند کیا۔

لُطف اَنبیاءؑ کَرَم اَولیاءؒ بافضل پنجتن یا علی مدد

حضرت پیر زندہ شاہ مدار کی دوستی بولو یار و دین

اس کے ساتھ ہی مراسم دھمال اختتام کو پہونچے۔ کنوینر و چیرمین ٹورازم مسٹر زیندر لوتھر صاحب نے اس تقاریب کو منعقد کرکے حیدرآباد کی قدیم روایات کو پھر سے تازہ کر دیا اور یہ عمل قابل ستائش ہے۔ باہر کے مندوبین نے جناب لوتھر صاحب کو مبارک باد پیش کی فقرار شاہ اہل طبقات یہ اشعار پڑھتے ہوئے رخصت ہوئے۔ اللہ حق اللہ محمد حق اللہ ★ بولو مدار حق اللہ عاشقانِ رسول اللہ۔

مدار شاہ کے ہیں مُریداں ★ کرتے عُرساں دھمالاں
مدد کرو تم یا پیراں ★ عاشقانِ رسول اللہ

اللہ حق اللہ محمد حق اللہ

آزوک بازوک پھولوں کی ؛ بیچ میں درگاہ ولیوں کی
کلس چڑھا ہے سونے کا ؛ سعادات رسول اللہ

اللہ حق اللہ محمد حق اللہ

نام تمہارا آیا ہے ★ جگ نے ٹکڑا پایا ہے ؛ قدم تمہارا اچھا یا ہے ★ عاشقانِ رسول اللہ

اللہ حق اللہ محمد حق اللہ
بولو مدار حق اللہ عاشقانِ رسول اللہ

پیر ہمارے مکن پور میں ؛ مریداں سارے ملکوں میں
نشان اٹھا چوکوں میں ؛ عاشقانِ رسول اللہ

اللہ حق اللہ محمد حق اللہ

پھولوں کی بدی پہنے ؛ ماہی مراتب ساتھ آئے
نکلے ہیں قاضی مظہر ؛ عاشقان کا لے کر لشکر

اللہ حق اللہ محمد حق اللہ

حسنین کا صدقہ دیدو ؛ شہدا کا عطیہ دیدو
آلِ نبی کی خیر ہو ؛ نورِ محمد برسادو
اللہ حق اللہ محمد حق اللہ

گلی گلی میں نعرہ ہے ؛ اسلام ہم کو پیارا ہے
لا الٰہ کے صدقے ؛ الّا اللہ میں پایا ہے
اللہ حق اللہ محمد حق اللہ

دل میں تو حسرت ہے ؛ نام میں تیرے برکت ہے
قلبِ ضیاء کو چمکا دے ؛ ہم کو مدینہ پہونچا دے
اللہ حق اللہ محمد حق اللہ

یوم ازل کی بات ہے ؛ لب پہ یہ فریاد ہے
جب تو ہمارے ساتھ ہے ؛ ہر مشکل آسان ہے
اللہ حق اللہ محمد حق اللہ

سن لے ہماری تو یہ دعا ؛ اب نہ ہو پھر کرب و بلا
سب کے دلوں کو شاد کر ؛ رحمت کی برسات کر
اللہ حق اللہ محمد حق اللہ

پیروں کے سائے میں سُن ؛ ولیوں کے صدقے میں سُن
ہم کو سیدھی راہ چلا ؛ جس پر تو نے انعام کیا
اللہ حق اللہ محمد حق اللہ

مدار شاہ کے دیوانے ؛ نکلے دیکھو مستانے
مفتی آئے سمجھانے ؛ کل کی بات خدا جانے
اللہ حق اللہ محمد حق اللہ

بولو مدار حق اللہ عاشقان رسول اللہ

یہ نظم مولف سید عرفان علی شاہ کی لکھی ہوئی ہے اس کو فقرائے تمام اہل طبقات نے بارگاہ قطب المدار میں دف پر سنایا تھا۔ یہ نظم کو وہاں کے سجادگان نے بہت پسند کیا اور بطور سند کاپی پر لکھدیا۔ الحمد للہ یہ منقبت شریف بہت سہی انداز میں کہی گئی ہے۔ حضرت سیدنا مدار العلمین ؒ قبول فرمائیں۔ اور اپنی نسبتوں سے مالا مال کریں آمین بجاہ سید المرسلین۔ م ۲۰-۴-۱۹۹۱ء

الحاج سید منظر علی جعفری وقاری المداری مکنپور شریف

اس کے ایک ماہ بعد مرکزی وزیر اطلاعات ونشریات جناب اجیت پانجہ صاحب اور مرکزی وزیر تعلیمات مسز کرشنا ساہی اور دوسرے آئی اے ایس آفیسرز کا دورہ حیدرآباد ہوا۔ پھر جناب نرسیمہا لوتھر صاحب ان حضرات کے اہتمام میں بانی حیدرآباد سلطان محمد قلی قطب شاہ کے گنبد قلعہ گولکنڈہ کے پیچھے گنبدان قطب شاہی میں مراسم دھمال عمل میں آئیں۔ پھر ایک بار یہی نیوز اور تصاویر تمام اخبارات کے زینت بنے آندھرا پردیش ٹورازم کی جانب سے ۳ر ستمبر سنہ ۱۹۸۹ء کو مراسم دھمال کا اہتمام کیا گیا جس میں مرکزی وزیر اطلاعات ونشریات مسٹر اجیت پانجہ صاحب اور مرکزی وزیر تعلیمات مسز کرشنا ساہی اور دوسرے آئی۔اے۔ایس آفیسرز نے شرکت کی۔ تاج الفقرا، حضرت سید احمد علی شاہ صاحب عاشقان مدار وسرگروہ شاہ اہل طبقات نے اپنی جماعت کے فقرا و مریدین اور معتقدین کے ہمراہ مراسم دھمال کا مظاہرہ فرمایا۔ پہلے معزز مہمانوں کو حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار ؒ کی پھولوں کی بدی پہنائی گئی۔ پھر پھولوں کی لڑی سے سر پنچ باندھا۔ مسز کرشنا ساہی نے

اجیت پانجہ صاحب کو مخاطب کر کے کہا۔ آپ کو ایسے پھول شادی میں بھی نہیں پہنائے گئے ہوں گے۔ اس پر حاضرین میں ہلکا سا قہقہہ ہوا۔ مگر اجیت پانجہ صاحب نے حقیقت کا اعتراف کیا۔ بعد ازاں مراسم دھمال شروع ہوئے۔ یہاں بھی ایک کنٹل سانچے کوئلے کی شعلے لپکاتی انگار کے سامنے جناب سید احمد علی شاہ صاحب نے حضرت پیر زندہ شاہ مدارؒ کے نشانِ مبارک کے سامنے فاتحہ دے کر کچھ قرآنی آیات پڑھ کر یارب دمبدم سید وصلوٰۃ کہتے ہوئے انگار میں کود گئے۔ اس کے ساتھ ہی ان کے مُریدین و معتقدین نے بھی انگار میں کودنا شروع کیا اور محکمہ اطلاعات و نشریات کے فوٹو گرافرس نے دھمال و گلپوشی کے بے حساب تصاویر لئے۔ جناب اجیت پانجہ صاحب نے فرط مسرت سے شاہ صاحب کو گلے سے لگالیا۔ اور مبارک باد دی۔ اور تمام فقراؤں کا شکریہ ادا کیا۔ اور مسز کرشنا ساہی نے ہاتھ جوڑ کر شاہ صاحب کا آشیرواد لیا۔ اس کے ساتھ ہی مراسم دھمال کا اختتام عمل میں آیا۔ اور فقراء شاہ اہل طبقات نے مست المست کلمہ قلندری گاتے دف اور دست بناہ بجاتے ہوئے رخصت ہوئے

روزنامہ "منصف" "سیاست" "رہنمائے دکن" "ملاپ"۔ انڈین اکسپریس ای ناڈو۔ ٹائمز آف انڈیا۔ دکن کرانیکل۔

چیرمین نور اعظم صاحب نے شاہ صاحب کی گلپوشی کرتے وقت کے قدآدم تصاویر گولڈن فریم کروا کر جناب اجیت پانجہ صاحب کو بطور تحفہ خصوصی وفد کے ذریعہ دہلی روانہ کیا جسے اجیت پانجہ صاحب نے بہ عقیدت قبول فرمایا اور کہا یہ میرے مکان کی زینت ہے۔ اسی دوران آندھرا پردیش کے چیف منسٹر این ٹی راؤ صاحب کو بھی مراسم دھمال دیکھنے کا اشتیاق ہوا۔ اتفاق سے دو ماہ بعد سالقہ

مرکزی وزیر سیاحت جناب مفتی محمد سعید صاحب حیدرآباد تشریف لائے پھر نریندر لوتھر صاحب نے گنبدانِ قطب شاہی میں مراسم دھمال کا اہتمام کیا جس میں کچھ باہر کے مندوبین بھی شامل تھے اور حیدرآباد کے سب اخبارات کے ایڈیٹرس اور فوٹوگرافرس موجود تھے روزنامہ "سیاست" رہنمائے دکن" منصف" ملاپ" ہندی ملاپ" تلگو اخبار ای ناڈو" انگریزی ڈیلی انڈین ایکسپریس وغیرہ سبھی اخبارات نے معہ تصاویر کے یہ نیوز شائع کی۔

گنبدانِ قطب شاہی میں مراسمِ دھمال

جناب مفتی محمد سعید، مسٹر ین ٹی راما راؤ اور دیگر قائدین کی جانب سے ستائش

۳۰ نومبر ۱۹۸۷ء کی شام کو آندھرا پردیش ٹورازم کی جانب سے گنبدانِ قطب شاہیہ میں مراسم دھمال منعقد کی گئی تھی جس میں تاج الفقراء حضرت سید احمد علی شاہ صاحب اور فقرائے شاہ اہل طبقات نے مذہبی روایتی انداز میں دف نوازی پر معزز مہمانوں کا استقبال کیا گیا۔ مرکزی وزیر سیاحت جناب مفتی محمد سعید صاحب اور مہمان خصوصی چیف منسٹر آف آندھرا پردیش مسٹر ین ٹی راما راؤ اور ریاستی وزیر سیاحت شریمتی مانما۔ ان مہمانوں کو جناب سید احمد علی شاہ صاحب سرگروہ شاہ اہل طبقات نے دہکتی آگ کے پاس لے گئے۔ وہاں پر گلپوشی کی۔ حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار بہ المعروف حضرت پیر زندہ شاہ مدارؒ کی پھولوں کی بدّی اور گلے کے ہار اور پھولوں کی لڑی سے سر پر بنیچ باندھا گیا۔ مفتی محمد سعید صاحب نے خوش ہو کر بہت خوب بہت خوب ماشاء اللہ کہا اور ین ٹی راما راؤ صاحب نے فرط جذبات سے شاہ صاحب کو گلے سے لگا لیا۔ شریمتی مانما نے ہاتھ جوڑ کر کہا شاہ صاحب مجھے آپکا آشیرواد چاہئے

بعد ازاں مراسم دھمال شروع ہوئے نعرۂ پنجتن پاک :-

لُطفِ اَنبیاءِ کرم اَولیاءِ با فضلِ پنجتن یا علی مدد

حضرت پیر زندہ شاہ مدار کی دوستی بولو یار و دین

کے نعروں کی گونج میں دھکتی آگ میں کود کر حضرت سید احمد علی شاہ صاحب نے مراسم دھمال کا آغاز کیا۔ اس کے بعد تمام فقراء شاہ اہل طبقات نے آگ پر شانہ بشانہ کود کر اور سید عرفان علی شاہ اور حسین علی شاہ نے آگ میں لوٹ کر آگ کے ڈھیر کو ٹھنڈا کیا۔ اس طرح مراسم دھمال اختتام کو پہونچا۔ چیرمین ٹورازم جناب نریندر صاحب آئی اے ایس آفیسر نے تمام فقرائے شاہ اہل طبقات کا شکریہ ادا کیا۔ اس محفل میں ہائی کورٹ کے جسٹس آئی اے ایس اور آئی پی ایس آفیسرز اپنے ارکان خاندان کے ساتھ موجود تھے سبھی کی نگاہیں دھکتی آگ اور لپکتے ہوئے شعلوں پر مرکوز تھی۔ اور سب ہی لوگ یہ منظر بڑے تعجب سے دیکھ رہے تھے۔ چیرمین اقلیتی کمیشن جناب انصر بیگ صاحب بھی موجود تھے وہ بھی بڑے تعجب کے ساتھ مراسم دھمال دیکھ رہے تھے اور حضرت پیر زندہ شاہ مدارؒ سے عقیدت کا اظہار فرما رہے تھے۔ (رہنمائے دکن) "سیاست" "منصف" "ملاپ"۔ اس واقعہ کے بعد سے تو حیدرآباد و سکندرآباد میں سلسلہ مداریہ طبقاتیہ کی دھوم مچ گئی۔ بہت سے لوگ سلسلۂ مداریہ میں بیعت ہونا اپنے لئے باعث امتیاز سمجھ رہے تھے۔ ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۸۶ء کو جوجو بلی ہال میں پہلی مرتبہ مراسم دھمال مظاہرہ ہوا تھا اس میں باہر کے مندوبین میں ایک لندن ٹیلیویژن ٹیم بھی تھی وہ سب مراسم کی فلمبندی کئے تھے۔ لندن ٹیلی ویژن پر اس کی نمائش ہوئی وہاں سے وہ دھمال کی کیسٹ مختلف یوروپین ممالک میں بتائی گئی

یوگوسلاویہ میں کوئی جرمن ٹیلیویژن کا نمائندہ وہ فلم دیکھا۔ اور انڈین قونصل سے رابطہ قایم کیا۔ دہلی آیا۔ دہلی میں مرکیوری ٹراویل انڈیا لمیٹیڈ کے منیجر مسٹر رنجیت ماتھر سے اپنا مدعا بیان کیا۔ وہ لوگ محکمہ اطلاعات ونشریات والوں سے معلومات فراہم کئے وہ لوگ آندھرا پردیش ٹورازم والوں کا پتہ دیئے۔ ٹورازم والے پھر ہم سے ٹائم لئے اور عثمان ساگر ٹورازم گیسٹ ہاوز میں مراسم دھمال کا اہتمام کئے۔ اس کی نیوز بھی سبھی اخباروں میں شائع ہوئی۔

جرمن کی ٹیلی ویژن ٹیم نے رسم دھمال کا مشاہدہ کیا۔

حیدرآباد ۲۸ فبروری ۱۹۸۸ء (ا۔ن۔س) آندھرا پردیش ٹورازم کارپوریشن کے زیر اہتمام فیڈرل ریپبلک آف جرمنی کی ٹیلی ویژن ٹیم کے ارکان کو مراسم دھمال کا مشاہدہ کروایا گیا۔ عثمان ساگر ٹورازم گیسٹ ہاوز میں مراسم دھمال حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار المعروف بہ حضرت پیر زندہ شاہ مدارؒ کا مظاہرہ فقرائے شاہ اہل طبقات نے کیا۔ جس میں تاج الفقراء حضرت سید احمد علی شاہ صاحب عاشقان مدار و سرگروہ شاہ اہل طبقات اور فقرائے شاہ اہل طبقات نے آگ میں کود کر رقص عاشقان پیش کیا۔ اور اپنے پیر سے روحانی وابستگی کا مظاہرہ کیا۔ ٹیلی ویژن ٹیم کے ارکان اس کرامت سے بہت متاثر ہوئے اور سرگروہ شاہ اہل طبقات حضرت سید احمد علی شاہ صاحب کو داد و تحسین پیش کئے۔ ٹیلی ویژن ٹیم میں مسٹر پک ارنو رومیر، مسز پک ارنو رومیر اور مسٹر پی پیٹ ھیلکا اور مسز پی پیٹ ھیلکا کریسٹن شامل ہیں۔ وفد کی رہبری دہلی کے مرکیوری ٹراویل انڈیا لمیٹیڈ کے منیجر مسٹر رنجیت ماتھر کر رہے تھے۔ حضرت سید احمد علی شاہ نے معزز مہمان

کی گلپوشی کی اور حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار یہ المعروف حضرت پیر زندہ شاہ مدارؒ کی پھولوں کی بدی پہنائی۔ ٹیلی ویژن کے اراکین نے دلی مسرت کا اظہار کیا۔ ٹیلی ویژن ٹیم نے رسم دھمال کی مکمل ٹی وی فلم لی۔ جو جرمن میں بتلائی جائے گی۔ فیڈرل جرمنی کی ٹیم ہندوستان کے مختلف مقامات پر مذہبی طور طریقوں اور رسومات پر مبنی ایک فلم تیار کر رہی ہے۔ مسٹر رنجیت ہاتھر نے اس موقع پر تمام فقراء کا شکریہ ادا کیا اور ان کے مظاہرے کی ستائش کی اولیاء اللہ سے ان کی بھی دلی وابستگی کا اظہار فرمایا۔ روزنامہ سیاست "منصف" رہنمائے دکن "ملاپ" شاہ صاحب نے حضرت پیر زندہ شاہ مدارؒ کی تعلیمات اور روحانی فیضان کو عام کرنے حتی المقدور کوشش کرتے ہیں آپ بھی اپنے پیش رووں کی طرح ولی صفت منکسر المزاج ہمدرد اور دوسروں کی مدد کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں۔ مریدوں کی اچھی رہبری کرتے ہیں۔ آپکے مریدین و معتقدین کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ سال میں تین مرتبے عرس کرتے ہیں۔ حضرت زندہ شاہ مدارؒ کے عرس میں خاص طور سے اہتمام کرتے ہیں۔ آپ کا ایک محل مبارک چار صاحبزادیاں دو صاحب صاحبزادے ہیں جو زیر تعلیم ہیں۔ اللہ تعالے شاہ صاحب کا علم و اقبال بلند کرے اور ہمارے سروں پر ہمیشہ سایا قائم و دائم رکھے۔ آمین ثمہ آمین۔ آپ نے اب تک نو حضرات کو زینت خلافت سے آراستہ کیا ہے۔

خلفاء حضرت سید احمد علی شاہ صاحب قبلہ

۱ حبیب الفقراء جناب حبیب علی شاہ صاحب۔ عاشقانِ مدار خلیفۂ اوّل

شاہ اہل طبقات (امرآباد محبوب نگر)

(۲) امام الفقراء جناب الحاج امام علی شاہ صاحب عاشقانِ مدار مرحوم خلیفہ ثانی

(۳) رئیس الفقراء جناب سید عرفان علی شاہ صاحب عاشقانِ مدار خلیفہ ثالث شاہ اہل طبقات ۔

(۴) ذبیح الفقراء جناب سید اسمٰعیل علی شاہ صاحب عاشقانِ مدار خلیفہ رابع شاہ اہل طبقات (ناگپور)

(۵) امیر الفقراء جناب عارف علی شاہ صاحب عاشقانِ مدار (شادنگر) خلیفہ خامس شاہ اہل طبقات ۔

(۶) امین الفقراء جناب غفار علی شاہ صاحب عاشقانِ مدار خلیفہ سادس شاہ اہل طبقات (حضور آباد)

(۷) انیس الفقراء جناب امام علی شاہ ثانی صاحب عاشقانِ مدار خلیفہ سابع شاہ اہل طبقات (گھن پور)

(۸) سردار الفقراء جناب ابراہیم علی شاہ صاحب عاشقانِ مدار خلیفہ ثامن شاہ اہل طبقات ۔

(۹) گلستان الفقراء جناب طیفور علی شاہ صاحب عاشقانِ مدار خلیفہ تاسع شاہ اہل طبقات ۔

(۱۰) سید نعمت علی شاہ عاشقانِ مدار خلیفہ شاہ اہلِ طبقات

(۱۱) سید یونس علی شاہ عاشقانِ مدار خلیفہ شاہ اہلِ طبقات

(۱۲) سید کرم علی شاہ عاشقان مدار خلیفہ شاہ اہلِ طبقات

(۱۳) سید برہان علی شاہ عاشقانِ مدار خلیفہ شاہ اہلِ طبقات

(۱۴) سید حسین علی شاہ عاشقانِ مدار خلیفہ شاہ اہلِ طبقات

(۱۵) سید یاد اللہ شاہ عاشقانِ مدار خلیفہ شاہ اہل طبقات

(۱۶) زینت الفقراء سید یوسف علی شاہ عاشقانِ مدار خلیفہ شاہ اہل طبقات

عُرسِ شریف حضرت قطبُ المدارؒ

قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، کاشف حقیقت، دست گاہ معرفت، عالم العُلماء، فاضل سبحانی، عاشق رحمانی، ذاکر جاودانی، قطب الاقطاب، قطب العالم، قطب الاکبر، سید المشائخ بدیع العجائب حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار المعروف بہ شہنشاہ حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے چھلّے تو ہندوستان میں ہزاروں ہیں مگر حیدرآباد میں آستانہ حضرت پیر زندہ شاہ مدارؒ چارکمان میں سلطان محمد قلی قطب شاہ کا قائم کردہ ہے۔ جو چار سو برس سے قائم ہے۔ اور دوسرا آستانہ میر چوک پرانی حویلی میں ہے ہر دو آستانوں کے متولی و سجادہ نشین سلسلہ عالیہ مداریہ برکاتیہ تاج الفقراء حضرت سید احمد علی شاہ عاشقانِ مدار و سرگروہ شاہ اہل طبقات ہیں۔ ان ہی کی نگرانی میں ہر سال عرسِ حضرت قطب المدار المعروف بہ حضرت پیر زندہ شاہ مدارؒ شایان شان منایا جاتا ہے۔ یکم جمادی الاول سے ہی عرس شریف کا آغاز ہو جاتا ہے۔ ایک انتظامی کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے۔ وہ کمیٹی تمام انتظامات بروئے کار انجام دیتی ہے۔ ۱۶ جمادی الاوّل کو آستانہ میر چوک پُرانی حویلی میں عُرس شریف ہوتا ہے۔ خانقاہِ مداریہ کاشانۂ رحمت پرانی حویلی سے صندل برآمد ہو کر ضربات رفاعیہ ضربات مداریہ دستِ پناہ۔ دف نوازی اور نعرۂ پنجبن کی گونج میں آستانہ مداریہ برکاتیہ پر نشان حضرت پیر زندہ شاہ مدارؒ استادہ کیا جاتا ہے۔ صندل و مالی کے فرائض تاج الفقراء حضرت سید احمد علی شاہ صاحب عاشقانِ مدار انجام دیتے ہیں۔ بعد فاتحہ خوانی و

سلام گزرانا جاتا ہے - پھر حمد و نعت و منقبت حضرت زندہ شاہ مدارؒ
پیش کی جاتی ہے - پھر تبرک تقسیم ہوتا ہے - ۱۷ جمادی الاول کو بعد
نماز عصر کے ساتھ ہی آستانہ میر چوک حویلی قدیم سے صندل شریف برآمد
ہوکر نوبت نقارہ تاشہ مرفہ ضربات رفاعیہ ضربات مداریہ اور نعرہ بخشین
کی گونج میں صندل مبارک معہ جلوس کے چھتہ بازار - مدینہ بلڈنگ
پتھر گٹی - گلزار حوض سے ہوتا ہوا آستانہ چار کمان پہونچتا ہے جہاں
آستانے کو رنگین لائٹوں سے بقعہ نور بنا دیا جاتا ہے - وہاں پر فاتحہ
پڑھ کر براہ چار مینار - لاڈ بازار - موتی گلی سے خلوت مبارک میں داخل
ہوتا ہے - وہاں پر حضرت پیر زندہ شاہ مدارؒ کا نشان ایستادہ کیا
جاتا ہے - مناقب فقراء پیش کی جاتی ہے پھر بعد نماز مغرب نشان پر
صندل و مالی کی جاتی ہے پھر سلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گزرانے
ہیں - اعلیحضرت قدر قدرت حضور نظام نواب میر برکت علی خاں بہادر
آصفجاہ تامن کی سلامتی کی چوک روشن کی جاتی ہے اور ان کی سلامتی
کی دعا کی جاتی ہے - بعد مراسم دھمال ادا ہوتے ہیں - بعد تبرک عام
و خاص تقسیم کیا جاتا ہے - بعد نماز عشاء خلوت مبارک میں اعلیحضرت
کی گدی کے پاس تاج الفقراء حضرت سید احمد علی شاہ صاحب دعا فرماتے
ہیں بعد پھر معہ جلوس ماہی مراتب و علم کے ساتھ آستانہ چار کمان پر
صندل و مالی ادا ہوتے ہیں اور بعد سلام کے مراسم دھمال ہوتے ہیں
وہاں بھی عام خاص چکولیوں کا تبرک تقسیم ہوتا ہے - پھر معہ جلوس
کے آستانہ پرانی حویلی میں چراغاں کرتے ہیں پھر سلام بحضور خیرالانام
گزرانا جاتا ہے وہاں بھی مراسم دھمال ادا ہوتے ہیں بعد خانقاہ مداریہ میں
بہترین قسم کا طعام دعوت خاص و عام رہتا ہے بعد بند سماع ہوتا ہے

دُنیا حیف ہے کہ مردوں کی دھمال ہوچکی
آگاہ اس سے خلق بہر حال ہوچکی
روشن چراغ حضرت قطب المدار کے
اب سیدھے چوک پر چلو دھمال ہوچکی

۱۸ر جمادی الاول کو حلقہ ذکر و محفل قل و فاتحہ خوانی و مناقب فقرار ہوتا ہے۔ ۱۹ر جمادی الاول کو ختم قرآن و ختم خواجگان مدارؒ و محفل نعت ۲۰ر جمادی الاول کو قصیدہ بردہ شریف و سلام و منقبت کے ساتھ پانچ روزہ عرس شریف کی تقریبات کا اختتام عمل میں آتا ہے۔ تمام مراسم عرس شریف تاج الفقرار حضرت سید احمد علی شاہ صاحب قبلہ عاشقان مدار و سرگروہ شاہ اہل طبقات کی رہنمائی میں انجام

منقبت

دے مئے وحدت کا اک ساغر و زندہ شاہ مدارؒ ؛ ہوش میں آؤں نہ کبھی پھر و زندہ شاہ مدارؒ
اک نظر میں مجھ کو یوں ہم رنگ کر یا شاہ مدارؒ ؛ تجھ میں، میں اور مجھ میں تو آئے نظر و شاہ مدارؒ
رحم کیجئے رحمت للعالمین کے واسطے ؛ یا مدار العالمین و پیر زندہ شاہ مدارؒ
تیری یہ دہلیز پہ پوری ہو میری زندگی ؛ موت بھی آئے نہ سر کے سر و زندہ شاہ مدارؒ
در سے در پر کھڑا ہے خورشید مسکین تیرا ؛ حُسن کا صدقہ اُسے مل جائے و زندہ شاہ مدارؒ

نوٹ

یہ منقبت حسب ارشاد حضرت سید احمد علی شاہ عاشقانِ مدارؒ کی خواہش پر لکھی گئی اور عرس شریف کے موقع پر پرخلوت مبارک میں سنائی گئی۔

حضرت سیّد احمد علی شاہ عاشقانِ مدارؒ کے آخری ایّام حیات

علالت | وِصال | تدفین

حضرت سید احمد علی شاہ عاشقانِ مدارؒ یوں تو ہمیشہ مصروف رہا کرتے تھے، باوجود مصروفیت کے اولیاء کرام کے آستانوں پر حاضری اِن کا معمول اور محبوب مشغلہ تھا۔ اپنی حیات میں بارہا مکھن پُور شریف جہان پر کے آپ کے پیر حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدارؒ المعروف بہ حضرت زندہ شاہ مدارؒ کا روضہ مبارک واقع ہے حاضری کا شرف حاصل کیا لیکن آخری مرتبہ شاید کہ حضرت کو اشارہ مل گیا تھا۔ اِس لئے مکھن پُور شریف کا آخری سفر ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ مطابق ماہ اپریل ۲۰۰۵ء کو اپنے مریدین معتقدین کی کل جماعت سے ۹ افراد کا انتخاب کیا اور رختِ سفر باندھا۔ بارگاہِ مدار العلمینؒ مکھن پُور میں بعد زیارت و فاتحہ خوانی اَپنے وہیں پہ کچھ دن قیام کیا اور پھر اپنے وطن کو واپس ہو گئے۔ دورانِ سفر حضرت کی عادت تھی جو بھی روکھی سوکھی مل جائے نوش فرماتے گوشت اور مرغن غذاؤں سے پرہیز فرماتے تھے۔

ڈسمبر ۲۰۰۵ء م شوال المکرم ۱۴۲۶ھ کو تاجدار ملنگ حضرت سید معصوم علی شاہ ملنگ کے پیر و مرشد حضرت عبد الغفور بابا کپورؒ جنکا آستانہ گوالیار شریف میں موجود ہے۔ باوجود کڑاکے کی سردی کے حضرت کی خواہش اور دعوت پہ بارگاہ حضرت عبد الغفور بابا کپورؒ میں حاضری دی۔ حضرت احمد علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ آستانہ گوالیار میں عقیدت مندوں کا اسقدر ازدھام تھا کہ جدھر نظر ڈالو پہاڑی علاقے سے مرد اور عورت سردی کے باوجود اپنے بچوں کو گود میں لئے کندھوں پر بٹھائے قطار در قطار بس چلے آرہے ہیں الغرض عرس شریف کے اختتام پر حضرت قبلہ علیہ الرحمہ حیدر آباد کے لئے روانہ ہوئے۔

حضرت سید احمد علی شاہ عاشقانِ مدارؒ کے محبی و مقربی ڈاکٹر بشیر احمد خورشید قادری الملتانی خانوادۂ سلسلۂ قادریہ ملتانیہ کے جدِ امجد حضرت شیخ محمد شمس الدین قادری ملتانیؒ کے سلسلہ کے بزرگ

میں حضرت پیر محمد معز الدین قادری ملتانی رح کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ سلسلہ اور مریدی کا شرف حاصل کیا اور اس گدا در ملتانیہ کو حضرت پیر شاہ محمد ابراہیم پاشاہ قادری ملتانی رح جنکو چاروں سلاسل میں خلافت حاصل تھی نے اپنی نظرِ التفات سے خلافت سے سرفراز فرمایا چنانچہ شوال المکرم ۱۳۲۷ھ کو محفل خلافت میں حضرت سید احمد علی شاہ عاشقانِ مدار پر گروہ شاہ اہل طبقات بنفسِ نفیس باوجود خرابی صحت کے تشریف لائے اور قرطاس خلافت پر اپنی تصدیق سے شرف بخشا تب حضرت علیہ الرحمہ کو پتہ چلا کہ ڈاکٹر بشیر احمد خورشید قادری الملتانی کو سلسلہ عالیہ طبقاتیہ میں بھی داخل سلسلہ کرنے کی انکی پیر و مرشد نے اجازت دی ہے جو کہ اُن کو حاصل تھی تب سے حضرت علیہ الرحمہ کا تعلق بہت قریبی ہوگیا۔

علالت : حضرت سید احمد علی شاہ عاشقانِ مدار رح کی علالت کا زمانہ بھی مختصر رہا آپ ابتداء میں جگر کے عارضہ یرقان میں مبتلا ہوئے اور علاج کا سلسلہ جاری رہا۔ دورانِ علالت حضرت کی ایک صاحبزادی کا عقد نکاح ہوا اسکے بعد شریک دواخانہ ہوئے جیسے ہی آپ کی علالت کی خبر حضرت کے چھوٹے صاحبزادہ موجودہ سجادہ نشین ہے — موصوف ملازمت ترک کر کے والد کی خدمت میں حاضر ہوگئے

وصال : کیا خبر تھی کہ حضرت قبلہ رح اس بیماری کے بہانے اپنے خالق حقیقی سے جا ملینگے۔ چنانچہ ۷/ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۵ اپریل ۲۰۰۷ء کو حضرت کا وصال ہوگیا۔ اِنَّ لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ انتقال کے وقت حضرت علیہ الرحمہ کے بڑے فرزند سید شفیق علی شاہ پرویز بابا، برادران حضرت ممدوح اور حضرت محمد شفیق صاحب المعروف یہ کلّو بابا جو سلسلہ عالیہ مداریہ طبقاتیہ کے بزرگ ہیں حیدرآباد میں تشریف رکھتے تھے کیونکہ یہ بھی حضرت رح کی علالت کی خبر سُن کر اپنے وطن گاڈر واڑہ مدھیہ پردیش سے آگئے تھے — حضرت کی نماز جنازہ مکہ مسجد حیدرآباد میں بعد نماز ظہر ادا کی گئی اور نماز جنازہ حضرت سید انوار اللہ حسینی افتخاری مدظلہ نے پڑھائی۔

تدفین : تدفین طبقاتی چمن لنگم پلی میں حضرت رح کی والدۂ محترمہ کے پہلو میں عمل میں آئی۔ حضرت رح کی فاتحہ سوئم میں سلسلہ مداریہ کے ایک اور ملنگ حضرت بابا سید معصوم علی شاہ ملنگ حیدرآباد تشریف لائے۔

حضرت سید احمد علی شاہ عاشقانِ مدارؒ اپنی حیات کے آخری ایام میں عرس شریف حضرت زندہ شاہ مدارؒ کی تواریخ میں جلسہ عظمت اولیاء کرام کا سلسلہ شروع کرنے کیلئے حضرت سید محمد انتخاب حسین قادری جو کہ سلسلہ مداریہ کے ایک بزرگ ہیں کو مدعو کیا اور جلسہ کا مقام مکہ مسجد منتخب کیا لیکن یہ جلسہ مکہ مسجد میں نہ ہو سکا بلکہ "نصیر گارڈن فنکشن ہال" میں منعقد ہوا۔

تاج الفقراء سیّد تاج علی شاہ عاشقانِ مدار سرگروہ شاہ اہل طبقات

متولی و سجادہ نشین آستانہ حضرت زندہ شاہ مدارؒ موقوعہ

چار کمان و پرانی حویلی حیدرآباد

سرتاج الفقراء حضرت سید احمد علی شاہ عاشقانِ مدارؒ کا وصال ۷ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۵ اپریل ۲۰۰۷ء کو مختصر علالت کے بعد ہو گیا یہ ایک اتفاق تھا کہ حضرت نے اپنی حیات میں کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں فرمایا جسطرح حضرت سید حیات علی شاہ ثانی عاشقانِ مدارؒ والد بزرگوار حضرت علیہ الرحمہ نے اپنی ناسازی مزاج اور علالت کی وجہ سے اپنے فرزندِ اکبر حضرت سید احمد علی شاہ عاشقانِ مدارؒ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا۔ حضرت قبلہ علیہ الرحمہ اپنی حیات میں موجود سجادہ نشین سید تاج علی شاہ عاشقانِ مدار کو اپنا جانشین بنانے کے بارے میں متعدد بار کہہ چکے تھے اور اُن کے خیال میں سید تاج علی شاہ کو مکھن پور شریف لے جا کر خلافت عطا کرنے کی خواہش تھی لیکن علالت کی وجہ سے اس خواہش کی تکمیل ہو نہ سکی۔

دورانِ علالت جبکہ حضرت علیہ الرحمہ کافی کمزور ہو گئے تو آپ کے دوست احباب، خلفاء اور حضرت سیّد شاہ انوار اللہ حسینی افتخاری مدظلہ نے حضرت سے استفسار کیا کہ حضرت آپ اپنا جانشین مقرر فرما دیجئے تو آپ نے اشارہ سے فرمایا (۴) دن کے بعد۔ اُس دن ربیع الثانی کی ۷ تاریخ تھی اور موجودہ سجادہ نشین کی جانشینی ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ کو انجام دی گئی یہ حضرتؒ کی کہی ہوئی بات کے مطابق ہوئی۔

تاجدار ملنگ حضرت بابا سید معصوم علی شاہ ملنگ صدر سرگروہ عاشقان کی

سرپرستی میں حسب دستور سلسلہ مداریہ طبقاتیہ فرض اذان جاری کیا گیا۔ سید تاج علی شاہ عاشقانِ مدار و سرگروہ شاہ اہل طبقات کی سجادہ نشین اور خلافت ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ بروز یکشنبہ منعقد ہوئی۔ حضرت بابا سید معصوم علی شاہ ملنگ صدر سرگروہ عاشقانِ مدار پنہار شریف گوالیار نے جمیع جمع اللہ، ہفت گروہ ہان شاہ اہلِ طبقات سرگروہ ہان خلفایان، بانوان، رفاعیان و مکاندران و منڈلداران و صاحبزادہ گان و سہگان و سجادہ گان و پاکبازان و عہدیداران و فقرایان نیک کام کو خطاب کیا۔

حضرت سید تاج علی شاہ عاشقان مدار سرگروہ شاہ اہل طبقات کو حضرت سید انوار اللہ شاہ افتخاری مدظلہ، نے بعیت سے سرفراز کیا اور حضرت سید عرفان علیشاہ عاشقانِ مدارؒ کے خلیفہ نے طریق دی اور حضرت سید محبوب علی شاہ عاشقان مدار جو کہ حضرت سید حیات علی شاہ ثانی عاشقان مدارؒ (دادا حضرت موجودہ سجادہ نشین) کے خلیفہ تھے حضرت سید تاج علی شاہ عاشقان مدار سرگروہ شاہ اہل طبقات کو خلافت سے نوازہ اسطرح سے جانشینی کی رسم بہ حُسن خوبی انجام پائی۔ حضرت معصوم علی شاہ ملنگ کی ہدایت اور تاکید کے مطابق حضرت سید تاج علی شاہ عاشقان مدار نے مکھن پور شریف پہنچ کر حاضری دی۔ یہ پہلا سفر عرس شریف حضرت زندہ شاہ مدارؒ کے (۲۰) دن قبل ہوا۔ اِس سفر میں (۷) افراد حضرت سید تاج علی شاہ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ جن میں حضرت سید یوسف علی شاہ عاشقانِ مدار خلیفہ حضرت سید احمد علی شاہؒ صمد علی شاہ بھنڈاری، مختار علی شاہ چھڑی برادر اور چند عقیدت مند قابلِ ذکر ہیں۔ چھٹی شریف کی حاضری کے بعد حضرت علامہ پیر طریقت سید منظر علی شاہ وقاری مداریؒ کے دست مبارک سے دستار بندی ہوئی اور حضرت بابا سید معصوم علی شاہ ملنگ نے بھی اپنے دست مبارک سے دستار بندی فرمائی۔ حضرت سید منظر علی شاہ وقاری مداریؒ نے سندِ خلافت سے سرفراز فرمایا اور سلسلہ عالیہ طیفوریہ مداریہ میں اہل لوگوں کو داخل سلسلہ اور خلافت عطا کرنے کا اختیار اور مجاز گردانا۔ پھر یہ قافلہ حیدرآباد کے لئے روانہ ہوا کیونکہ، ۱۲ جمادی المدار سنہ ۱۴۲۸ھ کو عرس شریف اور دھمال شریف کا اہتمام کرنا تھا۔ یہ سجادہ نشین کا آپ کے والد کے وصال کے بعد پہلا عرس شریف اور (دھمال) تھا۔ مئی کا مہینہ تھا۔ ہر سال کی طرح عرس شریف کا اہتمام ہوا۔ دھمال شریف

بھی بہ فضل تعالیٰ اور بہ فیض سرکار سیدنا بدیع الدین قطب مدارؒ کے انجام پائی۔ اسی طرح ہر سال عرس شریف اور دھمال کا اہتمام ہوتا آرہا ہے۔

حضرت سید تاج علی شاہ عاشقان مدار سجادہ نشین و متولی آستانہ چارکمان و پرانی حویلی کا دوسرا سفر مکھن پور شریف ۸ ربیع الاول ۱۴۳۱ھ کو روانہ ہوا۔ جہاں پر بعد زیارت شریف دھمال کا اہتمام کیا گیا۔ جسکو دیکھنے کیلئے مکھن پور کے عوام و خواص کا اک جم غفیر موجود تھا۔ قابل ذکر بات یہ ہیکہ جس طرح کا دھمال حیدرآباد میں منعقد ہوتا ہے۔ اس طرز کا دھمال مکھن پور شریف میں نہیں ہوتا ہے۔ وہاں پر مختلف طریقہ سے دھمال کیا جاتا ہے۔ حیدرآباد میں خانوادے آصف جاہ کے شاہوں نے دھمال کے اہتمام کیلئے اپنی عقیدت اور دست تعاون دراز کیا ہے اور آج بھی خلوت مبارک جو کہ آصف جاہی دور کی عمارت ہے۔ ۱۷ جمادی المدار کو عرس شریف اور دھمال شریف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

حضرت سید تاج علی شاہ عاشقان مدار سرگروہ شاہ اہل طبقات کا سلسلہ طریق جاری ہے اور آپ کے خلیفہ میں سید امام علی شاہ عاشقان مدار کا نام قابل ذکر ہے۔

ساقی حم خانہ رحمت ہیں زندہ شاہ مدار
سچ یہ ہے پروانۂ وحدت ہیں زندہ شاہ مدار
فیض پایا اک زمانے نے اسی دربار سے
ظلمتوں میں نور کی صورت ہیں زندہ شاہ مدار

(نذر عقیدت حضرت راز عابدی حیدرآبادی)

تعلیم سلوک مداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ طالب راہ حق کو صوم و صلوٰۃ اور کلمۂ طیبہ کا پابند ہونا لازمی ہے۔ اگر صاحب نصاب ہے تو حج کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور نماز کسی صورت میں ترک نہ کرے۔ نماز کا حکم قرآن میں سات سو سات جگہ آیا ہے۔ نماز ایمان کا جز ہے۔ اسلام کا ستون ہے حضور اکرمؐ

کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نماز مومن کے واسطے معراج ہے اور ہر نماز کے بعد تسبیح مبارک حضرت شہنشاہِ اولیائے کبار سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار قدس سرہٗ کو ۵۰۰ بار پڑھے۔ اور اگر اتنا نہ ہو سکے تو بعد نماز فجر ظہر اور مغرب ۳۰۰ مرتبے اور عصر و عشاء کے بعد ۲۰۰-۲۰۰ مرتبے پڑھے۔ تسبیح مقدس یہ ہے۔ (۱) بعد نماز فجر:۔ یَا بُطُوْشُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِغَیْرِ عَمَدٍ ۳۰۰ بار۔ (۲) بعد نماز ظہر:۔ یَا شَعَرْنَا الَّذِیْ یَقَعُ هُوَ الْمَلَکُوْتِ خِطَابُ الْاَرْضِ ۳۰۰ بار۔ بعد نماز عصر:۔ یَا بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا بَدِیْعُ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ ۲۰۰ بار۔ بعد نماز مغرب:۔ یَا بَدِیْعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ الْمُحِبِّ وَالْمَحْبُوْبِ ۳۰۰ بار۔ بعد نماز عشاء:۔ یَا بَدِیْعُ الْعَرْشِ وَاللَّوْحِ فَتَحَتِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ یَا اَللّٰهُ ۲۰۰ بار۔ اس تسبیح خمسہ کے بعد ناسوت وغیرہ کی سیریں ہوں گی۔ اور سالک مرتبہ عروج پر پہونچ کر فائز المرام ہوگا اور بعد نماز عشاء کے گیارہ سو مرتبے درودِ مداری پڑھنے سے حضرت ممدوح اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوتا ہے۔ درود مداری یہ ہے:۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ مَدَارُ الْبَدِیْعُ الْکَرِیْمِ ابْنِ کَرِیْمٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ وَکَمَا لِلّٰهِ کَمَا یَلِیْقُ بِکَمَالِهٖ۔

نمازِ تہجد

نماز تہجد دو دو رکعت کرکے بارہ رکعت سورۂ اخلاص سے بطریق شمسی و قمری ادا کرے اور چوتھی رکعت میں جلسہ کرے اور ہر جلسہ میں سو مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰهُ نِعْمَ الْوَکِیْلُ وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ پڑھے۔ بعد ختم نماز تہجد دو زانو بیٹھ کر نفی اثبات کا ذکر اس طرح کرے کہ لفظ لَا کو ناف سے اٹھا کر بائیں

مونڈھے پر اور اِلٰہ کو دماغ پر پہونچا دے اور اِلَّا اللہ کی ضرب قلب پر لگا دے ۹۹ مرتبے اسی طرح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا ذکر کرے اور سَر پر پہونچ کر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ کہے۔ یہ خیال کرے کہ نفی کی تلوار ہے اور جب اِلَّا اللہ کہے یہ تصور کرے کہ نفس امارہ کو چھانٹ رہا ہوں۔ اس طرح یہ ذکر گیارہ سو بار کرے بعدہٗ ۵۰۰ مرتبے درود شریف۔

اس کے بعد حضرت قدس سرّہٗ کا اسم صفات یَابَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَابَدِیْعُ کا ورد سو مرتبے۔ اس کے اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد شجرہ پڑھے اور اصحاب شجرہ پر فاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب کرے پھر اصحاب شجرہ کے واسطے سے اپنے دلی مقصد کے لیے دعا کرے۔ انشاء اللہ بارگاہِ ربّ العزّت میں ضرور قبول ہوگی۔ دنیاوی حالات بھی درست ہوں گے اور باطنی کشف بھی کھلے گا جو اں ہمت ہو تو اس کی تعداد بڑھاتا جائے۔ اس سے سلوک کے مدارج جلد طے ہوں گے بقیہ اذکار نفی و اثبات کا قاعدہ اور اشغال و ذکرِ قدوسی ذکر خفی و جلی۔ شغل خضری۔ شغل فنائے در حقیقت محمدیہ و حیاتِ ابدی یعنی حبسِ دم وغیرہ کا قاعدہ طالب کے ذوق و شوق کو دیکھ کر تعلیم کیا جائے گا۔ اور مراقبات وغیرہ کے قاعدے بتلائے جائیں گے۔

طریقہ ختم خواجگان مدار یہ طبقاتیہ

بعد نماز فجر و عصر درودِ شریف ۷ مرتبے۔ سورہ فاتحہ ۱۱ مرتبے۔ سورہ اخلاص ۱۱ مرتبے۔ دعائے بشمخ ۳ بار پھر درود شریف ۷ بار پڑھ کر شجرۂ مبارک پڑھے اور جمیع پیرانِ طریقت کی ارواحِ طیبات کو ہدیہ پہونچا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہ درگاہِ بے نیاز سے اپنا

مقصد طلب کرلے انشاء اللہ تعالےٰ پورا ہوگا اور جو بھی دُعا کرے گا۔ مستجاب ہوگی نماز فجر اور مغرب کے بعد دو زانو بیٹھ کر تصور مرشد میں مشغول ہو اور فیوض و انوارِ الٰہی جو کہ منتقل ہو کر حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تا مرشد پہونچے ہیں ان کا اپنے قلب پر اقتباس کرے اور جو کچھ نظر آئے وہ مرشد سے ظاہر کرے۔

دعائے بشمخ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ یَا بَشْمَخَ بَشْمَخَ ذَالْاھَا مُوْ ثِیْطَیْسُوْنْ ۵

اَللّٰھُمَّ یَا ذَانُوْ مَلْخُوْ ثُوْدُ مُوْثُوْ اُدَائِمُوْنْ ۵

اَللّٰھُمَّ یَا خَیْتُوْ مِیْمُوْنْ اَرْقِشْ دَارْ عِلِّیُوْنْ ۵

اَللّٰھُمَّ یَا رَحِیْشَارْ حُلِیْلُوْنْ مَیْطِرُوْنْ ۵

اَللّٰھُمَّ یَا رَخِیْمُوْ اَخْلَاقَ اَخْلَاقُوْنْ ۵

اَللّٰھُمَّ یَا رَخْمُوْثُ اَرْخِیْمَ اَرْخَمُوْنْ ۵

اَللّٰھُمَّ یَا اَھْیَا اَشْرَاھِیَا اَذُوْنِیْ اَمِیَاؤُ الثُّوْنْ ۵

اَللّٰھُمَّ یَا نُوْرُ اَرْغِیْشْ اَرْغِیْ تَتْلِیْثُوْنْ ۵

اَللّٰھُمَّ یَا اَشْبَرُ اَسْمَاءُ اَسْمَاؤُنْ ۵

اَللّٰھُمَّ یَا مَلْبُعُوْثُ اَمْلَخَا مَلْخَا مَلْخُوْنْ ۵

اَللّٰھُمَّ یَا عَلَّامُ اَرْعِدْ اَرْعِیْ یَزْنُوْنْ ۵

اَللّٰھُمَّ یَا مَشْمَخُ مَشْمَخِیْشَا مَتْلَامُوْنْ ۵

اَللّٰھُمَّ سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ خَزَائِنَہٗ بَیْنَ الْکَافِ وَالنُّوْنِ اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۵

تصورِ شیخ

سالک کو چاہیئے کہ سب سے پہلے تصور مرشد، حمائے دماغ پُرسکون ہو۔ ماحول خاموش ہو اور دل رجوع الا اللہ ہو۔ تصور شیخ میں ڈوب کر ذکر شروع کیا جائے۔ اگر تصور قائم نہ ہو تو یَا بُدُّوحُ یَا رَبِّ ایک سو بار ورد کرلے پھر تصور کرے۔ انشاء العزیز کامیابی ہوگی۔

دل میں تیری یاد ہو اور گوشۂ تنہائی ہو ؛ پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

فہذہ الشجرۃ العالیہ مدارسہ طبقاتیہ

اے خدا خالق کونین اے ربِ کریم — عام ہیں سارے جہاں پر تیرے الطافِ عمیم
ہے فقیروں بیکسوں کا صرف تو ہی آسرا — تو ہی سُنتا ہے فقط ٹوٹے ہوئے دل کی صدا
ساری خلقت تیری ہی ممنونِ احسانات ہے — تیرے سب محتاج ہیں تو قاضی الحاجات
سُن میری فریاد کو خیر الوریٰ کا واسطہ — آلِ اصحابِ محمد مصطفےٰ کا واسطہ
کر طفیل مرتضیٰ مجھ پر بھی رحمت کی نظر — واسطہ یارب حسن بصری کا مجھ پر رحم کر
صدقے میں شاہ حبیب بھی میرے بے نیاز — میرے دل کو بخش دے بایزید کا سوز و گداز
کر عطا میرے دلِ ویراں عرفان کی بہار — از طفیل سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار
قاضی مظہر کے صدقے میں مجھے اے کبریا — نعمتِ اخلاص اور حق طہارت کر عطا
واسطہ دیتا ہوں شاہ حمید الدین کا — شاہ راجے کے تقدس کا الٰہی واسطہ
کر عطا میری نگاہوں کو محبت کا سرور — یا الٰہی نظر آئے حضرت بابا کبور
میرے مولا شاہ طبقات علی کا واسطہ — حضرت حیات علی عالی ہمم کا واسطہ
ہو میری امداد یارب غیب سے — کر میرا دل پاک داغِ عیب سے
وقت رحلت تیری یاد آئے رہے — لب پہ جاری کلمۂ طیب رہے

سب بزرگوں کے تصدق میں ہمیں اے بے نیاز ؛ دونوں عالم میں بنا اپنے کرم سے سرفراز
جو مدار دو جہاں کے سلسلے میں ہوں مرید ؛ پوری کر دے میرے رب ان کے دل کی ہر امید
اپنی اپنی قبر سے جس دم اٹھیں روزِ شمار ؛ ہو میسر سب کو سایا دامنِ قطب المدار

رباعی صباح الخیر صُبح

صبح دم خوش خواب می بینیم جمال ساقیٔ کوثر
علی ابن ابی طالب امیر المومنین حیدر

صبح صادق گر نمیرد دم چو مہر بوتراب
تکملہ چاک گریبان شد نمود آفتاب

سکہ بر صندِ عرشِ کرسی تب بہ لرزد لوح و قلم
بادشاہ دیں محمدؐ مہدی صاحب علم

مرحبا اے خاصہ پروردگار — مرحبا اے قطب کل قطب المدار
تازہ رہے ہمیشہ یہ لشکر مدار کا — جلوہ ہے خاکساروں میں پروردگار کا
قادر کی بندگی کو کمر بستہ دمبدم — ستار نام پاک ہے اس کردگار کا

ہر کہ وقت صبح دم در یاد حق بیدار نیست
ایں محمدؐ را چہ داند لائق دیدار نیست

شاہ مرداں شیر یزداں قوتِ پروردگار
لا فتیٰ اِلّا علیؑ لا سیف اِلّا ذوالفقار

ہر بلا رد باشد ایں دُعا ہفتاد بار
یا علیؑ سینجلی گویم سدا لیل و نہار

آنکہ شُد خاکِ نجف آرام گاہ بوالحسنؑ
عرش گوید ہم زماں یا لیتنی کُنتُ تراب

رُباعی مساء الخیر

بوقت مغرب یہ پڑھے :- اِنِّیْ اٰمَنْتُ بِرَبِّکُمْ فَاسْمَعُوْنِ ۝ بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۝

رُباعی شام نما

چراغ و مسجد و محراب و منبر
ابابکر و عمر عثمان و حیدر
شب روشن تاب مہتاب
چراغ جہاں میں روشن حشر میں ہو دلشاد
چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد
چوں میر و مقبلاں ہرگز نمیرد
چراغ آلِ محمدؐ ہمیشہ روشن باد
بہ پیش بر بحر باد ولایت ہمیشہ روشن باد

رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

سلسلہ فقرائی کے کار آمد ایات

(۱) ایت بسم اللہ : بِسْمِ اللّٰہِ بِاللّٰہِ عَلٰی طَرِیْقَۃِ اِنْسٍ بِاللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۝

(۲) ایت مقراض : وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝

(۳) نیت غسل طریقت : نَوَیْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ مِنْ غُسْلِ الطَّرِیْقَۃِ الطَّھِّرَ الْاَنْفَسَ مِنْ اَرْبَابِ الطَّرِیْقَۃِ مِنْ خُرُوْجِ اَعْمَا الدُّنْیَا تَقَرُّبًا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَرَفْعِ لِلْحَدَثِ ۝

۴) ایت لنگوٹ : لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ (العمران پ۴)

۵) ایت لونگ : اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْعَفُوُّ وَاَنَا الْمُذْنِبُ ۝

۶) ایت تسمہ : اَیَنْطِقُ تَسْمَہُ اللّٰہِ لِقَوْلِھِمْ خَشَبٌ مُّسَنَّدَۃٌ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ۝ (العمران پ۳)

۷) ایت گلوبند : اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّاَکِیْدُ کَیْدًا فَمَھِّلِ الْکٰفِرِیْنَ اَمْھِلْھُمْ رُوَیْدًا ۝ (طارق پ۳)

۸) ایت عمامہ : وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝ (البقرپ۲)

۹) ایت کنٹھا : اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِھِمْ اَغْلٰلًا ۔ (یٰسٓ پ۲۲)

۱۰) ایت جبہ : اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ ۝ (بقرہ پ۲)

۱۱) ایت بھنڈار (تقسیم) : ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ (حدید پ۲۷)

۱۲) ایت بھنڈاری : اَللّٰھُمَّ اَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ۝

۱۳) ایت پریال (تقسیم) : اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ (آل عمران پ۳)

۱۴) ایت کشکول : فَکُلُوْا مِمَّا اَمْسَکْنَ عَلَیْکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا ۝

۱۵) ایت بستر : نَوَیْتُ اَنْ اَسْجُدَ لِلّٰہِ تَعَالٰی سَجْدَۃً بِتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ مِنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّاسِ ۝

۱۶) ایت بانوائی : وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْھَرْ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ (والضحیٰ پ۳۰)

(۱۷) آیت خلیفہ: وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ (البقرہ پ۱)

(۱۸) آیت سرگروہ: قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ (توبہ پ۱۰)

حضرت زندہ شاہ مدارؒ نے حضرت علیؓ کی شان میں یہ رُباعی پیش کی ہے

سطرِ قرآنست آبروئے علیؓ
مُصحفِ باشد مورا روئے علیؓ
گر بجنت بگذرم راضی نیم
جنت باشد مورا کوئے علیؓ

نذرانۂ عقیدت پیش کردہ حضرت حکیم سیّد ظہیر الحق صاحبؒ

شاہ شاہاں نسبت زندہ شاہ مدار
شاہ مایا نسبت زندہ شاہ مدار
قاسم نعمات عرفانِ علی
نور یزدانست زندہ شاہ مدار

سلام بحضور حضرت زندہ شاہ مدارؒ

از : مرزا وجے واڑہ

اے زندہ شاہ مدار ہمارا سلام لو
دل تم پہ ہے نثار ہمارا سلام لو

وہ چودھویں کے چاند بدیع الزماں ہو تم ؛ گورے گلے کے ہار ہمارا سلام لو
پہلو میں دل تڑپتا ہے بجلی رواں ہیں ؛ ہے روح بے قرار ہمارا سلام لو
جوشِ جنوں کی دست درازی نہ پوچھئے ؛ دامن ہے تار تار ہمارا سلام لو
نذرانۂ عقیدتِ دل کیجئے قبول ؛ لو اے خدا دوست ہمارا سلام لو
ہم عاشقوں کو خواب میں جلوہ دکھائیے ؛ کب سے ہے انتظار ہمارا سلام لو
ہوتے ہیں فیضیاب جہاں میں تم ہی سے لوگ ؛ ہے رتبہ شاندار ہمارا سلام لو
سرچشمہ معرفت کا دو عالم میں آپ ہیں ؛ حق کو ہے تم سے پیار ہمارا سلام لو
محفل میں آج آپ کے تشریف لائیے ؛ آجائے گی بہار ہمارا سلام لو
شمع ہے آپ نورِ ولایت کے ہند میں ؛ پروانے ہیں ہزار ہمارا سلام لو
روشن ہے دو جہاں میں کرامات آپ کے ؛ ہے فیضِ بے شمار ہمارا سلام لو
کیا وصف ہو سکے گا شہ عالی جناب کا ؛ رتبہ ہے ذی وقار ہمارا سلام لو
مرزا ابھی اک غلام تمہارا ہے ہند میں ؛ بلوا لو ایک بار ہمارا سلام لو

اے زندہ شاہ مدار ہمارا سلام لو
دل تم پہ ہے نثار ہمارا سلام لو

عرض مؤلف

عظیم مرتبت و ذی وقار کا دامن — نصیب ہے بڑے با اختیار کا دامن
ہمیں حوادثِ دوراں ستا نہیں سکتے — ہمارے سر پہ ہے قطب المدار کا دامن

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

جو اللہ کے ولی یعنی دوست ہیں اُن کو نہ کسی قسم کا خوف ہے اور نہ رنج

جو حضرات اللہ پاک کے اولیاء ہیں وہ چونکہ صرف اللہ سے ڈرتے ہیں دنیا ان سے ڈرتی ہے۔ ایسے متقی پرہیزگاروں کے لئے خوشخبری و بشارت ہے کہ تم کو دنیا و آخرت میں بڑی کامیابی ہے۔

یہی وہ اولیاء اللہ ہیں جن کے طفیل سے عرب سے عجم تک اور اقصائے عالم میں اسلام کی اشاعت ہوئی۔ اور بھولے ہوئے انسانوں کو حق کا راستہ ملا۔ تاکہ وہ دین و دنیا کی کامیابی حاصل کرلیں اور یہ سلسلہ انشاء اللہ تعالےٰ قیامت تک جاری رہے گا۔ اس وقت میں یہاں تاج الفقراء حضرت سید احمد علی شاہ صاحب سرگروہ شاہ اہل طبقات کی حسب فرمائش ایک ایسے بزرگ اور عالیشان ہستی کا ذکر کیا ہوں جن کی مقدس ذات والاصفات کے حالات باوجود زبانِ خاص و عام ہونے کے اس قدر پوشیدہ ہیں کہ ڈھونڈھنے پر بھی بڑی مشکل سے ملتے ہیں وہ بابرکت ہستی قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار المعروف بہ شہنشاہ حضرت زندہ شاہ مدارؒ کی ذات مقدس ہے۔ جن کے حالات میں آپ کے سامنے صحت کا حتی الامکان خیال رکھتے ہوئے پیش کرنے کی جسارت کیا ہوں۔

اللہ پاک اپنے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اپنے جمیع اولیاء کرام کے صدقہ میں قبول فرما۔ خادم اور ناظرین کو حضرت سیدنا مدار العلمین کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ کہیں سہو ہو گیا ہے تو اس کو درگذر فرما اور ہم سب کو دین و دنیا کی دولت عطا فرما۔ آمین بجاہ سید المرسلین جس وقت دعائیں آپ کریں اس وقت ہمیں بھی یاد کریں۔

خادم الفقراء سید عرفان علی شاہ
خلیفہ ثالث شاہ اہل طبقات آستانہ چار کمان حیدرآباد

پرواہ نہیں کچھ اس کی دُنیا ستم آرا ہے
یہ آس جو ہو پوری ہر ظلم گوارا ہے
فہرست غلاموں کی جب پیشِ خدا آئے
سرکار یہ فرمادیں ہاں یہ بھی ہمارا ہے

منقبت

وارث میخانہ رسولؐ از: ادیب مکن پوری

تو گلشنِ حیات میں جانِ بہار ہے
عالم کا تیری ذات پر دار و مدار ہے
ہوتی ہے اس سے قلب کے آئینہ کو جلا
جو اس گلی کی خاک سے اٹھتا غبار ہے
اس کو یہ حادثاتِ جہاں کیا ستائیں گے
جس کو نصیب دامنِ قطب المدار ہے
ٹکڑا ہے ایک گلشنِ طیبہ کا ہند میں
وہ جس زمین پہ مدفنِ قطب المدار ہے
ہم خاکسار کو چہ سرکار ہے ادیبؔ ؎ عالم میں سربلند ہمارا وقار ہے

منقبت

مدار العلمین بن کر بدیع الدینؒ آئے ہیں
خدا کی نعمتیں دینے بدیع الدینؒ آئے ہیں

چراغ معرفت کی روشنی پھیلا کے دنیا میں
حقیقت سے ملانے کو بدیع الدینؒ آئے ہیں

محمدؐ مصطفیٰ صلِ علیٰ کے لاڈلے بن کر
مُرادیں بانٹنے دیکھو بدیع الدینؒ آئے ہیں

حجاباتِ تعیّن اور حقیقت جانتے کیا ہو
اُٹھانے راز کے پردے بدیع الدینؒ آئے ہیں

کرو خورشید زیارت بند کر کے آنکھ تم اپنی
گہنگاروں کی محفل میں بدیع الدینؒ آئے ہیں

ڈاکٹر سید احمد خورشید قادری الملتانی

نعت شریف

کرم کی اک نظر ہو جائے ہم پر یا رسول اللہؐ
بہت بے کس بہت لاچار ہیں ہم یا رسول اللہؐ

چھپا لو اپنی کملی میں غلاموں کے غلاموں کو
یہی ڈھونڈا ہے ہم نے اک سہارا یا رسول اللہؐ

گنہگاروں کی بس اک آرزو ہے اے شہ والا
زبان پر وِرد ہو وقتِ نزع بس یا رسول اللہؐ

سگِ میراں محی الدین خورشید ہو کہ دیوانہ
تمہارا نام لے کر جی رہا ہے یا رسول اللہؐ

ڈاکٹر بشیر احمد قادری الملتانی

منقبت

ہمری سن لو پکار بدیع الدینؒ ؛ بھر دو جھولی ہمار بدیع الدینؒ
حق کا ڈنکہ بجایا دنیا میں ؛ حق کو ہے تم سے پیار بدیع الدینؒ
نیک و بد پر ہوا ہے یکساں کرم ؛ عاصیوں کی امان بدیع الدینؒ
زندگی وقف کی حق کی دعوت پر ؛ حق نما بن کے خود بدیع الدینؒ
خورشید یکساں پہ نوازش ہو ؛ فیض جاری ہو یا بدیع الدینؒ

ڈاکٹر بشیر احمد خورشید قادری الملتانی

منقبت

شانِ بدیع تمہاری قطب المدار عالیؒ • ہے فیض تم سے جاری قطب المدار عالیؒ
اندھے ہیں وہ سمجھ کہ فانی جو تم کو سمجھے • تم کو ہے وصل باری قطب المدار عالیؒ
عشقِ خودی میں جبکہ دم دید دل ہو زندہ • لازم تھی پردہ داری قطب المدار عالیؒ
دل سے مٹا رہی ہے تصویر ماسواء کو • نظرِ کرم تمہاری قطب المدار عالیؒ
صد شکر تیرے در کی ہم کو ملی غلامی • قسمت ہے یہ ہماری قطب المدار عالیؒ
جب سے کہ جام وحدت ہم نے پیا ہے ساقی • تب سے ہے خودی طاری قطب المدار عالیؒ
خورشید کے طور دل پر وہ برق پھر سے چمکے • جلوے ہوں دل پہ طاری قطب المدار عالیؒ

[ڈاکٹر بشیر احمد خورشید قادری الملتانی]

سلسلۂ کتابیات

جن کتابوں سے حضرت مدار العالمین کے حالات لکھنے میں مدد لی گئی وہ حسب ذیل ہیں

نمبر	نام کتاب	نام مصنف
۱	رہبر اسلام یعنی سترھویں شریف سجادہ نشین بارگاہ کوہ نور پہاڑ قصبہ ویراگ تعلقہ بارسی ٹون ضلع شولا پور مہاراشٹر	حضرت رحمت علی شاہ ملنگ رح در مطبع افضل المطابع جیکب سرکل بمبئی ۱۱ سن اشاعت ۱۳۵۱ھ
۲	مدار اعظم رض سن اشاعت ۱۴۰۳ھ	حضرت علامہ حکیم مولانا فرید احمد صاحب عباسی نقشبندی مجددی طبیب ریاست بھیکم پور ضلع علیگڈھ
۳	انیس الابرار سن اشاعت ۱۳۷۵ھ مطبوعہ نظامی پریس لکھنؤ	حضرت مولانا مولوی صوفی شاہ محمد ریاست علی صاحب راقم قدوائی مخدومی قادری مجددی ابوالفضلی خیر آبادی الکھیروی مدظلہ العالی۔
۴	سیرت قطب العالم المعروف حضرت زندہ شاہ مدار رح	فصیح اکمل قادری ناشر ازھری پبلیکیشن بائیکلہ بمبئی ۲۷
۵	سید بدیع الدین مدار نمبر رسالہ سن اشاعت جمادی الاول ۱۴۰۴ھ	ترتیب صاحبزادہ سید ضیاء الانوار جعفری المداری مکن پوری

ناشر: رشید احمد مداری مکتبہ سید العلوم مداریہ پنڈری ڈاکخانہ ضلع پیلی بھیت

۶	کشف المحجوب سن اشاعت سنہ ۱۹۸۸ء ناشر:۔ رضوی کتاب گھر بھیونڈی تھانہ۔ مہاراشٹر	پیر کامل مخدوم حضرت سید علی ہجویریؒ المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش لاہور
۷	سفینۃ الاولیاء ناشر: صابری بکڈپو، دیوبند (یوپی)	شہزادہ داراشکوہ قادری
۸	الکواکب الدراریہ سن اشاعت سنہ ۱۹۸۲ء ناشر: ادارہ الجامعۃ العربیہ مدار العلوم۔ مکن پور شریف کانپور	حضرت علامہ محمد جانی ابن احمد قانی قادریؒ
۹	مدارِ عالم ناشر: سید ضیاء الانوار جعفری مداری، مکن پور شریف، کانپور (یوپی)	سید نور الاظہار جعفری مداری
۱۰	کرامات مدار العالمین ناشر: خلیفہ جناب عبد الغنی قریشی شاہدی مداری سجادہ نشین خانقاہ عالیہ داودیہ کیشورا ؤ پاٹن (بونڈی)	مولانا سید محمد ادیب اللہ مداری
۱۱	سیرتِ مدار رضی اللہ عنہ سن اشاعت سنہ ۱۹۸۷ء ناشر: محمد نقال ادریس حبیبی المداری الصاری۔ کولمبو (سری لنکا)	مولانا سید محمد ادیب اللہ مداری

۱۲	سیرت خواجہ سید ابو محمد اغوثؒ سن اشاعت سنہ ۱۹۸۲ء ناشر: ادارہ دار القرأت سبحانیہ سنہری مسجد نئی سڑک کانپور (یو پی)	عالیجناب شیخ القراء الحافظ الحاج صغیر احمد صاحب رحمانی الہ آبادی
۱۳	حق اللہ محمد مدارؒ سن اشاعت سنہ ۱۳۷۵ھ ناشر انجمن وقاریہ مداریہ لکھنؤ (یو-پی)	حکیم سید حیدر علی سکنہ صفی پور
۱۴	رسالہ حیّ المدار عرف ماہ مدار اعظم ناشر: جمعیۃ الفقرائے ہند صدر مکن پور شریف	حضرت سید شاہ حفیظ الرحمٰن عرف نرالے شاہ جعفری عاشقان مدار طبقاتی قادری نقشبندی حنفی مکن پوری
۱۵	تعلیم غوثیہ ناشر: مینار بک ڈپو چا حیدر آباد (اے پی)	حضرت سید غوث علی شاہ قلندر پانی پتی
۱۶	کریمی اسلامی بڑی تقویم اسلامی محمدی بڑی تقویم	بمبئی سنہ ۱۳۷۳ھ بمبئی سنہ ۱۴۰۷ھ

ناشر:-

آستانہ حضرت زندہ شاہ مدارؒ ۱/237-2-21

چار کمان، حیدر آباد۔ اے پی، پن کوڈ ۵۰۰۰۰۲ (الہند)

بارگاہ عالیہ کا پہلا بلند دروازہ کمان ماہی

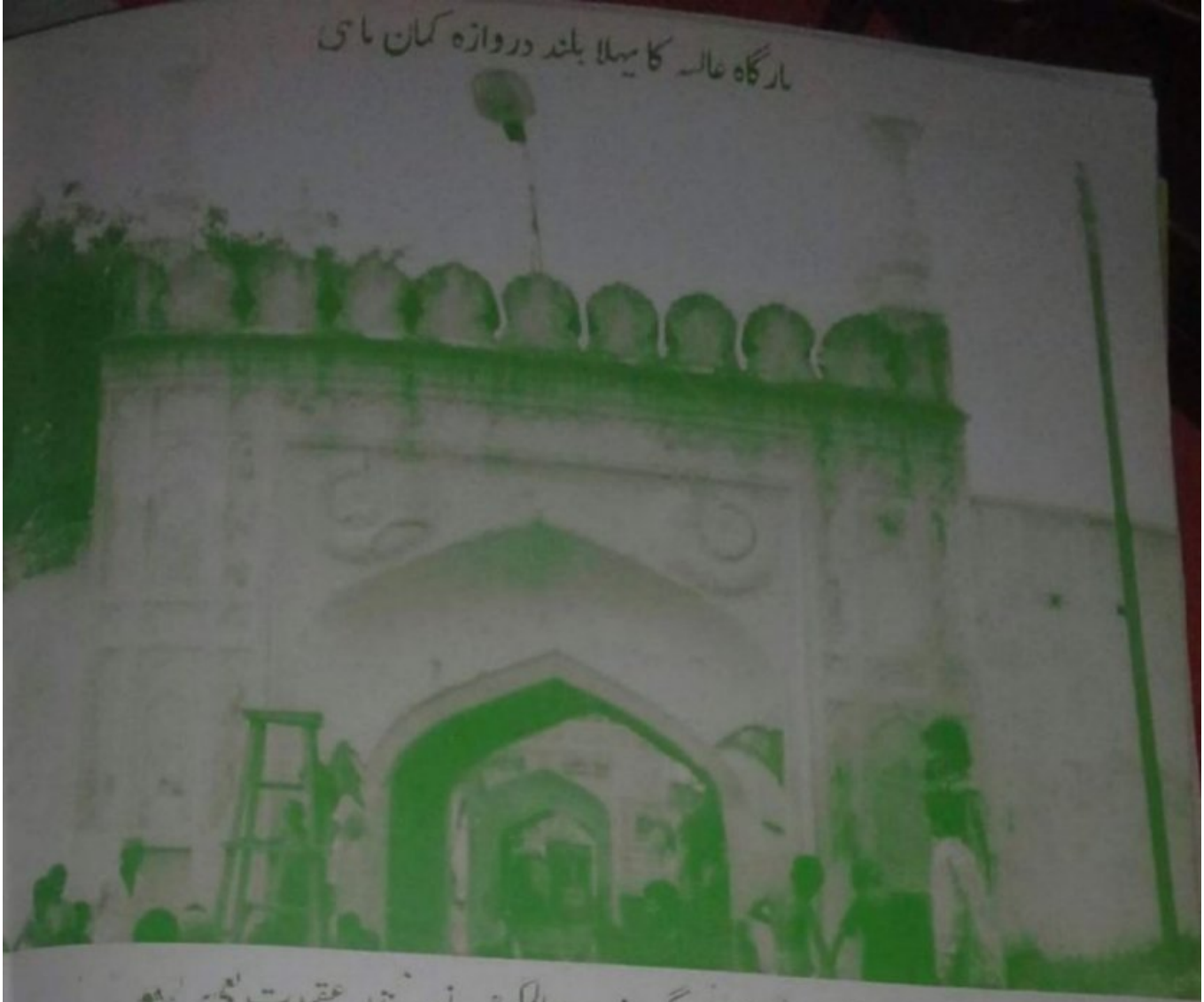

بارگاہ کی دوسری کمان شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیرؒ نے بہ نذر عقیدت تعمیر کیا

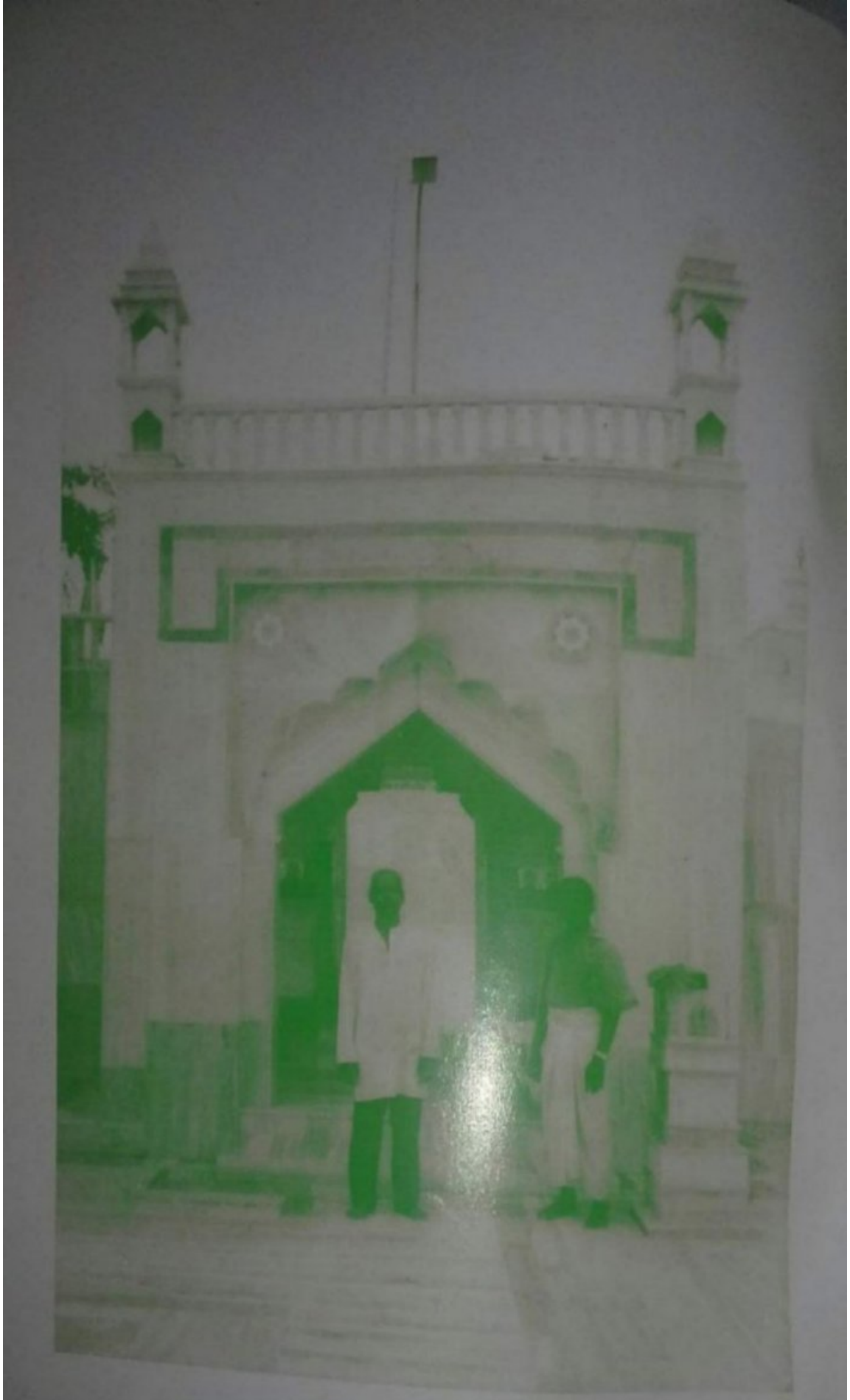

بارگاہ عالیہ کی تیسری کمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

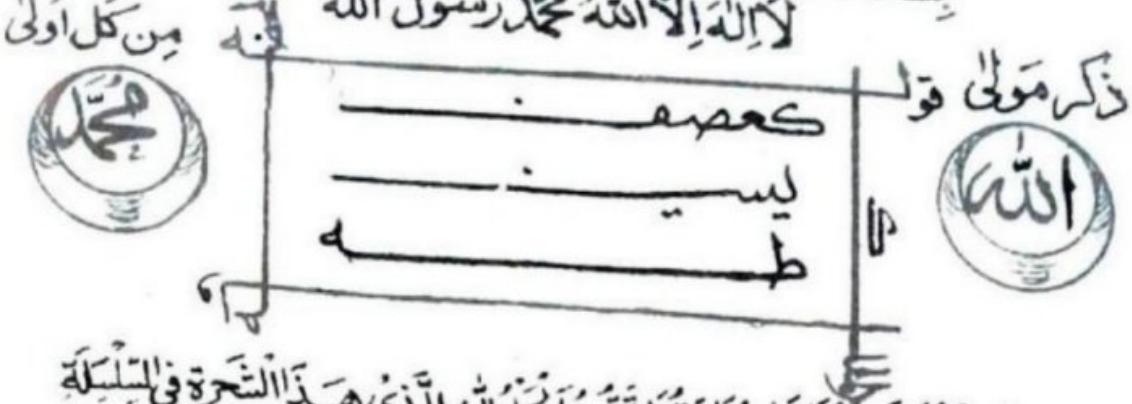

یا سمیع یا بصیر یا علیم یا حی یا قیوم الحمد للہ الذی ھذا الشجرۃ فی السلسلۃ من المشائخ الطریقۃ الطبقایۃ العالیۃ الم تر کیف ضرب اللہ مثلا کلمۃ الطیبۃ الشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفروعھا فی السماء ○

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سلطان الانبیا مرسلین امام الاولین والاخرین شفیع المذنبین رحمۃ للعلمین ابوالقاسم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت عارف کامل سلطان العارفین امام المتقین اسد اللہ سرور غالب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت عارف کامل سلطان العارفین امام المتقین حضرت خواجہ حسن بصری

شجرہ مانعت چار پیر چودہ خانواد تقسیم شد۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت عارف کامل سلطان العارفین امام المتقین خواجہ حبیب عجمی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت عارف کامل مرشد العارفین والمشائخین قطب العالم طیفور الدین شامی

زبدۃ العارفین امام المشائخین پیشوائے دین کامل عاشق محمد معشوق اللہ الملقب خواجہ بایزید پاک بسطامی۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز عارف کامل صدق جناب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مرشد کامل ہادی آگاہ دل ماہر شریعت طریقت کاشف حقیقت دستگاہ معرفت عالم العلماء فاضل سبحانی عاشق رحمانی ذاکر روحانی قطب الاقطاب، قطب العالم، قطب الاکبر سید شیخ المشائخ بدیع العجائب، عاشق حقانی واصل مقصود جاودانی سید احمد بدیع الدین بدیع الحق شہنشاہ جمالی کردگار اسماء ذاتی ملقب طبقات حضرت زندہ شاہ مدار قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت عارف کامل سلطان العارفین شریعت پناہ دستگاہ شیخ الاسلام ماہر شرع احکام العلماء متین فقہ المبین قاضی مظہر ظاہر عاشقان مدار قدس سرہٗ۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت عارف کامل سلطان العارفین قاضی حمید الدین عرف حمید ساحب عاشقان مدار قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت عارف کامل سید شاہ راجہ محمد عاشقان مدار قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید عبد الغفور عرف باباکپور عاشقان مدار قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل سید شاہ امام نوروزی عاشقانِ مدار ۔
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل سید شاہ ہادی شیر بغدادی عاشقانِ مدار قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل سید شاہ نصیر الدین سیلانی عاشقانِ مدار قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل سید شاہ امین الدین ہمدانی عاشقانِ مدار قدس سرہٗ ۔
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل سید شاہ نور محمد مغل شیخ لشکری عاشقانِ مدار قدس سرہٗ ۔
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل سید شاہ جان محمد عاشقانِ مدار قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل سید شاہ نور محمد عاشقانِ مدار قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل سید شاہ جان محمد عاشقانِ مدار قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل سید شاہ دانش عاشقانِ مدار قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل سید شاہ قدرت اللہ بخش علی شاہ عاشقانِ مدار قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل سید شاہ جمن علیشاہ عاشقانِ مدار قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل جمن علیشاہ عاشقانِ مدار قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل سید ملنگ علی شاہ عاشقانِ مدار قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل سید اسمٰعیل شاہ عاشقانِ مدار قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل سید مراد علی شاہ عاشقانِ مدار قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل سید حیات علی شاہ عاشقانِ مدار قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل سید امام علی شاہ عاشقانِ مدار قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل سید حسین علی شاہ عاشقانِ مدار قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل سید صاحب علی شاہ عاشقانِ مدار قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل سید حیات علی شاہ عاشقانِ مدار قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل سید محبوب علی شاہ عاشقانِ مدار قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل سید حیات علی شاہ ثانی عاشقانِ مدار قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت عارف کامل سید احمد علی شاہ صاحب قبلہ عاشقانِ مدار غفر اللہ وذنوبہ
الٰہی بحرمت رازونیاز فقیر الحقیر سید عرفان علی شاہ عاشقانِ مدار قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز عارف کامل سید تاج علی شاہ عاشقانِ مدار غفر اللہ وذنوبہ

این شجرہ نعمت شدی پل صراط آسان کرد

المرقوم سرہٗ

بارگاہ عالیہ میں دیگ عرس کے زمانے میں روزانہ یکائی جاتی ہے اور زائرین بھی نظر و نیاز پیش کرتے ہیں

خلوت مبارک میں مراسم دھمال سے پہلے فاتحہ خوانی کرتے ہیں

عرس کے موقع پر مراسم دھمال ادا کرتے وقت فاتحہ خوانی میں مصروف حضرت سیّد احمد علی شاہ صاحب
سیّد عرفان علی شاہ صاحبؒ عارف علی شاہ

عرس کے موقع پر مراسم دھمال ادا کرتے وقت فاتحہ خوانی میں مصروف
حضرت سیّد تاج علی شاہ صاحب، سیّد یوسف علی شاہ صاحب اور کلّو بابا صاحب دیکھے جا سکتے ہیں۔

آستانہ حضرت زندہ شاہ مدارؒ

عرس کے موقع پر آستانہ چار کمان قائم شدہ ۱۵۹۲ء سلطان قلی قطب شاہ

[مراسمِ دھمال] حضرت سیّد احمد علی شاہ صاحب انگارمیں کودتے ہوئے